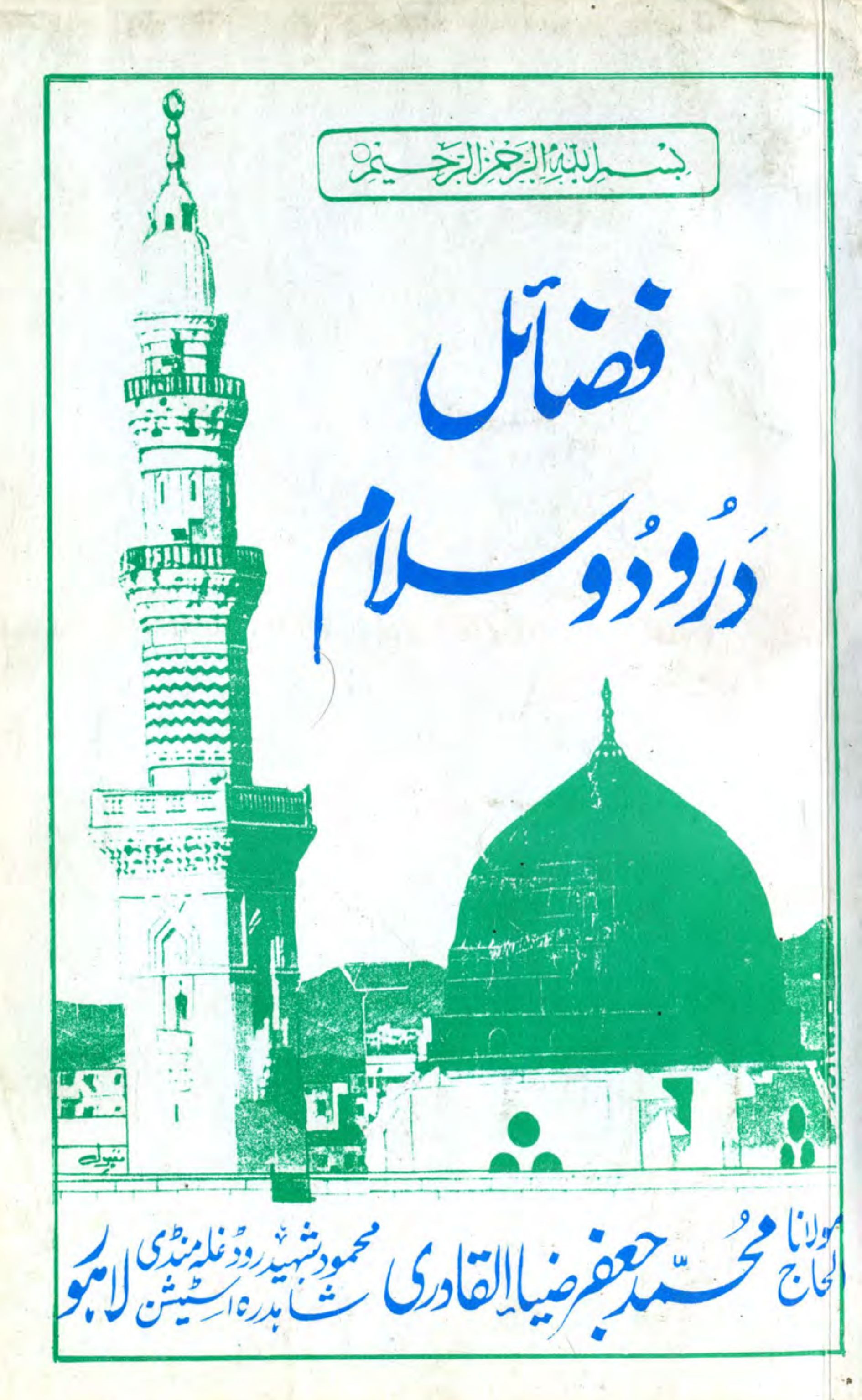
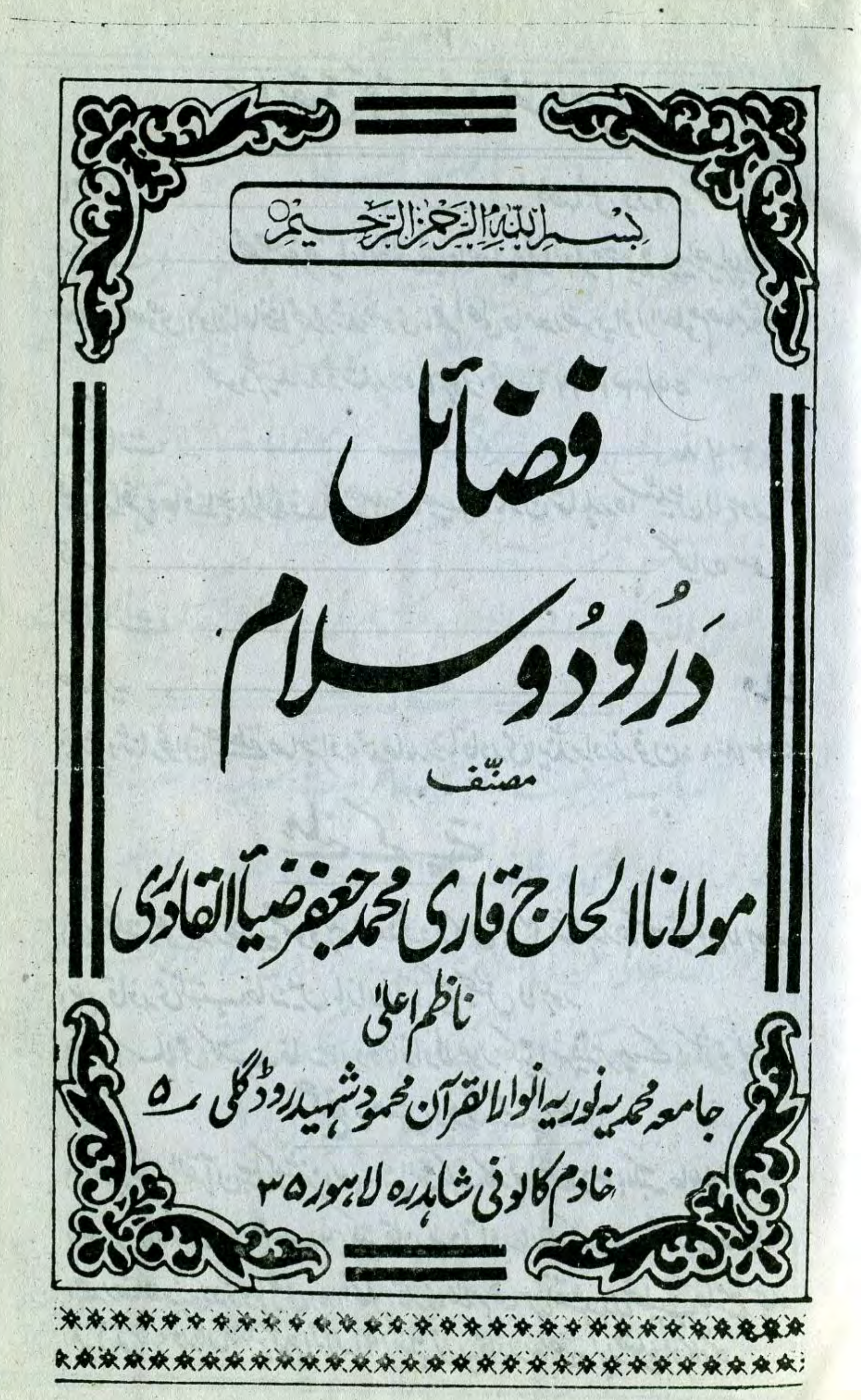

بسم اللہ الرحمن الرحیم
فضائل
درود وسلام
مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری
محمود شہید روڈ غلہ منڈی شاہدرہ اسٹیشن لاہور



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فضائل
درود و سلام
مصنّف
مولانا الحاج قاری محمد جعفر ضیا القادری
ناظم اعلیٰ
جامعہ محمدیہ نوریہ انوار القرآن محمود شہید روڈ گلی نمبر ۵
خادم کالونی شاہدرہ لاہور ۳۵

نام کتاب ________ فضائل درود وسلام
مصنف ____ محمد جعفر ضیاء القادری فاضل دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور اوکاڑہ
معاون خصوصی: مولانا حافظ محمد ارشد رضوی ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ انوار العلوم صابر ٹاؤن
محمود شہید روڈ شاہدرہ لاہور، فون: ۷۹۲۳۳۹۶
صفحات ________ ۳۶۸
کیلی گرافر: حافظ عبد الرؤف بھٹہ سیف حبیب ٹاؤن شاہدرہ اسٹیشن لاہور
تعداد ________ گیارہ سو
طباعت ________
ھدیہ ________ 280
ناشر: ثناء خوان مصطفٰے صاحبزادہ محمد حامد رضا قادری اینڈ برادرز فون: ۷۹۳۱۸۰۸

ملنے کے پتے

(۱) مکتبہ غوثیہ رضویہ محمود شہید روڈ دوکان نمبر ۴ شاہدرہ اسٹیشن لاہور
(۲) قادری کتب خانہ میں بازار داتا گنج بخش لاہور
(۳) اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور، مکتبہ اشرفیہ مریدکے، شیخوپورہ

گنج بخش روڈ کے پتے

(۱) مکتبہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز (۲) شبیر القمر بک کارپوریشن (۳) مکتبہ حامدیہ (۴) مکتبہ رضوان (۵) مکتبہ نور رضویہ (۶) مکتبہ قادریہ داتا دربار مارکیٹ (۷) کتب خانہ امام احمد رضا کلب روڈ وہاڑی (۸) الحاج قاری غلام عباس نقشبندی خطیب جامع مسجد موتی نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ (۹) مکتبہ نوریہ قادریہ بصیر پور ضلع اوکاڑہ

انتساب

حضور پُر نور، شافع یوم النشور، شفیع معظم، نور مجسّم، سیّاح لامکان مالک کون و مکاں، سیّد المرسلین، محبوب رب العالمین، خاتم النبیّین رحمۃ اللعالمین، سرورِ کائنات، فخر موجودات، جد الحسن والحسین، سرورِ انبیاء، حبیب کبریاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں

بتوسط

آفتاب شریعت، ماہتاب طریقت سیّدی حضرت فقیہ اعظم علامہ ابو الخیر محمّد نور اللہ النعیمی القادری محدّث اعظم بصیر پوری رحمہ اللہ تعالیٰ جن کی نگاہ فیض نے ہزاروں دلوں کو حبِّ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی متاعِ بے کراں بخشی ؎

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

ربیع الاوّل شریف ۱۴۰۷ھ

طالب مدینہ
محمد جعفر ضیاء القادری غفرلہٗ، شاہدرہ لاہور

تیرے دَر کی فضاؤں کو سلام

یارسُول اللہ تیرے دَر کی فضاؤں کو سلام
گنبدِ خضراء کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام

والہانہ جو طواف روضہ اقدس کریں
مَست و بیخود وجد میں آتی ہواؤں کو سلام

شہر بطحا کے در و دیوار پہ لاکھوں درُود
زیرِ سایہ رہنے والوں کی صداؤں کو سلام

جو مدینے کے گلی کوچوں میں دیتے ہیں صدا
تا قیامت ان فقیروں اور گداؤں کو سلام

مانگتے ہیں جو وہاں شاہ و گدا بے امتیاز
دل کی ہر دھڑکن میں شامل ان دعاؤں کو سلام

اے ظہوریؔ خوش نصیبی لے گئی جن کو حجاز
ان کے اشکوں اور ان کی التجاؤں کو سلام

در پہ رہنے والے خاصوں اور عاموں کو سلام
یا نبی تیرے غلاموں کے غلاموں کو سلام

کعبۂ کعبہ کے خوش منظر نظاروں پر درُود
مسجد نبوی کی صبحوں اور شاموں کو سلام

جو پڑھے جاتے ہیں روز و شب تیرے دربار میں
پیش کرتا ہے ظہوریؔ ان سلاموں کو سلام

فہرست	صفحہ
نقش جمیل	۱۵
اللہ یہ علم ہے رب العالمین کا	۳۲
ملائکتہ	۳۳
یصلون	۳۷
النبی	۳۸
نبی کی تعریف	۳۹
صلوٰۃ	//
صلوٰۃ کے معنیٰ	۴۱
حضرت عبداللہ بن عباس کا ارشاد	۴۳
حضرت امام ابوالعالیہ کا ارشاد	۴۴
ابن قیم نے لکھا ہے	//
روضۂ انور پر ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار فرشتے شام کو	۴۶
آیت مبارکہ ان اللہ وملائکتہ کا نزول	۴۸
فائدہ مہمہ	۵۰
مطلق حکم	۵۲
درود وسلام پڑھنے کا حکم	۵۷
انبیاء کرام علیہم السلام کی عظمتیں و شانیں	۵۸
عظمت وشان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۶۲

فہرست	صفحہ
درود وسلام پڑھنا محبت کی دلیل ہے	۶۵
کثرت سے درود بھیجنا اہلسنت کی نشانی	۶۶
ساری کائنات خدا کو یاد کرتی ہے اور خدا مصطفےٰ کو یاد کرتا ہے۔	//
صلوٰۃ وسلام تمام عبادتوں سے افضل	۶۷
درود وسلام کی برکتیں	۷۲
ایک مرتبہ پڑھنے سے ستر رحمتوں کا نزول	۷۸
دین ودنیا کی ضرورتیں اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لے لیتا ہے۔	۷۹
قیامت کی گھبراہٹ سے محفوظ اور انبیاء کرام وصدیقان عظام کا ساتھ	۸۱
دس مرتبہ درود شریف سے سو بار نظر رحمت	//
تین مرتبہ درود شریف پڑھنے سے دن رات کے گناہ معاف	۸۲
سو(۱۰۰) حاجتیں پوری ہوں	//
عذاب آخرت سے امن نصیب ہوگا	//
درود پاک کی برکت سے فقر دور ہوتا ہے۔	۸۳

فہرست	صفحہ
تمام حاجتیں رفع، رنج و غم دور اور رزق میں برکت	۸۴
تنگی معاش کا علاج	//
اسّی سال کے گناہ معاف	۸۵
پل صراط پر نور ہوگا	//
ایک بزرگ کا خواب اور حضور کی تصدیق	۸۶
درود شریف پڑھنے والے کا نام بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں	//
عرش کے سایہ میں	//
انعام خدا	//
رحمت کی دعا	۸۷
شفاعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	//
ظاہری باطنی جانی و مالی پاکیزگی	۸۸
قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ فرمائیں گے۔	//
قرب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۸۹
کتاب میں درود شریف لکھنا	۹۰
جنت مشتاق ہے	۹۱
قیامت کی پیاس سے محفوظ	//

فہرست	صفحہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار	۹۱
مرنے سے پہلے اپنی جگہ جنت میں دیکھنا	۹۲
درود شریف پڑھنے والے پر زمین و آسمان کی ہر چیز کا درود بھیجنا	//
جب تک درود پڑھا جائے فرشتہ رحمت کے نزول کی دعا کرتا ہے۔	//
درود پاک سے فرشتہ پیدا ہوتا جو درود پڑھنے والے پر قیامت تک درود پڑھتا ہے۔	۹۳
گناہگاروں کے لئے مغفرت	۹۵
درود پاک پڑھنے والا کبھی محتاج نہ ہوگا	۹۶
تمام وقت درود پاک پڑھنے والے کے تمام فکر دور اور گناہ معاف	//
بھولی ہوئی چیز یاد آجائے	۹۹
مجالس پر انعامات	//
ملتے وقت درود شریف پڑھنے سے گزشتہ و آئندہ کے گناہ معاف	۱۰۰
روضہ انور پر فرشتے کا ساری مخلوق	۱۰۱

فہرست	صفحہ
کی باتیں سننا درود پاک پڑھنے والے کے باپ کو بھی پہچاننا۔	۱۰۱
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی درود پاک سنتے ہیں	۱۰۲
چار سو غزوات اور چار سو حج کا ثواب	۱۰۴
باطن کی صفائی	۱۰۵
اللہ کا قرب اور سمندر کی جاگ کے برابر گناہ معاف	//
نور ہی نور	۱۰۶
سلام	۱۰۷
حجر اسود کا سلام عرض کرنا	۱۱۰
درود و سلام پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ کا سلام	۱۱۱
انبیاء کرام پر سلام پڑھنا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔	//
معراج کی رات	۱۱۲
روئے زمین پر فرشتوں کا پھرنا	۱۱۴
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خوش ہونا	۱۱۵
حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۶

فہرست	صفحہ
گلاب کا سرخ پھول	۱۱۷
شہد کی مکھی	۱۱۸
عارف رومی کا عارفانہ نکتہ	۱۲۰
درود و سلام پڑھنے کا افضل طریقہ	۱۲۱
درود پاک چھوڑنے والے کی مذمت	۱۲۳
بڑا بخیل انسان	۱۲۷
جنت کا راستہ بھولنے والا	۱۲۸
درود شریف کے بغیر محفل وبال ہوگی	//
ہرنی کا واقعہ اور تارک درود شریف کا حشر	۱۲۹
دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محروم	۱۳۲
بخیلوں کا سردار	۱۳۴
بد نصیب لوگ	//
چالیس نیکیوں سے محروم	//
حضرت ابوطاہر رحمۃ اللہ کا واقعہ	۱۳۵
تارک درود و سلام دوزخ میں	۱۳۶
ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور درود و سلام	۱۳۷

فہرست	صفحہ
ایک بار درود شریف پڑھنے سے تین دن کے گنا معاف	۱۳۷
ذکر خدا اور ذکر مصطفےٰ سے سبز پرندے کا پیدا ہوکر پھڑپھڑانا	۱۳۸
درود پاک کی برکت سے بہت بڑے فرشتے کا پیدا ہونا اور دعا کرنا	//
دعا کی قبولیت کیلئے حمد و ثنا اور درود و سلام	۱۳۹
دعا بغیر درود و سلام کے قبول نہیں	//
درود شریف کے بغیر دعا رکی رہتی ہے	۱۴۰
درود و سلام اور دعا	//
درود و سلام کے بغیر تمام دعائیں رکی رہتی ہیں۔	۱۴۱
جنت کی بشارت کا تحفہ	۱۴۳
جنت دوزخ اور فرشتہ کی قوت سماع	//
روضہ مصطفےٰ پر ایک فرشتہ جو ساری مخلوق کی باتیں سنتا ہے	۱۴۴
جنت کی حوروں کا دنیا کی عورت سے کلام کرنا۔	۱۴۵
درود و سلام اور سماعت مصطفےٰ	۱۴۷

فہرست	صفحہ
درود افضل ہے یا ذکر الٰہی	۱۴۷
ان اللہ وملائکتہ، آیت کا نزول	۱۴۹
ایک شبہ اور اس کا جواب	۱۵۰
عزت و مرتبہ و شان و شوکت اور جاہ و جلال مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۵۱
شرکت اسمی اور فعلی	۱۵۲
اطاعت اور ولایت، عزت	۱۵۳
توحید کی شہادت	۱۵۴
انجام کا انتظار	//
رفاقت و حمایت	//
درود و سلام بھیجنے والوں کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے تین خلعتیں	۱۵۵
درود و سلام پڑھنے والوں کے لئے دربار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تین خلعتیں	۱۵۶
درود و سلام پڑھنے والوں کے لئے فرشتوں کی طرف سے تین خلعت	//
درود پاک کے متعلق چند نکتے	۱۵۷
ایک ضروری نکتہ	۱۶۰

فہرست	صفحہ
ایک اور نکتہ	۱۶۰
ایک مشہور شبہ اور اس کا جواب	۱۶۱
درود وسلام کے مواقع	۱۶۲
جمعہ کے دن اور جمعرات	//
جمعہ کے دن درود شریف پڑھنا	۱۶۳
جمعرات کے دن اور شب جمعہ	۱۶۴
جمعہ بعد نماز عصر درود شریف پڑھنا	//
شب جمعہ شب قدر سے افضل اور حضور بنفس نفیس جواب مرحمت فرماتے ہیں	۱۶۵
پیر کے دن اور پیر کی رات درود وسلام پڑھنا	//
اذان کے بعد درود شریف پڑھنا	۱۶۶
کہاں کہاں درود وسلام پڑھنا چاہیئے	۱۶۹
درود وسلام کے عظیم فائدے	۱۷۱
دعا کے ارکان وفرائض اور دعا کے بازو خاص مقامات	۱۸۳
مجلس سے فارغ ہوکر کھڑے ہوتے وقت	۱۸۸
درود وسلام پڑھنے کے افضل طریقے اور آداب واحکام	۱۹۰
آداب کی تفصیل	۱۹۵

فہرست	صفحہ
درود شریف میں سیدنا ومولانا کا اضافہ	۱۹۶
یا علی مدد (رضی اللہ عنہ)	۲۰۵
اسم مبارک لکھتے وقت پورا درود شریف لکھے	۲۱۲
تمام انبیاء کرام پر درود بھیجنا	//
صحابہ کرام آل رسول، تمام مؤمنین ومومنات کو درود میں شامل کرنا	۲۱۳
درود وسلام کی حکمتیں	۲۱۵
دوسری، تیسری چوتھی حکمت	۲۱۷
آداب درود وسلام	۲۲۱
درود شریف کی غرض وغایت	۲۲۳
درود وسلام کا فائدہ	۲۲۷
سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کا حق مہر	۲۲۹
حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم کہ درود پڑھو	۲۳۳
شیر خوار بچے کا درود شریف پڑھنا	//
اولیاء کرام کے درود شریف کے بارے واقعات	۲۳۴

فہرست	صفحہ
درود شریف زیادہ اور گناہ کم اللہ تعالیٰ نے بخش دیا	۲۳۴
درود پاک لکھنے کی برکت سے نجات	//
اہل مجلس اور طالب علم کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا۔	۲۳۶
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا اور رخسارے کو بوسہ دینا۔	//
درود شریف مصیبت کے وقت کام آگیا	۲۳۸
درود شریف اور موئے مبارک کی برکت	۲۴۲
درود شریف کی برکت سے منہ کالا روشن ہوگیا۔	۲۴۵
درود شریف کی برکت سے عذاب قبر معاف	۲۴۶
قرض سے نجات	//
امت کی پہچان کثرت درود پاک سے	۲۵۰
چشمہ جاری ہوگیا	۲۵۱
فرشتے کا ہر بال درود شریف پڑھنے والے کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے	//
جنت میں عظیم الشان قبہ	//
جنت اور زمین و آسمان کے درمیان سیر	۲۵۲

فہرست	صفحہ
مردے کو خواب میں دیکھنے کا عمل	۲۵۳
ایک دفعہ درود شریف کی برکت سے ستر ہزار آدمی کا عذاب معاف	//
کچھ قرآن مجید اور بیس مرتبہ درود شریف کی برکت سے نجات	۲۵۴
نیکیوں والا پلہ بھاری	۲۵۵
مچھلی پر آگ کا اثر نہ ہونا	۲۵۶
قرضے سے نجات	۲۵۸
درود شریف کی کثرت سے نیک عمل	۲۶۲
انسانی صورت میں جو ہر تکلیف میں مدد کرتا ہے	//
پانچ ہزار قرضہ معاف	۲۶۳
ظالم بادشاہ سے نجات	۲۶۷
دنیا و آخرت کے عذاب سے نجات	//
درود شریف اور قرض	۲۶۸
قبرستان میں تمام گنہگار مردوں کی نجات	۲۶۹
ایک بار درود شریف سے ساڑھے پانچ سو مردوں کا عذاب معاف	۲۷۱
درود شریف اور میزان عمل	۲۷۲

فہرست	صفحہ
کنویں کا پانی کنارے پر	۲۷۴
قبر سے خوشبو	۲۷۵
۷۰ سال کے بعد جسم مبارک تروتازہ	۲۷۶
ایک ماہ تک عطر کی خوشبو آتی رہی	//
آسمان میں فرشتوں کے ساتھ نماز	۲۷۷
بیوی بچے بھوکے درود پاک کی برکت سے مالا مال ہو گئے	//
یا محمد یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پکارنا اور حضور کا تشریف لانا	۲۸۲
سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی عطا فرمائی۔	۲۸۴
درود پاک کی برکت سے جلدی مل گئی	۲۸۵
درود پاک کی برکت سے شفا ہو گئی	۲۸۷
درود پاک کی برکت سے کھجور کی گٹھلیاں سونے کے دینار بن گئے	//
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا درود پاک پڑھ کر سونے کا دینار بنانا	۲۸۸
بلند آواز سے درود شریف پڑھنے سے ساری مجلس کی مغفرت ہو گی۔	۲۹۱

فہرست	صفحہ
اللہ تعالیٰ ثنا اور درود شریف کے بغیر دعا قبول نہیں فرماتا	۲۹۲
جو کچھ پایا درود شریف سے پایا	۲۹۴
بابرکت کتاب نے رنگ دیا	//
درود شریف کا وظیفہ	۲۹۵
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت	۲۹۶
بابرکت درود شریف	//
اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کہ درود شریف پڑھو	۲۹۷
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم درود شریف کی تعداد اور پڑھنے والے کو بھی جانتے ہیں	۲۹۸
سخت چوٹ کی تکلیف اور ورم دور ہو گیا۔	۳۰۰
خوشنویس لکھنؤ کی حکایت	۳۰۱
سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مجلس میں جاؤ جس میں کثرت سے درود پاک پڑھا جاتا ہے	//
درود پاک کی برکت سے موتیوں کا تاج عطا ہوا۔	۳۰۲

فہرست	صفحہ
اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا اور مغفرت فرمادی	۳۰۲
برُے عمل سے نجات	۳۰۳
درود پاک کی برکت سے پل صراط سے گزر گیا	//
نزع کی حالت میں موت کی تلخی سے محفوظ	۳۰۴
مولانا محمد علی جوہر اور درود پاک کی سوغاتیں	//
حضور کے وصال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ، کا رونا اور سلام عرض کرنا	۳۰۶
اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کو بیداری میں زیارت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۳۱۰
حضرت سید حمزہ شاہ قادری کو بیداری میں دیدار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۳۱۱
حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتی کی تکلیف، درود پاک کی تعداد، تحفہ	۳۱۲
بھیجنے والے کو پہچانتے ہیں	//
مشتاقان درود و سلام	۳۱۴
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بغل گیر ہو گئے۔	۳۱۵

فہرست	صفحہ
حضرت الشیخ علی نور الدین شعرانی و شیخ احمد زواری	۳۱۶
الشیخ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ	۳۱۹
الشیخ محمد ابوالمواہب شاذلی تیونسی علیہ الرحمہ	//
حضرت سیدی شیخ ابراہیم متبولی قدس سرہٗ	//
آنکھیں روشن ہو گئیں	۳۲۰
مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی علیہ الرحمہ	۳۲۱
حضرت پیر عبدالغفار کشمیری علیہ الرحمہ	//
حضرت علامہ نبی بخش حلوائی علیہ الرحمہ	۳۲۲
علامہ ڈاکٹر محمد اقبال علیہ الرحمہ	۳۲۳
سردار عبدالرب نشتر	۳۲۴
حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری قدس سرہٗ	۳۲۵
حضرت مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ الرحمہ	//
حضرت سید محمد اسماعیل شاہ کرمانوالے علیہ الرحمہ	۳۲۶

فہرست	صفحہ
حضرت سید امام علی شاہ نقشبندی علیہ الرحمہ	۳۲۶
امام شافعی علیہ الرحمہ	//
دل آنکھوں اور بدن کے ہر مرض کا علاج	۳۲۸
چنبل کا علاج	۳۲۹
وبا آسمانی آفت سے بچاؤ	//
ہر بیماری میں شفاء	۳۳۰
امام شرف الدین بوصیری علیہ الرحمہ	//
ڈاکٹر علامہ اقبال لاہوری اور گلے کی تکلیف	۳۳۱
اونٹنی کی شہادت بدوی بے گناہ	۳۳۸
مدینہ منورہ کی گلیاں فرشتوں سے بھر گئیں	۳۳۹
زیارت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم	۳۴۰
خوش الحان قاری کا اندھا گونگا اور کوڑھی ہونا	//
حساب معاف	۳۴۱
اسی سال کے گناہ معاف	۳۴۲

فہرست	صفحہ
نزکام کا علاج، کان کی بیماری کا علاج	۳۳۲
پیشاب کی بندش کا علاج اور دشمن کی تباہی کے لئے	۳۳۳
صدقے کے متبادل درود پاک	۳۳۴
غیبت کا علاج	//
نفاق کا علاج، دشمن دوست بن جائیں گے	۳۳۵
پاؤں سوجانے کے وقت درود وسلام	//
فقر سے علاج	۳۳۶
تمام اسماء الٰہی سے ذکر	۳۴۲
مشکلات سے نجات پانا	//
شرح صدر	۳۴۳
شدائد و مشکلات کے لئے مجرب	۳۴۴
کھڑے یا بیٹھے ہوئے پڑھنا	//
درود دوامی۔ حضرت سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمہ	۳۴۵

فہرست	صفحہ
ہر مہم میں کامیابی	۳۴۶
جہاز ڈوبنے سے بچ گیا	۳۴۷
قرآن پاک کی برکات سے مستفید	۳۵۱
فضائل درود وسلام از پروفیسر ساجد میر کی زبانی	۳۵۲
علامت اہلسنت وجماعت	۳۵۷
درود وسلام کے صیغے	//
درود ابراہیمی	۳۵۸
درود شاہ ولی علیہ الرحمہ	۳۵۹
چودہ ہزار درودوں کا سلام	//
ایک لاجواب درود پاک	//
درود شریف ایک لاکھ درود وسلام کے برابر	۳۶۰
تین مرتبہ پڑھنے سے چند کروڑ مرتبہ کا ثواب	۳۶۱

فہرست	صفحہ
ستر فرشتے لکھتے لکھتے تھک جاتے ہیں	۳۶۲
تمام مخلوق کے اعمالوں کے مثل ثواب	۳۶۳
صلواۃ غوثیہ۔ صلواۃ چشتیہ صلواۃ نقشبندیہ	//
صلواۃ کمالیہ	۳۶۴
چھ لاکھ درود شریف کا ثواب	//
عاشقان مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم	//
چہل حدیث، درود وسلام کے صیغے	۳۶۵
درود وسلام اور انگوٹھے چومنا	
درود وسلام اور اذان	
درود وسلام وذکر بعد نماز	
درود وسلام اور حیات مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم	

نقشِ جمیل

کتاب درود وسلام الصلوٰۃ والسّلام علیک یارسُول، حاضرو ناظر سماعت مصطفےٰ، مسئلہ قیام وسلام کا ثبوت کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ ایسی قبولیت حاصل ہوئی کہ اس کے پڑھنے والوں نے تعریف و تحسین میں متعدد خطوط ارسال کئے نیز ماہنامہ ضیائے حرم، السعید، ماہ طیبہ، رضائے مصطفےٰ، نور الحبیب میں بڑے جاندار تبصرے شائع ہوئے جن میں اس حقیقت کا اظہار کیا گیا ہے کہ اپنے موضوع کی یہ کتاب لاجواب اور مدلّل ہے نیز ایسی حسین وجمیل اور دلکش آج تک دیکھنے میں نہیں آئی وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ کے مطابق اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے یہ کہہ سکتا ہو کہ یہ کتاب عوام وخواص میں قابل رشک یکساں طور پر مقبول ہے۔

یہ سب صدقہ ہے حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات منبع البرکات کا۔

الحمد اللہ! آج احباب کرام کا یہ تقاضا بھی پورا ہوا چاہتا ہے کہ کتاب درود وسلام کا دوسرا حصّہ بھی ناظرین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں جس میں فضائل درود وسلام اور انگوٹھے چومنا، درود وسلام اور اذان، درود وسلام اور ذکر بعد نماز، درود وسلام اور حیات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم درج ہیں۔ پہلے حصّہ کی طرح انشاء اللہ تعالیٰ یہ حصّہ بھی قبولیت خاصہ کا شرف حاصل کرے گا۔

حضرات گرامی: جب علماء اہلسنّت عقائد حقہ بیان فرماتے ہیں اور ہر گھر ہر محلہ میں محافل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم و محافل گیارہویں شریف منعقد کرتے ہیں تو در و دیوار درود و سلام کی ایمان افروز صداؤں سے جھوم جاتے ہیں ابلیس بوکھلا اٹھتا ہے وہ اپنے چیلوں چانٹوں سمیت لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ کا نعرہ لگا کر میدان میں کود پڑتا ہے بس پھر کیا ہوتا ہے کفر و شرک و بدعت کے فتوؤں کی بارش ہونے لگتی ہے اور مسلمانوں کو بے دریغ کافر، مشرک، بدعتی جیسے مکروہ کلمات سے جلایا جاتا ہے اور علماء اہلسنّت و جماعت پر جھوٹے الزامات، بہتانات لگا کر بدنام کرنے کی ناکام کوششیں شروع کر دی جاتی ہیں۔

عاشقان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا خوانی، قرآن پاک کی تلاوت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان افروز نعرے، ذکر ولادت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دلنواز صدائیں، محبت و عشق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ولولے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی چوم کر صلوٰۃ و سلام پڑھنا۔ اذان کے ساتھ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰهِ

اور نماز کے بعد ذکر اور درود و سلام کے مقدس ترانے، ذوالخویصرہ اور شیخ نجدی کے اذناب کو ایک آنکھ نہیں بھاتی، پھر ایک اچانک خوفناک دھواں اٹھتا ہے اور دردناک چیخیں سنائی دینے لگتی ہیں۔ ہائے جل گئے ہائے جل گئے، نعت خوانی چھوڑ دو، میلاد منانا ترک کر دو، نام اقدس صلی اللہ علیہ وسلم چوم کر درود و سلام مت پڑھو۔ اذان کے ساتھ درود و سلام بند کرو، اور نماز کے بعد ذکر اور صلوٰۃ و سلام مت پڑھو، درود و سلام پڑھنے

سے آگ تیز ہوتی ہے اور قیام تعظیمی سے تو شعلے ہی بھڑک اٹھتے ہیں۔ بچایئے بچایئے ۔ ۔ ۔ الآمان ۔ ۔ ۔ الآمان۔ یارسول اللہ کے نعرے اور جلوس ۔ ۔ ۔ ہائے جل گئے، جل گئے۔ مگر ۔ ۔ ۔ دور ۔ ۔ ۔ بہت دور ۔ ۔ ۔ ایک دلنواز صدا آتی ہے ؎

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

اس مسرت انگیز صدا سے کائنات کا ذرہ ذرہ جھوم اٹھتا ہے۔ دیکھو تو تمام قدسی اور کائنات ارضی کی تمام پاک روحیں اور سعید ہستیاں بھی اس صدا میں شریک اور ہم نوا ہیں اور جھوم جھوم کر یہی ترانہ گاتی ہیں ؎

دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

بلکہ خود خالق الارض والسمآء فالق الحب والنواء جل جلالہ فرماتا ہے
اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط

اور غلامان مصطفیٰ جھوم جھوم کر محبت وعشق سے پڑھتے ہیں۔
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

کسی عاشق نے کیا خوب کہا ع
صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی جنہیں سن کے دلشاد ہوتا رہے ۔

؎ ہیں وہ سنی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

برادران اسلام: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہ درود وسلام

پڑھنے کے بے شمار فضائل ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر درود وسلام نہ بھیجنا اس پر بھی شدید قسم کی وعیدیں وارد ہوئی ہیں ایک حدیث پاک میں اسم گرامی سن کر درود وسلام نہ پڑھنے والے کو شقی (بد بخت) فرمایا گیا اور کہیں بخیلوں کا سردار اور کہیں فرمایا دَخَلَ النَّارَ آگ میں جائے گا۔ اور ایک حدیث میں فرمایا گیا۔ جس کام کی ابتدار درود وسلام پڑھے بغیر کی جائے وہ برکت سے خالی ہوگا۔

ان احادیث مبارکہ سے نجدی وہابی یا دیوبندی وہابیوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر درود وسلام جہاں پڑھا جائے وہاں سے یہ لوگ بمع بستروں کے راہ فرار اختیار کر جاتے ہیں۔ جیسے شیطان لاحول سے بھاگتا ہے۔ اب تو ان خارجیوں نے تبلیغی نصاب سے رسالہ فضائل درود شریف بھی خارج کر دیا ہے۔ جسے فیضی کتب خانہ لاہور اور کراچی والوں نے شائع کی ہے۔

انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وذکر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر تبلیغ یہ شیطانی طریقہ ہے ایسی تبلیغ کا موجد ابلیس ملعون ہے۔

عارف باللہ احمد صاوی مالکی رحمۃ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

قَالَ كَعْبُ الْاَحْبَارِ اِنَّ اِبْلِيْسَ اللَّعِيْنَ كَانَ خَازِنُ الْجَنَّةِ اَرْبَعِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ وَمَعَ الْمَلَائِكَةِ ثَمَانِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ وَوَعَظَ الْمَلَائِكَةَ عِشْرِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ وَسَيِّدُ الْكَرُوْبِيْنَ ثَلَاثِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ وَسَيِّدُ الرُّوْحَانِيُّوْنَ اَلْفَ سَنَةٍ وَطَافَ حَوْلَ الْعَرْشِ اَرْبَعَةَ عَشَرَ اَلْفَ سَنَةٍ وَكَانَ اِسْمُهٗ فِي سَمَاءِ الدُّنْيَا

اَلْعَابِدُ وَفِي الثَّانِيَةِ الزَّاهِدُ وَفِي الثَّالِثَةِ الْعَارِفُ وَفِي الرَّابِعَةِ الْوَلِيُّ وَفِي الْخَامِسَةِ التَّقِي وَفِي السَّادِسَةِ الْخَازِنُ وَفِي السَّابِعَةِ عَزَازِيْلُ، (تفسیر صاوی ص۲۲ ج ۱)

ترجمہ: حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابلیس ملعون چالیس ہزار سال خازن جنت رہا ہے اور اسی ہزار سال ملائکہ کے ساتھ رہا ہے اور بیس ہزار سال فرشتوں کو تبلیغ کی ہے اور تیس ہزار سال کروبیاں کا سردار رہا ہے اور ہزار سال روحانیوں کا رئیس رہا ہے اور چودہ ہزار سال عرش کا طواف کیا ہے۔ آسمان دنیا میں اس کا نام عابد تھا۔ دوسرے آسمان پہ اسے زاہد کہا جاتا تھا اور تیسرے میں عارف اور چوتھے میں ولی اور پانچویں میں تقی اور چھٹے میں خازن اور ساتویں میں عزازیل

مقام غور ہے کہ شیطان کتنا بڑا تبلیغیا تھا کہ بیس ہزار سال تبلیغ کی اور تبلیغ بھی ملائکہ کو، لیکن اللہ تعالے کے نبی کی تعظیم نہ کی تو بیس ہزار سال کی تبلیغ مردود ہوگئی اور اس کے سارے اعمال و عبادت (چودہ ہزار سال عرش رحمٰن کا طواف اور کثرت عبادت کی وجہ سے آسمانوں پر عابد کے لقب سے پکارا) مردود ہو گئے۔

معلوم ہوا کہ تبلیغ اور ہر عمل نیک کی قبولیت بارگاہ الٰہی میں اللہ تعالے کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم پر موقوف ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم کے بغیر تبلیغ یہ طریقہ شیطانی ہے اللہ تعالے ایسی تبلیغ سے محفوظ رکھے۔

جب دیوبندی وہابی اہلسنت وجماعت کی مسجد میں اذان سے قبل درود وسلام کی آواز سنتے ہیں تو کہتے ہیں یہ مشرکوں کی مسجد ہے۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور مسلمانوں پہ فوراً شرک کا فتویٰ لگادیں گے۔ حالانکہ مشرک، کافر، ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی، مرزائی
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔ پڑھتا ہی نہیں۔ یہ وہ ہی درود وسلام ہے جو مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور کی سنہری جالیوں کے پاس پڑھا جاتا ہے۔

جب بھی صلوٰۃ وسلام پڑھے گا مومن ہی پڑھے گا اصل میں جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی جائے تو منکرین درود وسلام کو شرک و بدعت کا دورہ پڑھنے لگتا ہے۔

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز نے کیا خوب فرمایا۔

؎ شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے
ظالموں محبوب کا حق تھا یہی
عشق کے بدلے عداوت کیجئے

یہ نابالغ مبلغ، درود وسلام بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سن کر راہ فرار اختیار کرتے ہیں۔

درود وسلام کے فضائل و کمالات

فیوض و برکات اور محاسن ومناقب بحر زخار سے بھی زیادہ حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر ان کو تحریر کرنے یا بیان کے لئے عمر نوح علیہ السلام بھی میسر آئے تو بحسن وخوبی درود وسلام کے ظاہر باطنی انوار و برکات اور شرح و تفصیل سے قاصر رہے گا اور حقیقت بھی

یہ ہے کہ وہ جامع کمالات، منبع فیوض و برکات سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کے اوصاف اور کمالات عالیہ کو بیان کرنے کلام فطرت کے علاوہ کوئی کلام نہیں اور قلم قدرت کے سوا کوئی قلم نہیں، بھلا ہم ناچیز بندے کس طرح بیان کر سکتے ہیں. حقیقت میں انسانی قلم ان کی مدح و ثنا سے عاجز اور زبان گنگ ہے۔

بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں صلوٰۃ و سلام پیش کرنا قرب خداوندی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق خصوصی اور ترقی مدارج روحانی کا اعلیٰ اور ارفع ذریعہ ہے۔ وظیفہ درود و سلام ایک گراں قدر عبادت اور فلاح دارین کا بے نظیر طریقہ ہے۔ درود و سلام کا ورد کرنے والا ہمیشہ انوار و تجلیات کا شاہد بلندئ درجات کا حامل، گناہوں کی کثافتوں اور گمراہی کی نجاستوں سے مبرا، مقصود و مراد کا حاصل کرنے والا، محبت خداوندی اور عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سرشار اعمال پاکیزہ اور کیف و سرور روحانیہ سے مالا مال ہوتا ہے،

حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنا تمام عبادتوں سے ارفع و اعلیٰ اور اشرف و افضل ہے. کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے درود و سلام کے شرف بے پایاں سے نوازا۔ پھر قدسیوں کو درود و سلام میں مشغول فرمایا۔ اور شمع رسالت کے پروانوں کو درود و سلام پیش کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ احکام الٰہیہ میں درود شریف کے علاوہ کسی دوسری عبادت کے لئے یہ انداز ارشاد نظر نہیں آتا۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا ہی افضل ترین عبادت اور اعلیٰ ترین سعادت ہے. حقیقت یہ ہے کہ درود و سلام پڑھنے والے کو بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عظیم

فائدہ اور ثواب ملتا ہے۔

ذاکر کو بے شمار نیکیاں اور سعادتوں کے انبار ملتے ہیں، اس کی دینوی اور دینی حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور قرب خداوندی حاصل ہوتا ہے درود و سلام پڑھنے سے بے شمار اجر و ثواب ملتا ہے، اللہ تعالیٰ بندہ پر درود بھیجتا ہے۔ اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خود اس پر درود بھیجتے ہیں اور درود شریف پڑھنے والے کی خطاؤں کا کفارہ بن جاتا ہے اور اس کے اعمال کو پاکیزہ بنا دیتا ہے اور ان کے درجات بلند ہو جاتے ہیں اور گناہ معاف ہوتے ہیں اور خود درود پاک مغفرت طلب کرتا ہے درود شریف پڑھنے والے کے لئے اس کے نامۂ اعمال میں ایک قیراط کی برابر ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور قیراط بھی وہ جو احد پہاڑ کی برابر ہے اور اس کے اعمال بہت بڑی ترازو میں تلیں گے اور جو شخص اپنی ساری دعاؤں کو درود بنا دے اس کے دنیا و آخرت کے سارے کاموں کی کفایت کرے گا۔ اور خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔ اور اس کا ثواب غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے انسان خطرات سے نجات پاتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اس کے شاہد و گواہ ہوں گے اور آپ کی شفاعت واجب ہوگی۔ اور اللہ کی رضا اور اس کی رحمت نازل ہوتی ہے اور اس کی ناراضگی سے امن حاصل ہوتا ہے اور قیامت کے دن درود وسلام پڑھنے والا عرش کے سایہ میں داخل ہوگا اور اعمال کے تلنے کے وقت نیک اعمال کے پلڑا بھاری ہوگا اور حوض کوثر پر حاضر ہو کر جام کوثر بھر بھر کر پیئے گا۔ اور قیامت کے دن پیاس سے امن نصیب ہوگا اور جہنم کی آگ سے خلاصی پائے گا۔ اور پلصراط سے آسانی

سے گزر جائے گا اور مرنے سے پہلے اپنا مقرب ٹھکانہ جنت میں دیکھے گا اور جنت میں بہت ساری بیبیاں ملیں گی اور اس کا ثواب بیس جہادوں سے زیادہ ہوتا ہے اور نادار کے لئے صدقہ قائم مقام ہوتا ہے اور درود شریف زکواۃ ہے اور طہارت ہے اور اس کی وجہ سے مال میں برکت ہوتی ہے اور اس کی برکت سے سو حاجتیں بلکہ اس سے بھی زیادہ پوری ہوتی ہیں اور عبادت تو ہے ہی اور اعمال میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے اور مجالس کے لئے زینت ہے اور فقر کو اور تنگیٔ معیشت کو دور کرتا ہے اور اس کے ذریعے سے اسباب خیر تلاش کئے جاتے ہیں اور یہ کہ درود و سلام پڑھنے والا قیامت کے دن حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔ اور اس کی برکات سے خود پڑھنے والا اور اس کے بیٹے اور پوتے نفع اٹھاتے ہیں اور وہ بھی منتفع ہوتا ہے جس کو درود شریف کا ایصال ثواب کیا جائے اور اللہ تعالےٰ اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تقرب حاصل ہوتا ہے اور وہ بے شک نور ہے اور دشمنوں پر غلبہ حاصل ہونے کا ذریعہ ہے اور دلوں کو نفاق سے اور زنگ سے پاک کرتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہونے کا ذریعہ ہے۔ اور خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا ذریعہ ہے۔ اور اس کا پڑھنے والا اس سے محفوظ رہتا ہے کہ لوگ اس کی غیبت کریں۔ درود و سلام بہت بابرکت اور افضل ترین اعمال میں سے ہے۔ اور دین و دنیا میں سب سے زیادہ نفع دینے والا عمل ہے اور اس کے علاوہ بہت سے ثواب جو سمجھدار کے لئے اس میں رغبت پیدا کرنے والے ہیں ایسا سمجھدار جو اعمال کے ذخیروں کو جمع کرنے پر حریص ہو اور ذخائر اعمال کے

ثمرات حاصل کرنا چاہتا ہو۔

علامہ سخاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ احادیث اسبار کہ اس عبادت کی شرافت پر بین دلیل ہے کہ اللہ تعالےٰ کا درود پڑھنے والے پر دس گناہ ہوتا ہے اور اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے درجات بلند ہوتے ہیں۔ پس جتنا بھی ہوسکتا ہو۔ امام الانبیاء سید السادات اور معدن السعادات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کی کثرت کریں۔ اسی لئے کہ یہ وسیلہ ہے خوشیوں کے حصول کا اور ذریعہ ہے بہترین عطاؤں کا اور ذریعہ ہے تکلیفوں سے حفاظت کا۔ اور پڑھنے والے کے لئے ہر اس درود وسلام کے بدلے میں جو پڑھے گا دس درود ہیں اور ایک روایت میں ستر درود ہیں۔ اللہ رب العالمین کی طرف سے اور درود وسلام ہے اس کے ملائکہ کی طرف سے۔ ایک اور جگہ یہ قول نقل کرتے ہیں کہ کون سا وسیلہ زیادہ شفاعت والا ہو سکتا ہے اور کون سا عمل زیادہ نفع والا ہو سکتا ہے اس ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے مقابلہ میں جس پر اللہ تعالےٰ درود وسلام بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے درود وسلام بھیجتے ہیں اور اللہ تعالےٰ اس کو دنیا اور آخرت میں اپنی قربت کے ساتھ مخصوص فرماتا ہے۔ یہ بہت بڑا نور ہے اور ایسی تجارت ہے جس میں گھاٹا نہیں۔ یہ اولیاء کرام کا صبح و شام کا مستقل معمول رہا ہے پس جہاں تک ہو سکے درود وسلام پر جمارہے اس سے اپنی گمراہی سے نکل آئے گا اور اس کے اعمال صاف ستھرے ہو جائیں گے اور امیدیں بر آئیں گی اور دل منور ہو جائے گا۔ اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل ہوگی۔ قیامت کے سخت ترین دہشت ناک دن میں امن نصیب ہوگا۔

اپنے آقا و مولا حضور پر نور تاجدار مدینہ سرور سینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہزاروں درود و سلام عرض کرنے کے بعد اپنے رب تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میری اس خدمت کو قبول فرما کر مجھے قیامت کے دن اپنے پیارے حبیب صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سایۂ رحمت میں رکھے۔ آمین۔ میری کتابوں سے جو احباب کچھ فائدہ حاصل کریں، ان سے بھی میری درخواست ہے کہ میرے حق میں دعائے خیر کریں۔

عملِ تشکّر خصوصی دعائیں، مفید مشورے اور اشاعتی امور میں تعاون پر جانشین فقیہہ اعظم عاشق مدینہ پیر طریقت حضرت صاحبزادہ الحاج محمد محب اللہ صاحب نوری قادری دام فیوضکم العالی زیب سجادہ آستانہ عالیہ نوریہ قادریہ چشتیہ و مہتمم مرکزی دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف اوکاڑہ۔

• پیر طریقت حضرت صاحبزادہ سید ظہیر الحسن شاہ صاحب چشتی صابری دامت برکاتہم سجادہ نشین آستانہ عالیہ چشتیہ صابریہ دنوٹیانوالی مہتاب نگر (شیخوپورہ)

• حضرت مولانا پیر سید محمد عبد القادر شاہ صاحب بخاری قادری خطیب جامع مسجد توحید و رسالت جناح پارک شاہدرہ

• پیر طریقت حضرت مولانا پیر سید حق نواز شاہ صاحب خطیب جامع مسجد محمدیہ غوثیہ رسول نگر شاہدرہ۔

• برادر مکرم حضرت علامہ الحاج محمد منشاء تابش قصوری مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و ناظم اعلیٰ مکتبہ اشرفیہ مریدکے (شیخوپورہ)

• برادر محترم حضرت مولانا محمد انور قادری مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو و خطیب مرکزی جامع مسجد المدینہ شاد باغ لاہور۔

- برادرم صاحبزادہ مولانا محمد حمد اللہ نوری اشرفی (بصیر پور شریف)
- مولانا حافظ محمد ارشد رضوی مہتمم جامعہ رضویہ شاہدرہ و خطیب اعظم فاروق آباد (شیخوپورہ)
- حضرت مولانا پیر خادم حسین نقشبندی شرقپوری خطیب مرکزی جامع مسجد نور شاہدرہ ٹاؤن لاہور
- علماء اہلسنّت و عوام اہلسنّت کے ہر دلعزیز مولانا حافظ محمد صدیق نوری عرف نصر یا نوالی سرکار امام و خطیب جامع مسجد بلال رچنا ٹاؤن و چیئرمین زکوٰۃ و عشر کمیٹی یونین کونسل فیروز والا شاہدرہ لاہور۔
- حضرت مولانا محمد عبداللطیف نوری خطیب مرکزی جامعہ غوثیہ انوار مدینہ صدیق اکبر کالونی راوی روڈ لاہور۔
- حضرت علامہ پیر محمد اکرم شاہ ہاشمی بانی شہداء کربلا کانفرنس و خطیب مرکزی جامع مسجد بیگم کوٹ شاہدرہ۔
- حضرت مولانا پیر سید انور حسین شاہ خطیب جامعہ مسجد گلزار مدینہ و ناظم اعلیٰ مدرسہ عالمیہ مسلم پارک شاہدرہ
- حضرت مولانا الحاج قاری جمیل احمد شرقپوری مہتمم جامعہ حیات القرآن معراج پارک و خطیب جامع مسجد گلزار مدینہ شاہدرہ موڑ لاہور
- حضرت مولانا شریف الدین قذافی خطیب جامع مسجد علی ہجویری شاہدرہ ٹاؤن۔
- حضرت مولانا قاری الحاج غلام عباس نقشبندی خطیب جامع مسجد موتی نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔
- حضرت مولانا پیر محمد عنائت اللہ چشتی صابری خطیب مرکزی

جامع مسجد بلال اسلام پورہ شاہدرہ

● حضرت مولانا حاجی محمد اسلم فاروقی خطیب جامعہ مسجد رحمانیہ غوثیہ جیا موسیٰ شاہدرہ

● مولانا حکیم غلام دستگیر نوری صاحب خطیب جامعہ حنفیہ مسجد جاوید پارک کالا خطائی شاہدرہ

● حضرت مولانا حافظ شبیر احمد گوندل خطیب جامع مسجد نور و مہتمم مدرسہ تاج العلوم برج اٹاری شرقپور شریف روڈ (شیخوپورہ)

● حضرت مولانا محمد منشاء صاحب نوشاہی قادری خطیب جامع مسجد نوشاہیہ قادریہ سہیل والی برج اٹاری (شیخوپورہ)

● حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب خطیب جامع مسجد بند وال شاہدرہ ٹاؤن

● حضرت مولانا محمد شریف نوری خطیب جامعہ مسجد نورانی حنفیہ غوثیہ رچنا ٹاؤن فیروزوالہ۔

● حضرت مولانا قاری احمد علی چشتی صاحب امام مسجد مدنی کھوہ والی ونڈالہ روڈ شاہدرہ۔

● مولانا قاری غلام شبیر قادری خطیب جامعہ مسجد حنفیہ رسول پارک شاہدرہ۔

● حضرت مولانا قاری جمیل احمد فیصل آبادی خطیب جامعہ مسجد فیصل پارک شاہدرہ۔

● حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن فریدی خطیب مرکزی جامع مسجد گھوڑے شاہ شاہدرہ ٹاؤن۔

• حضرت مولانا قاری محمد نواز جلالی خطیب جامعہ مسجد نوری و ناظم اعلیٰ مدرسہ جلالیہ رضویہ بھٹو کالونی شاہدرہ ۔

• حضرت مولانا محمد انور ہمدمی مجبوب خطیب جامع مسجد محمدیہ غوثیہ محلہ پلپھی پیر شاہدرہ ٹاؤن

• حضرت مولانا قاری محمد حنیف جلالی خطیب جامع مسجد علی ہجویری داتا گنج بخش راوی کلفٹن شاہدرہ لاہور ۔

• نور چشم حافظ محمد اکبر رضا قادری لخت جگر احمد رضا قادری، عزیزم صاحبزادہ قاری شاہد محمود چشتی و دیگر علماء اہلسنّت کا حوصلہ افزائی، نیز خصوصی تعاون پر ممنون و مشکور ہوں اور پھر اللہ تعالےٰ کے حضور سر بسجود ہوں جس کے فضل و کرم اور اس کے پیارے حبیب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت کے صدقے یہ ضخیم کتاب درود وسلام کا دوسرا حصہ عاشقان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ دے رہا ہوں ۔ اللہ تعالےٰ بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبول فرمائے اور ذریعہ نجات بنائے ۔

طالب مدینہ

محمد جعفر ضیاء القادری بانی و مہتمم دار العلوم جامعہ محمدیہ نوریہ انوار القرآن محمود شہید روڈ گلی ۵ خادم کالونی شاہدرہ لاہور کوڈ ۵۴۹۵۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحَابِكَ یَاحَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالۡعَاقِبَۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ہ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ الۡاَمِیۡنِ ہ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاھِرِیۡنَ ہ وَ اَصۡحَابِہِ الۡھَادِیۡنَ الۡمَھۡدِیِّیۡنَ ○

اَمَّا بَعۡدُ

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ، بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ہ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ وَصَدَقَ رَسُوۡلُہُ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡمُ وَنَحۡنُ عَلٰی ذَالِكَ لَمِنَ الشَّاھِدِیۡنَ وَالشَّاکِرِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ

ؔ اوّل ثناء حمد خدا کی کروں۔ تعریف اس کی جس نے دیا جان و جی کروں
مقدور جس قدر ہے نہ اس میں کمی کروں۔ بعد اس کے اس عمل کو ادا لازمی کروں

وصف شہ محمّد رب غنی کروں
تم سب پڑھو درود، میں ذکر نبی کروں

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ۔ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحَابِكَ یَاحَبِیۡبَ اللّٰہ۔

برادرانِ اسلام آج میں نے آپ کے سامنے قرآن مجید و فرقان حمید کے بائیسویں (۲۲) پارے کے چوتھے رکوع کی ایک آیۂ مبارک پیش کرنے کا شرف حاصل کیا ہے، اس میں اللہ تعالے

جل وعلا نے اپنے پیارے محبوب تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اللہ رب العالمین جَلَّ وَعَلَا نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

ترجمہ:۔ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اس غیب بتلانے والے (نبی) پر ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (پ ۲۲ ع ۴)

حضرات محترم اللہ تعالیٰ نے اس آیۂ مبارکہ کو لفظ اِنَّ سے شروع فرمایا جو نہایت تاکید پر دلالت کرتا ہے اور لفظ اِنَّ عربی میں وہاں استعمال کرتے ہیں، جہاں شک و شبہ کو دور کرنا مقصود ہو۔ یہاں بھی اِنَّ الاکر یہ بتانا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے نورانی فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر خصوصی لطف و کرم اور نعمتیں نازل فرماتا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تعظیم و تکریم ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔

مولوی عبدالغفور نے لکھا ہے، واضح ہو کہ اہل ایمان کے لئے جس طرح ذکر اللہ اور دعا عبادت ہیں، اسی طرح درود شریف بھی ایک عمدہ ترین عبادت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی فضیلت سورہ الاحزاب کی آیت مبارکہ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

کہ بلا شبہ اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم ابھی، ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

سے بالکل عیاں ہے کہ جو کام اللہ تعالےٰ خود کرے اور اس کے حکم سے، اس کے فرشتے کریں اور پھر اہل ایمان کو اس کام کے کرنے کا بڑے اہتمام کے ساتھ حکم دیا جائے وہ کام یقیناً بڑا ہی باعث برکت اور بڑی فضیلت والا ہوتا ہے۔

اور یہ بات بھی بالکل واضح ہے کہ مذکورہ آیت متقدسہ لفظ "اِنَّ" کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔ جو نہایت تاکید پر دلالت کرتا ہے اور پھر اس میں یُصَلُّوْنَ صیغہ فعل مضارع۔ بھی وارد ہوا ہے جو استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے نبی آخر الزمان، امام الانبیاء، احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں۔ اس میں کسی زمانہ، موسم، دن اور رات وغیرہ کی کوئی قید نہیں ہے۔

(احسن الکلام فی الصلوٰۃ والسلام علی النبی خیر الانام ص۲۸ از مولوی عبد الغفور اثری وہابی)

مذکورہ عبارت میں مولوی عبد الغفور اثری وہابی نے اقرار کیا ہے کہ جس طرح ذکر اللہ اور دعا عبادت ہے اسی طرح درود شریف بھی ایک عمدہ ترین عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں۔ اس میں کسی زمانہ، موسم دن اور رات وغیرہ کی کوئی قید نہیں ہے۔

حضرات:۔ مگر وہابیوں دیو بندیوں کا طریقہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور مومنوں کے خلاف ہے۔

اس لیئے کہ یہ لوگ ہمیشہ درود و سلام پر پابندیاں لگاتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں اذان سے پہلے درود و سلام پڑھنا بدعت ہے۔ کبھی کہتے ہیں نماز کے بعد درود

سلام پڑھنا ناجائز ہے ۔ کبھی کہتے ہیں محفل میلاد میں درود وسلام مت پڑھو، کبھی کہتے ہیں کھڑے ہو کر درود وسلام نہ پڑھو۔ حالانکہ خود لکھ گئے کہ درود وسلام عمدہ ترین عبادت ہے اور اس کے پڑھنے میں کسی زمانہ اور موسم کی قید نہیں۔ وہابی دیوبندی لکھ دیتے ہیں مگر مانتے نہیں۔

معلوم ہوا جو مومن ہوگا وہ تو ذکر اللہ اور دعا کی طرح عبادت سمجھ کر ہمیشہ درود وسلام پڑھتا رہے گا اور اس کے لئے کسی زمانہ، موسم اور دن رات کی کوئی قید نہیں ہے اور جو منکر ہوگا وہ ہمیشہ اس عبادت سے روکے گا اور شیطان کا ساتھی بن کر ہمیشہ پابندیاں ہی لگاتا رہے گا۔ العیاذ باللہ

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ابتدار اپنے درود پاک سے فرمائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف و منزلت کو ظاہر فرمانے کے لئے امت کو درود پاک کی ترغیب فرمانے کے لئے اللہ تبارک وتعالےٰ باوجود استغناء و بے نیازی کے ذات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک بھیجتا ہے تو امت کو بطریق اولیٰ درود پاک بھیجنا چاہیے کیونکہ امت کو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی حاجت ہے کہ آپ اللہ کی نعمتوں کے قاسم ہیں۔ (روح البیان ص ج)

اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ے لا ورب العرش جس کو جو ملا اُن سے ملا۔ بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

اللہ یہ عَلَم ہے رب العالمین کا اور رب تعالےٰ کی ذات کے غیر پر اس کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ جیسے اس کی ذات میں عقلیں حیران ہیں، ایسے ہی اس کے عَلَم میں بھی، اور یہ اعرف المعارف ہے یعنی تمام معرفوں

سے زیادہ تعریف اس میں پائی جاتی ہے۔ سیبویہ جو نحو کا امام ہے جب اس کا انتقال ہوگیا تو خواب میں اُسے کسی نے دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے تو اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالےٰ نے میری مغفرت فرمادی ہے۔ میرے اس قول کی وجہ سے کہ لفظ اللہ اعرف المعارف ہے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ لفظ اللہ اعرف المعارف ہے۔

(الملفوظ صـ۴۹ ج ۴)

ملائکتہٗ ذکر فرمایا گیا ہے جو جمع ہے اور ہٗ ضمیر کی طرف مضاف ہے جو اللہ کی طرف لوٹ رہی ہے جس سے معنیٰ میں عمومیت واستغراق پیدا ہوگیا ہے۔

معنیٰ یہ ہے کہ فرشتوں کی کوئی مختصر سی یا خاص جماعت درود شریف میں مصروف نہیں ہے۔ یہ نہیں کہ درود وسلام کے لئے کچھ فرشتے مختص ہوں اور باقی دوسرے کاموں میں لگے ہوں۔ بلکہ تمام فرشتے اجتماعی صورت میں اس کام پر لگے ہوئے ہیں اور درود شریف پڑھنے میں مصروف ہیں۔

لفظ مَلَائِکَتَہٗ میں اضافت استغراق کے لئے ہے جیسا کہ روح المعانی میں ہے واضافۃ الملائکۃ للاِستغراق، کہ لفظ ملائکہ کی ہٗ ضمیر کی طرف اضافت استغراق کا فائدہ دیتی ہے۔ معنیٰ یہ ہوگا تمام فرشتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں درود پاک بھیجتے ہیں۔

اور یہ ملائکہ اتنے کثیر ہیں کہ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں لایحصی عددہا الا اللہ تعالیٰ کہ ان کی تعداد سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی نہیں جانتا۔

علامہ قزوینی فرماتے ہیں۔

وَاَمَّا اَصْنَافُ الْمَلَائِکَۃِ فَلَا یَعْرِفُہُمْ غَیْرُ خَالِقِہِمْ کَمَا قَالَ اللّٰہ تعالیٰ وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا ھُوَ۔

ترجمہ: کہ اقسام ملائکہ کو ان کے خالق کے بغیر کوئی نہیں جانتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (عجائب المخلوقات ص ۳۶)

نیز فرماتے ہیں۔

مَامِنْ ذَرَّۃٍ مِنْ ذَرَّاتِ الْعَالَمِ اِلَّا وَقَدْ وُکِّلَ بِہَا مَلَکٌ اَوْ مَلَائِکَۃٌ وَمَامِنْ قَطْرَۃٍ اِلَّا وَمَعَہَا مَلَکٌ وَیُنَزِّلُ بِہَا مِنَ السَّحَابِ وَیَدَعُہَا فِی الْمَکَانِ الَّذِیْ قَدَّرَ اللّٰہُ تَعَالٰی ھٰذَا حَالُ الذَّرَّاتِ وَالْقَطْرَاتِ فَمَا ظَنُّکَ بِالْاَفْلَاکِ وَالْکَوَاکِبِ وَالْھَوَاءِ وَالْغُیُوْمِ وَالرِّیَاحِ وَالْاَمْطَارِ وَالْجِبَالِ وَالْقِفَارِ وَالْبِحَارِ وَالْعُیُوْنِ وَالْاَنْہَارِ وَالْمُعَادِنِ وَالنَّبَاتِ وَالْحَیَوَانِ فَبِالْمَلَائِکَتِہٖ صَلَاحُ الْعَالَمِ وَکَمَالُ الْمَوْجُوْدَاتِ بِتَقْدِیْرِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ،

ترجمہ: جہاں میں ایسا کوئی ذرہ نہیں جس کے ساتھ فرشتہ یا فرشتے مؤکل نہ ہوں بارش کے ہر قطرہ کے ساتھ بادل سے فرشتہ اترتا ہے اور قطرہ اس مکان پر رکھ دیتا ہے جو اللہ تعالےٰ نے اس قطرہ کے لئے معین فرمایا ہے یہ ذرات اور قطرات کا حال ہے۔ پس تیرا کیا گمان ہے۔ آسمانوں، ستاروں ہواؤں اور بادلوں اور بارشوں و پہاڑوں اور جنگلوں اور دریاؤں اور چشموں اور انہار اور معادن اور نباتات اور حیوانوں سے فرشتوں کے سبب اصلاح عالم اور موجودات کو کمال ہے۔ بتقدیر العزیز العلیم۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ جَزَّأَ الْخَلْقَ عَشَرَۃَ اَجْزَاءٍ فَجَعَلَ الْمَلٰئِکَۃَ تِسْعَۃَ اَجْزَاءٍ وَجُزْءًا سَائِرَ الْخَلْقِ (الحدیث)

ترجمہ:۔ اللہ تعالےٰ نے مخلوق کو دس حصوں میں تقسیم فرمایا ہے۔ نو حصے فرشتے پیدا فرمائے اور ایک حصہ باقی تمام مخلوق کو۔ (القول البدیع ص۳۲)

حدیث معراج میں (جو بخاری و مسلم دونوں میں موجود ہے) کہ

اِنَّ الْبَیْتَ الْمَعْمُوْرَ یُصَلِّیْ فِیْہِ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ اِذْ خَرَجُوْا لَمْ یَعُوْدُوْا آخِرَ مَا عَلَیْہِمْ۔

ترجمہ:۔ بیت المعمور میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز ادا کرتے ہیں جب نماز ادا کرکے وہ نکلیں پھر انہیں کبھی لوٹنے کا موقع نہیں ملتا۔ (القول البدیع)

ایسے ہی بہت سی احادیث مبارکہ ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ملائکہ بہت ہی کثیر تعداد میں ہیں اور ان سب کا ہمارے آقا و مولا امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک بھیجنا قرآن مجید کی نص سے ثابت ہے۔

آیت مبارکہ کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالےٰ تو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیج ہی رہا ہے اور ہمیشہ بھیجتا ہی رہے گا۔ لیکن اس نے مقام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگاہ کرنے کے لئے تمام فرشتوں کو بھی اسی کام پر مامور کر رکھا ہے اور وہ صبح و شام درود و سلام میں مشغول و منہمک رہتے ہیں۔

اہل علم حضرات؛ اس حقیقت سے باخبر ہیں کہ فرشتوں کے مختلف گروہ ہیں اور ان کی عبادات بھی تقسیم کی ہوئی ہیں۔ کچھ فرشتے ایسے ہیں۔ جو فقط اللہ اکبر کا ورد کرتے رہتے ہیں، کسی کی زبان پر سبحان اللہ کی تسبیح جاری

ہے، کچھ ایسے ہیں جو صرف تمہید و تہلیل ہی سے سروکار رکھتے ہیں، اسی طرح کچھ قیام کی حالت میں عبادت کرتے ہیں اور کچھ رکوع کی حالت میں رہتے ہیں، غرض ان کی عبادات اور حالتیں مختلف ہیں، جو ایک خاص عبادت میں مصروف ہے اور کسی مخصوص ہیئت پر ہے اسے اجازت نہیں کہ کوئی دوسری عبادت کرے یا اپنی ہیت اور حالت بدل لے۔ لیکن عبادات و مخصوص ہیئات کے بالکل برعکس درود و سلام کے معاملہ میں یہ پابندی بالکل نہیں ہے۔ جو تسبیح و تہلیل اور حمد و ثنا کرنے والے ہیں، وہ بھی درود شریف پڑھتے ہیں اور جو قیام و رکوع یا سجود کے لئے وقف ہیں وہ بھی درود شریف پڑھتے ہیں اور جو دعا و مناجات میں مصروف رہنے والے ہیں وہ بھی درود شریف پڑھتے ہیں، گویا اور عبادات کے لئے تو ان میں تخصیص اور گروہ بندی ہے۔ لیکن درود شریف کے باب میں کوئی تخصیص نہیں بلکہ عمومیت ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی عبادت کرنے والوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ درود شریف ضرور پڑھیں،

یہ نکتہ مَلٰئِکَتَہٗ، کے کلمہ ہی سے مستفاد ہوتا ہے جو جمع ہے اور اپنی جگہ بڑا ہی معنیٰ خیز، دلکشا اور حقیقت افروز ہے اور معلوم ہوا کہ تمام فرشتے خواہ کسی منزلت اور مرتبت پر فائز ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔

آیۂ کریمہ سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا عالی رتبہ ہے کہ آپ کے حق میں تمام فرشتے دعا کرتے ہیں اور اس سے واضح ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ملائکہ مقربین سے اشرف و اعلیٰ ہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ملائکہ کو ادائے صلوٰۃ کے لئے مقرر و مامور فرمایا

ہے جس کی ادائیگی میں یہ مخلوق نورانی ہمیشہ مصروف ہے ۔

یُصَلُّوْنَ مضارع کا صیغہ ہے جو زمانہ حال اور استقبال دونوں پر دلالت کرتا ہے اور مضارع کے بعد عَلٰی آجائے تو استمرار اور دوام ہمیشگی پر دلالت کرتا ہے یعنی قطعی چیز ہے کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے نورانی فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر۔

اور اللہ تعالےٰ نے مضارع کا صیغہ لاکر اس طرف اشارہ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالےٰ اور فرشتوں کا درود پاک پڑھنا کسی زمانہ پر ختم نہیں ہے بلکہ قیامت تک کیا معنیٰ ابدالا باد تک پڑھتے رہیں گے ۔

علامہ سخاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آیت شریفہ مضارع کے صیغہ کے ساتھ جو دلالت کرنے والا ہے استمرار اور دوام پر دلالت کرتی ہے ۔ اس کے بعد عام مسلمانوں کو یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے خطاب فرما کر درود وسلام بھیجنے کی تاکید فرمائی ۔ اس سے مقصد اظہار عظمت وشان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے ۔ اس کی مثال ایسی ہے ۔ جیسے ایک بادشاہ اپنے کسی وزیر کی تعظیم سب تابعین سے کرانا چاہے اور اسی وجہ سے بادشاہ خود اس کی تعظیم کرے اور مقربین بارگاہ کو بھی اس کی تعظیم کرنے میں شامل کرنے کے بعد اپنی رعایا اور غلاموں کو اس کی تاکید کرے کہ تم سب بھی اس امر کی تعظیم کیا کرو ۔

قرآن پاک میں کسی اور جلیل القدر پیغمبر کے لئے یہ خصوصیت ثابت نہیں کہ ان کے متبعین کو اس امر کی ہدایت کی گئی ہو کہ وہ سب اپنے نبی پر درود وسلام بھیجا کریں ۔

اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے آقا و مولا سرکار دو عالم صلی اللہ کو جو ایک قرب

خصوصی اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں حاصل ہے وہ کسی مخلوق اور ذی روح کو خواہ جن صالح ہو یا ملک یا بشر ہو نصیب نہیں۔

حضرت مولانا الشاہ عبد العزیز علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

یا صاحب الجمال و یا سید البشر ۔۔۔ من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناءُ کما کان حقّہٗ ۔۔۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ترجمہ: اے جمال و کمال والے نبی اور اے سردار انسانیت آپ کے روشن چہرے سے تحقیق چاند کو روشنی ملی۔ کامل تعریف ہم سے ممکن نہیں جیسا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہے۔ بس خدا کے بعد آپ ہی اے نبی بزرگ و برتر ہیں قصہ مختصر اسی پر ہے۔

اَلنَّبِیُّ علماء کرام نے لکھا ہے کہ آیت مبارکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی کے لفظ کے ساتھ تعبیر فرمایا۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لفظ سے تعبیر نہیں فرمایا، جیسا کہ اور انبیاء کرام علیہم السلام کو ان کے اسمائے مبارکہ کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ یہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی غایت عظمت اور غایت شرافت کی وجہ سے ہے۔ ایک اور جگہ جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ آیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نام کے ساتھ ذکر فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی کے لفظ سے جیسا کہ:

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرٰهِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِیُّ میں ہے۔ اور جہاں نام لیا گیا ہے وہ خصوصی مصلحت کی وجہ سے لیا گیا ہے۔ بلکہ ہر مقام پر آپ کو پیارے خطاب اور نرالے القاب ہی کے ساتھ یاد فرمایا۔ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ کہیں یٰاَیُّهَا الرَّسُوْلُ فرمایا، کہیں یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ تو کہیں یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ

کہیں طٰہٰ کہیں یٰسٓ کے خطاب سے سرفراز فرمایا ؎

یا آدم است با پدر انبیاء   یا ایہا النبی ست خطاب محمدی

نبی کی تعریف

نبی، وہ انسان ہے جسے اللہ تعالےٰ نے احکام شرعیہ کی تبلیغ کے لئے مبعوث فرمایا ہو، نبی کے معنیٰ یا تو بلند کئے گئے ہیں اگر اس کو فعیل بمعنی مفعول ماخوذ از نبوت بروزن مروت کہا جائے، یا خبر دینے والے کے ہیں اگر اس کو اسم فاعل مشتق از نبا کہا جائے

صلوٰۃ

کا لفظ جو آیت مبارکہ میں آیا ہے اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف اور اس کے فرشتوں کی طرف اور مؤمنین کی طرف کی گئی ہے، یہ ایک مشترک لفظ ہے جو کئی معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے اور کئی مقاصد اس سے حاصل ہوتے ہیں، علماء کرام نے اس جگہ صلوٰۃ کے بہت سے معنیٰ لکھے ہیں، ہر جگہ جو معنیٰ اللہ تعالےٰ اور فرشتوں اور مؤمنین کے حال کے مناسب ہوں گے وہ مراد ہوں گے، بعض علماء کرام نے لکھا ہے کہ صلوٰۃ علی النبی کا مطلب نبی کی ثناء و تعظیم رحمت و عطوفت کے ساتھ ہے پھر جس کی طرف یہ صلوٰۃ منسوب ہوگی اسی کے شان و مرتبہ کے لائق ثناء و تعظیم مراد لی جائے گی،

جیسا کہ کہتے ہیں کہ باپ بیٹے پر، بیٹا باپ پر، بھائی بھائی پر مہربان ہے تو ظاہر ہے کہ جس طرح کی مہربانی باپ کی بیٹے پر ہے۔ اس قسم کی بیٹے کی باپ پر نہیں اور بھائی کی بھائی پر دونوں سے جدا ہے۔ اسی طرح یہاں بھی اللہ تعالےٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتا ہے، یعنی رحمت و شفقت کے ساتھ آپ کی ثناء و اعزاز و اکرام کرتا ہے اور فرشتے بھی صلوٰۃ بھیجتے ہیں، مگر ہر ایک کی صلوٰۃ اور رحمت و تکریم اپنی شان و مرتبہ کے موافق

ہو گی۔ آگے ایمان والوں کو حکم ہے کہ تم بھی صلوٰۃ وسلام بھیجو۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے ابوالعالیہ سے نقل فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے درود کا مطلب اس کا آپ کی ثناء و تعریف ملائکہ کے سامنے بیان فرمانا ہے اور فرشتوں کا درود ان کا دعا کرنا ہے۔ معلوم ہوا اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور ثناء ہی کرتا رہتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا عالی رتبہ ہے کہ آپ کے حق میں تمام فرشتے دعا کرتے ہیں۔

ظاہر ہے اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی عظیم الشان تعظیم ہے کہ خود خالق کائنات رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و ثناء فرشتوں کے سامنے فرماتا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یُصَلُّوْنَ کی تفسیر یُبَرِّکُوْنَ نقل کی گئی ہے۔ یعنی برکت کی دعا کرتے ہیں۔ اور سلام کے معنی لُغت میں بَرَاۃٌ عَنِ الْعُیُوْبِ وَالنَّقَائِصِ کے ہیں۔ (عیبوں اور خامیوں سے بری ہونا)

اس آیت کریمہ سے دو باتیں اور معلوم ہوئی۔ ایک تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال بزرگی وکمال شان وشوکت ہے۔ کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ ہر شخص کی عزت و تعظیم اور قدر حسب مراتب ہوتی ہے۔

مثلاً بادشاہوں کے پاس اگر ان کا کوئی ادنیٰ دوست آجائے تو بادشاہ اس کی تعظیم کے لئے رعایا کو حکم دیتا ہے اور رعایا پر ہی ختم کر دیتا ہے اور اگر کوئی دوست اس سے زیادہ تعلق رکھنے والا آئے تو اس کی تعظیم کے لئے علاوہ رعایا کے ارکان دولت کو بھی حکم دیتا ہے کہ تم سب بھی اس کی تعظیم کرو۔ اور اگر کوئی خاص دوست آجائے تو اس کی تعظیم کے لئے علاوہ رعایا اور

ارکان دولت کے خود بھی کھڑا ہوجاتا ہے اور یہ یعنی خود بادشاہ کا قیام تعظیم کے لئے انتہا درجہ کہلایا جاتا ہے کیونکہ اس سے زیادہ اور کوئی صورت ہی بن نہیں سکتی ہے۔ جب یہ تمہید خیال میں آگئی تو بلا تشبیہہ و مثال احکم الحاکمین نے اپنے پیارے محبوب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لئے انسان جو بمنزلہ رعایا کے ہیں اور ملائکہ جو بمنزلہ ارکان دولت کے ہیں ان دونوں کی تعظیم پر کفایت نہیں کی بلکہ خود بھی شریک حال ہوکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال رفعت شان اور عظمت مکان ثابت فرمائی۔ ؎

بلغ العلٰی بکمالہ ، کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ ، صلوا علیہ وآلہ

صلوٰۃ کی اضافت جب اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے تو اس سے مراد رحمت ہوتی ہے اور جب فرشتوں کی طرف اضافت ہوتی ہے تو اس سے مراد دعاء رحمت ہے۔ اس طرح مومنوں کی طرف بھی صلوٰۃ کی اضافت طلب رحمت کے معنی میں ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ رحمت بھیجتا ہے اور آپ کی ثناء اور اعزاز و اکرام کرتا ہے اور فرشتے بھی طلب رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ سو تم بھی آپ کے لئے اللہ تعالےٰ سے رحمت کے نزول کی دعا کرو۔

صلوٰۃ کے معنیٰ

عربی زبان میں چند معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے مدح و ثناء رحمت، دعا، برکت قرأت اشاعت ذکر جمیل، استغفار۔ (المفردات فی غرائب القرآن صہ ۲۹۵)

آیت مبارکہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف صلوٰۃ کی جو نسبت وارد ہوئی ہے اس سے مراد اللہ تعالےٰ کا فرشتوں کے سامنے نبی آخرالزمان، امام الانبیاء حبیب کبریا احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثناء اور تعریف و توصیف

کرنا اور آپ پر اپنی مخصوص رحمتیں نازل کرنا ہے۔ یا یہ معنیٰ ہوں گے، کہ بہ تحقیق اللہ تعالےٰ رحمت بھیجتا ہے اور اس کے نورانی فرشتے طلب، رحمت کرتے ہیں۔ اس ذات کے لئے جس کا مرتبہ مخلوق پر ارفع واعلیٰ بلند و بالا کیا گیا ہے۔ اے ایمان والو! تم بھی دعا کرو ان کے لئے بایں طور کہ اے اللہ معظم فرما تو اسے دنیا میں اور اس کے ذکر کو بلند فرما۔ اور اس کے دین کو قیامت تک قائم و باقی رکھ۔ اور آخرت میں ان کی شفاعت قبول فرما اور اس کو بلند درجے اور مقام محمود عطا فرما۔ جیسا کہ ایک حدیث پاک میں خود رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم فرمایا ہے۔ کہ بعد اذان آپ کے واسطے اس طرح دعا کریں۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ آخرتک۔

یا یہ معنیٰ ہیں کہ بیشک اللہ تعالےٰ اور اس کے نورانی فرشتے حمد و ثنا کرتے ہیں، اس محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی جو احکام الٰہی سے خبر دینے والا ہے۔ اے ایمان والو! تم بھی اس کی تعریف و توصیف بیان کرو۔ اور اس پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک سے اپنی مجلسوں اور محفلوں کو روشن و منور کرو اور براءۃ چاہو تم اس کی عیوب و نقائص سے براءۃ چاہنا یا سلامتی چاہو تم اس کی آفات و بلیات سے سلامتی چاہنا۔

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے صلوٰۃ بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود تک پہنچانا ہے اور وہ مقام شفاعت ہے۔

اور فرشتوں کے درود کا مطلب حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زیادتی مرتبہ کے واسطے دعا کرنا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کی امّت کے لئے استغفار کرنا ہے۔

اور مؤمنین کے درود کا مطلب حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع اور آپ کے ساتھ محبت اور آپ کے اوصاف جمیلہ کا تذکرہ اور آپ کی مدح وثناء اور تعریف وتوصیف اور دعا کرنا ہے۔

نکتہ :- لانا جملہ اسمیہ کا پھر اُسے مصدر ساتھ اِنَّ کے کرنا جو واسطے تاکید وتقریر مضمون جملہ کے بمقابلہ مخاطب منکر یا متردد فی الحکم کے لایا جاتا ہے۔ محض اہتمام شان اس حکم کے ہے یعنی درود پاک پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا مہتمم بالشان امر ہے کہ میں اور میرے فرشتے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی اس نبی پر درود وسلام پڑھو۔

نکتہ :- اور لانا جملہ فعلیہ کا واسطے افادہ تجدد کے ہے یعنی رحمت وعنایت پروردگار کی اپنے حبیب پر روز بروز زیادہ ہے۔ اور آپ کے کمالات کو یوماً فیوماً ترقی ہے۔ جیسا کہ دوسری آیۂ کریمہ میں اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى (پ ۳۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد

عَنِ ابْنِ عباس رضی اللہ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ الاٰية قَالَ يَعْنِيْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُثْنِيْ عَلٰى نَبِيِّكُمْ وَيَغْفِرُ لَهٗ وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالْاِسْتِغْفَارِ لَهٗ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا) اِثْنُوْا عَلَيْهِ فِيْ صَلٰوتِكُمْ وَفِيْ مَسَاجِدِكُمْ وَفِيْ كُلِّ مَوَاطِنَ، وَفِيْ خُطْبَةِ النِّسَاءِ فَلَا تَنْسَوْهُ۔

کرنا اور آپ پر اپنی مخصوص رحمتیں نازل کرنا ہے۔ یا یہ معنیٰ ہوں گے، کہ بہ تحقیق اللہ تعالیٰ رحمت بھیجتا ہے اور اس کے نورانی فرشتے طلب، رحمت کرتے ہیں، اس ذات کے لئے جس کا مرتبہ مخلوق پر ارفع و اعلیٰ بلند و بالا کیا گیا ہے۔ اے ایمان والو! تم بھی دعا کرو ان کے لئے بایں طور کہ اے اللہ معظم فرما تو اسے دنیا میں اور اس کے ذکر کو بلند فرما۔ اور اس کے دین کو قیامت تک قائم و باقی رکھ، اور آخرت میں ان کی شفاعت قبول فرما اور اس کو بلند درجے اور مقام محمود عطا فرما۔ جیسا کہ ایک حدیث پاک میں خود رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم فرمایا ہے۔ کہ بعد اذان آپ کے واسطے اس طرح دعا کریں۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ آخرتک۔

یا یہ معنیٰ ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے نورانی فرشتے حمد و ثنا کرتے ہیں، اس محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی جو احکام الٰہی سے خبر دینے والا ہے۔ اے ایمان والو! تم بھی اس کی تعریف و توصیف بیان کرو۔ اور اس پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک سے اپنی مجلسوں اور محفلوں کو روشن و منور کرو اور برأۃ چاہو تم اس کی عیوب و نقائص سے برأۃ چاہنا یا سلامتی چاہو تم اس کی آفات و بلیات سے سلامتی چاہنا۔

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے صلوٰۃ بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود تک پہنچانا ہے اور وہ مقام شفاعت ہے۔

اور فرشتوں کے درود کا مطلب حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زیادتی مرتبہ کے واسطے دعا کرنا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کی امّت کے لئے استغفار کرنا ہے۔

اور مومنین کے درود کا مطلب حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع اور آپ کے ساتھ محبت اور آپ کے اوصاف جمیلہ کا تذکرہ اور آپ کی مدح وثناء اور تعریف وتوصیف اور دعا کرنا ہے۔

نکتہ:۔ لانا جملہ اسمیہ کا پھر اُسے مصدر رساتھ اِنَّ کے کرنا جو واسطے تاکید وتقریر مضمون جملہ کے بمقابلہ مخاطب منکر یا متردد فی الحکم کے لایا جاتا ہے۔ محض اہتمام شان اس حکم کے ہے یعنی درود پاک پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا مہتمم بالشان امر ہے کہ میں اور میرے فرشتے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی اس نبی پر درود وسلام پڑھو۔

نکتہ:۔ اور لانا جملہ فعلیہ کا واسطے افادہ تجدد کے ہے یعنی رحمت و عنایت پروردگار کی اپنے حبیب پر روز بروز زیادہ ہے۔ اور آپ کے کمالات کو یوماً فیوماً ترقی ہے۔ جیسا کہ دوسری آیۂ کریمہ میں اللہ تعالے ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَلْآخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی (پ ۳۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد

عَنِ ابْنِ عباس رضی اللہ عَنْہُمَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی (اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الاٰیہ) قَالَ یَعْنِیْ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُثْنِیْ عَلٰی نَبِیِّکُمْ وَیَغْفِرُلَہٗ وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِکَۃَ بِالْاِسْتِغْفَارِ لَہٗ (یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا) اِثْنُوْا عَلَیْہِ فِیْ صَلٰوتِکُمْ وَفِیْ مَسَاجِدِکُمْ وَفِیْ کُلِّ مَوَاطِنٍ، وَفِیْ خِطْبَۃِ النِّسَاءِ فَلَا تَنْسَوْہُ۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ کی تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتا ہے اور حضور کی امت کے لئے استغفار کرتا ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ کا مطلب یہ ہے کہ اے ایمان والو! تم اپنی نمازوں میں (صلوٰۃ وسلام) پڑھ کر ان کی تعریف و توصیف کرو اور اپنی مساجد میں اور ہر جگہ پر اور نکاح کے خطبہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھولنا نہ چاہیئے۔

(افضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحوالہ جلاء الافہام صـ ۲۵۲)
القول البدیع صـ ۲۱۵)

حضرت امام ابوالعالیہ کا ارشاد

عن ابی العالیہ قال صَلٰوۃُ اللّٰہِ ثَنَاءُہٗ عَلَیْہِ عِنْدَ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَصَلٰوۃُ الْمَلٰٓئِکَۃِ عَلَیْہِ الدُّعَاءُ لَہٗ

ترجمہ: مشہور تابعی ابوالعالیہ مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ یہ ہے کہ وہ فرشتوں کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کرتا ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ یہ ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بخاری شریف صـ ۷۰۷ ج ۲۔ تفسیر القرآن العظیم صـ ۵۰۶ ج ۳۔ مسند عبد بن حمید تفسیر ابن ابی حاتم بحوالہ تفسیر درمنثور صـ ۲۱۵ ج ۵ جلد والافہام صـ ۸۴۔ القول البدیع صـ ۱۱

ابن قیّم نے لکھا ہے

فَصَلٰوۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ثَنَاؤُہٗ وَاِرَادَتُہٗ لِرَفْعِ ذِکْرِہٖ وَتَقْرِیْبِہٖ وَصَلٰوتُنَا

نَحْنُ عَلَیْہِ سُؤَالُنَا اللہَ تَعَالٰی اَنْ یَفْعَلَ ذَالِکَ بِہٖ -

(جلاء الافہام صہ ۸۶)

یعنی اللہ تعالےٰ کی صلوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثناء کرتا ہے اور اس کا ارادہ ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو بلند فرمائے اور انہیں اپنا قرب نصیب فرمائے۔ اور ہماری صلوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ سے سوال کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی طرح معاملہ فرمائے۔

الحاصل:۔ مذکورہ حوالجات سے واضح ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ آخر تک، کا مطلب یہ ہے کہ: بے شک اللہ تعالےٰ فرشتوں کے سامنے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثنا اور تعریف وتوصیف کرتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی مخصوص رحمتیں اور برکتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے بھی حضور کے حق میں خصوصی رحمت کی دعائیں مانگتے ہیں۔ پس اے ایمان والو! تم بھی اپنے محسن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثناء اور تعریف وتوصیف کرو اور ان کے حق میں (جن کا حق تمہارے ذمے ہے) نزول رحمت خداوندی کی دعا کرو اور ان پر سلام بھیجا کرو۔ یعنی جب اللہ تعالےٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثناء اور عزت واحترام واکرام کرتا ہے تو تمہارا فرض ہے کہ تم بھی ان کا احسان مانو اور بے اختیار تمہارے منہ سے ان کے حق میں دعا نکلنی چاہیئے

(احسن الکلام فی الصلوٰۃ والسلام علی النبی خیر الانام صہ ۱۹ تا ۲۲ از مولوی عبدالغفور اثری)

حضرات: مذکورہ حوالوں سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ اپنے پیارے

محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف اور مدح و ثناء ہمیشہ کرتا ہی رہتا ہے اور ایمان والوں کو بھی حکم دیا ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کریں اور اپنی مساجد میں اور ہر جگہ پر ان کی مدح و ثناء کریں۔ ؎

چہرہ تیرا نور ونڈے ساری کائنات نوں
رب وی درود بھیجے اک تیری ذات نوں
دو جگ قیدی تیریاں زلفاں دے جال دا
میں لبھ کے لیاواں کتھوں سوہنا تیرے نال دا

الحمد للہ یہ سعادت ہم اہل سنّت و جماعت کو حاصل ہے کہ ہم اللہ تعالٰی کی سنّت پر عمل کرتے ہوئے اپنے آقا و مولا سرکار ابدقرار صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف اور مدح و ثنا ہمیشہ کرتے ہی رہتے ہیں۔ کبھی نعرہ رسالت، یا رسول اللہ، کا ذکر بلند کرتے ہیں۔ کبھی درود و سلام پڑھتے ہیں اور اپنی مساجد اور گھروں میں محافل میلاد النبی، معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن مناتے ہوئے آپ کی مدح و ثناء کرتے ہیں۔
دیوبندی، وہابی، مودودی اس سعادت سے محروم ہیں،

ستّر ہزار فرشتے صبح اور ستّر ہزار شام کو روضہ انور پر حاضر ہو کر درود و سلام پڑھتے ہیں

حضرت کعب رضی اللہ عنہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی مجلس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہوا۔ اس سلسلہ میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی

دن ایسا نہیں ہوتا کہ اس روز ستر..... ہزار فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور معطر پر نازل نہ ہوتے ہوں اور آپ پر درود و سلام نہ بھیجتے ہوں۔ فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور پر روز ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار شام کو نازل ہوتے ہیں اور قیامت تک اسی طرح نازل ہوتے رہیں گے اور ہر روز نیا گروپ ہی نازل ہوتا ہے۔ یعنی ستر ہزار فرشتے صبح روضہ اقدس پر صلوٰۃ و سلام پڑھ کر واپس چلے جاتے ہیں۔ پھر شام کو ستر ہزار فرشتوں کا دوسرا گروہ حاضر ہوتا ہے وہ صبح تک درود و سلام پڑھتے رہتے ہیں۔ جو فرشتے ایک بار نازل ہوتے ہیں قیامت تک پھر ان کی باری نہیں آئے گی۔

حَتّٰی یَحُفُّوْ بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِہِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ایک لاکھ چالیس ہزار فرشتے روضہ انور کی نیت کر کے حاضر ہوتے ہیں اور قبر انور کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے پروں کو قبر انور سے ملتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھتے ہیں۔ یہ سلسلہ برابر قیامت تک قائم رہے گا اور جب آپ قبر انور سے باہر تشریف لائیں گے تو اس وقت بھی ستر ہزار فرشتے آپ کے گرداگرد ہوں گے۔

(مشکوٰۃ شریف صد ۵۴۸ باب الکرامات، جذب القلوب بحوالہ دارمی)

اس روایت سے صلوٰۃ ملائکہ کی ایک اور صورت معلوم ہوئی کہ جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کا مظاہرہ روزانہ ثابت ہوتا ہے اور جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کے لئے ملائکہ نے سر بسجود ہو کر اقرار خلافت الٰہی و اظہار تعظیم فرمایا۔ اس طرح روزانہ صبح ستر ہزار اور شام کو

ستر ہزار فرشتوں کی تعداد دربار نبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اظہار عقیدت و محبت واقرار علو مرتبت فرماتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قدر رفعت و مرتبت کا ذکر فرمایا، تو عام اہل ایمان کو بھی خطاب فرمایا کہ اے ایمان والو! تمہارا بھی یہ فریضہ ہے کہ تم سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجا کرو تاکہ جیسے ملاء اعلیٰ اور عالم بالا کے باشندے یعنی ملائکہ کرام میرے پیارے محبوب خاتم المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ اسی طرح تم عالم پست اور عالم دنیا کے رہنے والو! صلوٰۃ وسلام بھیجتے رہو تاکہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء عالم بالا اور عالم دنیا دونوں میں نہایت کمال کے ساتھ قائم رہے۔

● جب یہ آیت مبارکہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الخ نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا۔ یعنی التحیات میں جو پڑھا جاتا ہے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ"
صلوٰۃ کا طریقہ
بھی ارشاد فرما دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہو۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الخ

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰی جَلَسَ بَیْنَ یَدَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَہٗ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا السَّلَامُ عَلَیْکَ فَقَدْ عَرَفْنَا فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ اِذَا نَحْنُ صَلَّیْنَا فِیْ صَلٰوتِنَا

صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْکَ قَالَ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَحْبَبْنَا اَنَّ الرَّجُلَ لَمْ یَسْئَلْہُ فَقَالَ اِذَا اَنْتُمْ صَلَّیْتُمْ عَلَیَّ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الخ

ترجمہ: ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور حضور کے آگے آکر بیٹھ گیا اور کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سلام کو تو ہم نے خوب سمجھ لیا ہے کہ (نماز میں کیسے پڑھنا چاہیئے) اب یہ فرمایئے کہ جب ہم آپ پر درود شریف پڑھیں اپنی نمازوں میں تو کیسے پڑھیں؟ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے یہ محبوب جانا کہ وہ سوال ہی نہ کرتا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم درود پڑھو مجھ پر (نماز میں) تو کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الخ

(مسند امام احمد صـ۱۱۹ ج ۴ - جلاء الافہام صـ۵ ابن قیم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی،

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ یَعْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ تَقُوْلُوْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الخ

(جلاء الافہام ابن قیم صـ۱۶)

ترجمہ: یارسول اللہ ہم آپ پر نماز میں کیسے درود پڑھیں فرمایا تم کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ الخ

یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حکم دیا کہ تم بھی نبی پر صلوٰۃ بھیجو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا طریقہ بتا دیا کہ تمہارا بھیجنا یہی ہے۔ کہ تم اللہ تعالیٰ ہی سے درخواست کرو کہ وہ اپنی بیش از بیش رحمتیں ابد الاباد تک نبی پر نازل فرماتا رہے۔ کیونکہ اس کی رحمتوں کی حد و نہایت نہیں

فائدہ مہمہ امیر مصطفٰے ترکمانی حنفی کی کتاب میں ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ تعالٰی نے ہمیں درود کا حکم فرمایا ہے کہ ہم یوں کہہ کر کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خود اللہ تعالٰی سے الٹا سوال کریں کہ وہ درود بھیجے یعنی نماز میں ہم اُصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی جگہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھیں اس کا

جواب یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات میں کوئی عیب نہیں اور ہم سراپا عیوب و نقائص ہیں پس جس شخص میں بہت عیب ہوں وہ ایسے شخص کی کیا ثناء کرے جو پاک ہے اس لئے ہم اللہ ہی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجے تاکہ رب طاہر کی طرف سے نبی طاہر پر صلوٰۃ ہو۔

علامہ نیشاپوری رحمہ اللہ تعالٰی سے بھی ایسے ہی نقل کیا گیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ آدمی کو نماز میں صَلَّیْتُ عَلٰی مُحَمَّدٍ نہ پڑھنا چاہیئے۔ اس واسطے کہ بندہ کا مرتبہ اس سے قاصر ہے اس لئے اپنے رب ہی سے سوال کرے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجے تو اس صورت میں رحمت بھیجنے والا تو حقیقت میں اللہ تعالٰی ہی ہے اور ہماری طرف سے اس کی نسبت مجازاً بحیثیت دعا کے ہے۔

(از کتاب لطائف و حکم ص)

ابن ابی مجلہ نے بھی اسی قسم کی بات فرمائی ہے کہ جب اللہ تعالٰی نے ہمیں درود پاک کا حکم فرمایا اور ہمارا درود حق واجب تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ اس لئے ہم نے اللہ تعالٰی ہی سے درخواست کی کہ وہی زیادہ واقف ہے اس بات سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ کے

موافق کیا چیز ہے یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری جگہ لَآ اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا کہ یا اللہ میں آپ کی تعریف کرنے سے قاصر ہوں، آپ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے اپنی خود ثنا فرمائی ہے۔

حافظ عزالدین بن عبدالسلام کہتے ہیں کہ ہمارا درود پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفارش نہیں ہے۔ اس لئے کہ ہم جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفارش کیا کر سکتا ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں محسن کے احسان کے بدلہ دینے کا حکم دیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی محسن اعظم نہیں۔ ہم چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کے بدلہ سے عاجز تھے۔ اللہ تعالےٰ نے ہمارا عجز دیکھ کر ہم کو اس کی مکافات کا طریقہ بتایا کہ درود پڑھا جائے اور چونکہ ہم اس سے بھی عاجز تھے اس لئے ہم نے اللہ تعالےٰ سے درخواست کی کہ تو اپنی شان کے موافق مکافات فرما۔ (فضائل درود ص ۹-۱۰)

حضرت شاہ عبدالقادر صاحب لکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ سے رحمت مانگنی اپنے پیغمبر پر اور ان کے ساتھ ان کے گھرانہ پر بڑی قبولیت رکھتی ہے۔ ان پر ان کے لائق رحمت اترتی ہے اور ایک دفعہ مانگنے سے مانگنے والے پر دس رحمتیں اترتی ہیں اب جس کا جتنا جی چاہے۔ اتنا حاصل کر لے۔

یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ اے ایمان والو صَلُّوْا درود پڑھو، صرف درود نہیں وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اور خوب سلام پڑھو۔

ہم نے عرض کی یا اللہ کچھ لوگ نہ درود پڑھتے ہیں نہ سلام پڑھتے

ہیں. فرمایا میں نے ان کو کہا ہی نہیں. یا اللہ توں نے کس کو کہا فرمایا
یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا - ایمان والوں کو معلوم ہوا جو ایمان والا ہے۔ وہ
درود و سلام پڑھے گا۔ جو بے ایمان ہے وہ درود و سلام نہیں پڑھے گا۔ جو
بے ایمان ہے وہ درود و سلام پڑھتا ہی نہیں اور جو ایمان والا ہے وہ درود
و سلام سے رکتا ہی نہیں۔

شاعر اہلسنّت جناب عبدالستار نیازی صاحب کہتے ہیں ؎

رکھڑ ہین گے پھل مراداں دے
اوہدے نام دی بزم سجائی جا
ایہہ کم نیازی چنگا اے
سوہنے تے درود پہنچائی جا

مطلق حکم

حضرات محترم؛ نمازوں کے اوقات مقرر ہیں، فجر، ظہر عصر، مغرب، عشاء، زکوٰۃ کا وقت بھی مقرر یعنی سال میں ایک دفعہ فرض ہے۔ حج کا وقت بھی مقرر ہے . . . لیکن درود و سلام کے لئے کوئی دن نہ کوئی رات نہ وقت نہ کوئی مکان اور نہ ہی کوئی جگہ مقرر ہے۔ مطلق ارشاد ہے۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

اے ایمان والو درود پڑھو اور خوب سلام بھیجو

درود و سلام صبح پڑھو! دوپہر کو پڑھو! شام کو پڑھو! رات کو پڑھو! سوتے پڑھو! رات کے کسی حصہ اور دن کے کسی حصہ میں پڑھو۔ . .

درود و سلام، گھر میں پڑھو! بازار میں پڑھو! بس میں پڑھو، دوکان میں پڑھو، مسجد میں پڑھو، خوشی میں پڑھو! غمی میں پڑھو! جمعہ کی رات

پڑھو، جمعہ کے دن پڑھو! اذان سے پہلے پڑھو! اذان کے بعد پڑھو! ؎
عطر و گلاب سے منہ کو دھو حب نبی کو دل میں بو
ہر دم زباں سے یہ پکار صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
؎ ہمیشہ مدحت خیر الانام میں گزرے
دعا ہے عمر درود و سلام میں گزرے

آیت مبارکہ کے پہلے حصہ میں خبر دے دی کہ ہم ہر آن اور ہر وقت رحمتوں اور برکتوں کی بارشوں برساتے ہیں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اور پھر ہم کو حکم فرمایا کہ اے ایمان والو تم بھی میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھو! یعنی ہم سے ان کے لئے رحمت مانگو اور مانگی وہ چیز جاتی ہے جو پہلے سے حاصل نہ ہو، تو جب ہمارے بغیر مانگے رحمتیں اتر رہی ہیں، پھر مانگنے کا حکم کیوں دیا؟

وجہ یہ ہے کہ فقیر جب کسی کے دروازے پر مانگنے جاتا ہے، تو گھر والے کی اولاد اور مال کی دعائیں مانگتا ہوا جاتا ہے۔ مالک کا گھر آباد، بچے زندہ رہیں، مال سلامت رہے، مالک سمجھ جاتا ہے کہ تہذیب والا بھکاری ہے مانگنا چاہتا ہے مگر ہمارے بچوں کی خیر مانگ رہا ہے۔ یہاں حکم دیا گیا ہے کہ اے ایمان والو! جب تم ہمارے یہاں کچھ مانگنے کے لئے آؤ تو ہم اولاد سے پاک ہیں۔ مگر ہمارا ایک حبیب ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی اس کے اہل بیت و اصحاب کی خیر مانگتے ہوئے ان کو دعائیں دیتے ہوئے آؤ۔ تو جن رحمتوں کی ان پر بارش ہو رہی ہے۔ اس کا تم پر بھی ایک چھینٹا پڑ جائے گا۔ تمہارا بھلا ہو جائے گا درود و سلام پڑھنا حقیقت میں اللہ تعالٰی سے مانگنے کی ایک ترکیب ہے ؎

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا

نیز اس آیت مبارکہ میں ایمان والوں کو تنبیہہ فرمائی گئی کہ اے درود و سلام پڑھنے والو! یہ خیال نہ کرنا کہ پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر ہماری رحمتیں تمہارے مانگنے پر موقوف ہیں۔ ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے درود کے محتاج ہیں، جیسے ممبرودٹ کے محتاج ہیں، تم درود پڑھو یا نہ پڑھو ان پر ہماری رحمتیں برابر برستی رہتی ہیں، تمہاری پیدائش اور تمہارا درود و سلام پڑھنا تو کل سے ہوا۔ ان پر رحمتوں کی بارش تو جب سے ہو رہی ہیں جبکہ جب اور کب بھی نہ بنا تھا جہاں، وہاں، کہاں سے پہلے ان پر رحمتیں ہیں، تم سے دعا منگوانا تمہارے بھلے کے لئے ہے۔

جب اللہ تعالےٰ ہماری حمد و ثنا کا محتاج نہیں کہ وہ محمود ہے خواہ کوئی حمد کرے یا نہ کرے ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی نعت خوانی کے محتاج نہیں وہ محمد ہیں، خواہ کوئی نعت پڑھے نہ پڑھے۔ حمد خدا کے لئے مصطفےٰ کافی اور نعت مصطفےٰ کے لئے خدا کافی ہے۔

دوسری بات اس آیۂ کریمہ سے یہ معلوم ہوئی کہ فضائل درود و سلام بے شمار اور بے حساب ہیں اور یہی درود و سلام ہی ہماری نجات کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔

اوّل ایک قاعدہ بطور تمہید سمجھئے بعدہٗ وہ مطلب بخوبی سمجھ میں آجائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ

یہ قاعدہ کی بات ہے کہ فعل کا اندازہ یعنی خوبی اور برائی فاعل کے ذریعہ سے معلوم ہوتی۔ مثلاً امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کی تصانیف لوگوں کے نزدیک

زیادہ متبرک اور برگزیدہ سمجھی جائیں گی بہ نسبت تمہاری میری تصانیف کے کیونکہ اس فعل تصنیف کا جو فاعل ہے وہ امام اعظم ہیں اور فعل تصنیف کا فاعل من وشما ہے اور امام اعظم اور من وشما کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ہے جیسا کہ خود اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔

اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ۔

ترجمہ: ہم نے اتارا اس قرآن مجید کو شب قدر میں۔

اس آیت میں قرآن پاک کے نزول کو اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف نسبت کر کے گویا یہ بتایا ہے کہ اے لوگو دیکھو قرآن مجید کی بہت تعظیم کرنا اور اس کو محترم رکھنا۔ کیونکہ یہ قرآن مجید خاص میری کتاب ہے۔ اس کا فائل میں خود ہی ہوں۔

لہٰذا آپ حضرات دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید کی قدر مسلمانوں میں سب ہی کرتے ہیں، کیونکہ جانتے ہیں کہ یہ قرآن مجید اللہ تعالےٰ کا پاک کلام ہے۔ جب یہ قاعدہ خیال میں جم گیا تو اب اس آیۂ کریمہ کی طرف توجہ فرمائیے کہ یہ درود شریف جو ایک فعل ہے اس کا فاعل کون ہے، جس مرتبہ کا فاعل ہوگا، اسی مرتبہ میں درود شریف کو بھی رکھا جائے گا۔ اس آیت مبارکہ میں فعل درود پاک کا فاعل خود اللہ تعالےٰ اور اس کے نورانی فرشتے ہیں خود اپنے آپ اور فرشتوں کو فاعل قرار دے کر فرماتا ہے کہ اے ایمان والو اس درود شریف کو غنیمت سمجھو اور وظیفہ جان بنالو۔ کیونکہ یہ درود شریف میرا اور میرے فرشتوں کا وظیفہ ہے لہٰذا تم کو بھی اس کا مکلف بناتا ہوں۔

حضرات! نہایت ہی خوش ہونے کا مقام ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے خاص ہم امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اور فرشتوں

کے طریقہ کا متبع بنایا۔ کیونکہ اور کسی قوم پر یہ درود شریف فرض نہیں کیا تھا۔
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پہ درود شریف پڑھنے کا حکم اس امت کی خصوصیات میں سے ہے۔ چنانچہ اور کسی امت کو یہ حکم نہیں دیا گیا کہ وہ نبی پر درود و سلام پڑھیں۔

درود شریف: اللہ تعالےٰ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکریم ہے، علماء نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے معنیٰ یہ بیان کئے ہیں کہ یارب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عظمت عطا فرما دنیا میں اُن کا دین بلند اور ان کی دعوت غالب فرما کر اور ان کی شریعت کو بقا عنایت کرکے اور آخرت میں ان کی شفاعت قبول فرما کر اور ان کا ثواب زیادہ کرکے اور اوّلین و آخرین پر ان کی فضیلت کا اظہار فرما کر اور انبیاء مرسلین و ملائکہ اور تمام خلق پر ان کی شان بلند کر۔

6 ہمارے نبی کریم رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے کا حکم سنہ ۲ھ میں نازل کیا گیا ہے۔
(کما نقلہ السخاوی فی القول البدیع وابو ذر الهروی)

اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے شب معراج میں نازل ہوا تھا
حضرات محترم: اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں بہت سے احکامات اور نیک اعمال کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔
جیسے نماز اور زکوٰۃ کے بارے میں فرمایا
وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ پ۱ ع
ترجمہ:۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

روزے کے بارے میں فرمایا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (پ۲ ع ۷)

ترجمہ: اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔

حج کے متعلق فرمایا۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا (پ۴ ع ۱)

اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے

ان آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے نے ہمیں نماز پڑھنے کا حکم فرمایا ہے مگر خود نہیں پڑھتا۔ زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم ہمیں دیا ہے مگر خود نہیں دیتا۔ حج کرنے کا حکم ہمیں فرمایا ہے مگر خود نہیں کرتا۔

یہ نہیں فرمایا کہ نماز پڑھو کیونکہ میں بھی پڑھتا ہوں۔ روزہ رکھو کیونکہ میں بھی رکھتا ہوں۔ حج کرو کیونکہ میں بھی کرتا ہوں۔

جتنے بھی نیک اعمال ہیں، اللہ تعالے نے یہ نہیں فرمایا کہ میں کرتا ہوں تم بھی کرو۔ مگر قربان جائیں درود و سلام کی عظمت و شان کے جس کا حکم دینے سے پہلے ایمان والوں کو فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔

ترجمہ: اے ایمان والو درود و سلام پڑھو، میں بھی پڑھتا ہوں۔ اور میرے فرشتے بھی پڑھتے ہیں ؎

؎ اسیں درود ہمیشہ گھلدے امر کرے رب سائیں
ہور تمام ملائک پڑھسن روز قیامت تائیں
تسیں وی پاک حبیب میرے تے پڑھو درود تمامی
تاں تسیں رحمت کیتے جاسوں پاؤ شان گرامی

● برادران اسلام؛ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں انبیاء کرام علیہم السلام کی توصیفیں اور عظمتیں اور شانیں اور تعریفیں بیان فرمائی ہیں، ان کے بہت سے اعزاز و اکرام بھی بیان فرمائے۔

انبیاء کرام کی مخصوص صفات اور خاص نعمتوں کو بھی قرآن پاک میں ذکر فرمایا، جیسے حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو تمام فرشتوں کو حکم فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو تو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا اور ان کو اپنا خلیفہ زمین پر بنا کر اصطفیٰ اور اجتبیٰ کے لقب سے مشرف فرما کر صفی اللہ بنایا۔

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام دوستی کا اعلان فرمایا

وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝

ترجمہ: اللہ تعالےٰ نے ابراہیم کو اپنا خالص دوست بنایا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ بنایا۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کو صادق الوعد اور ذبیح اللہ کے لقب سے نوازا گیا۔

اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝

"بلاشبہ وہ اپنے وعدے کے بڑے پکے تھے اور رسول اور نبی تھے"

حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام سے کوہ طور پر ہم کلامی کا شرف عطا

فرمایا۔ جس کی وجہ سے وہ کلیم اللہ ہو گئے اور قرب کی عزت سے مشرف فرمایا، اور شرح صدر سے نوازا، جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا

وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۝ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کوہ طور پہ کلام فرمایا۔

حضرت نوح علیہ السلام کی شکر گزاری کا اعتراف کیا گیا، حضرت ادریس علیہ السلام کے علو مرتبت اور رفع درجات کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا۔ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا وَّ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ط

بے شک وہ ایک راستباز نبی تھے جس کو ہم نے بہت بلند مرتبہ عنایت فرمایا تھا۔

حضرت زکریا علیہ السلام کو اپنی عبدیت اور اولاد کی بشارت سے سرفراز فرمایا۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کو قوت، حکم، پاکیزگی، پرہیزگاری کے ممتاز القاب سے نوازا۔

وَ اٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝ وَّ حَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ زَكٰوةً وَ كَانَ تَقِيًّا ط

ترجمہ: اور ہم نے بچپن ہی میں نبوت دی اور اپنی طرف سے مہربانی اور ستھرائی اور کمال ڈر والا تھا۔ (پ ۱۶ ع ۴)

حضرت داؤد علیہ السلام کو خلافت اور حکومت دی گئی، حضرت سلیمان علیہ السلام کو متقدمات کی فہم دی گئی، حضرت ایوب علیہ السلام کے متعلق صابر اور اوّاب فرمایا۔

اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ ط۔

ترجمہ: حضرت اسحاق اور یعقوب علیہما السلام کو اصحاب قوت اور اصحاب

بصیرت میں شمار فرمایا۔

حضرت ہارون علیہ السلام کی فصاحت و بلاغت کا اعلان کیا گیا۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وجاہت دینی و دینوی اور ان کے تقرب کو سراہا گیا۔

وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ۔

دنیا اور آخرت میں ذی عزت اور مقربین میں سے ہے ۔''

۶ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے ہمارے نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ صحبہٖ وسلّم کو بھی بڑے بڑے انعامات و کمالات سے مشرف فرمایا ہے، شان و شوکت اور آپ کے جاہ و جلال اور آپ کی عزت و مرتبت اور آپ کے قرب و حضوری کو ان الفاظ سے یاد فرمایا ہے

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ٥

قرآن پاک نے چند عظیم الشان انعامات کا ذکر بھی فرمایا ہے، جس میں سے بعض انعامات کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) تمام انبیاء علیہم السلام سے عہد ایمان اور وعدہ اعانت حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں لیا گیا تاکہ انبیاء علیہم السلام میں سے ہر ایک اپنی اپنی امّت کو مطلع کر دے کہ ان میں جو کوئی بھی عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو پائے تو ضرور ضرور آپ پر ایمان لائے اور مدد کرے۔

چنانچہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اس عہد کی پابندی کی اور ہر ایک نبی نے اپنی اپنی امت سے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات، مدارج مراتب بیان فرمائے، ان پر ایمان لانے کی تاکید کی اور ان

کی نصرت کا حکم فرمایا۔

(۲) جتنے معجزات، کمالات، مدارج، محاسن، اللہ تعالےٰ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو مرحمت فرمائے، وہ تمام سب کے سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عطا فرمائے گئے۔

چنانچہ جو جو معجزات انبیاء کرام علیہم السلام سے منقول ہیں، وہ تمام کے تمام معجزات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہیں، بلکہ ان کے علاوہ اور زائد معجزات وکمالات بھی آپ سے ثابت ہیں، جیسا کہ علماء کرام نے مدلّل ومفصّل بیان فرمائے ہیں۔

کسی عاشق نے خوب کہا ہے ؎

حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَرَفَعَ بَعۡضَهُمۡ دَرَجٰتٍ۔

ترجمہ: اور سب درجوں پر بلند فرمایا۔

اس آیت کریمہ میں بھی سرورِ دوجہاں رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم کی عظمت وشان رفعت منزلت کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ یہاں پر بَعۡضَهُمۡ سے مراد ذات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(تفسیر جلالین ومدارک)

(۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں جہاں کہیں خطاب فرمایا۔ اس میں آپ کی عظمت وشان کا ایک خاص طریقہ اختیار فرمایا جو تمام انبیاء علیہم السلام کے متعلق استعمال نہیں فرمایا۔ وہ یہ ہے کہ ہر نبی

کواس کے نام مبارک کے ساتھ خطاب فرمایا۔
مثلاً اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو آواز دی تو فرمایا۔
یٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ ٥
حضرت زکریا علیہ السلام کو آواز دی تو فرمایا
یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمٍ ۨ
حضرت یحیٰ علیہ السلام کو پکارا تو فرمایا
یٰیَحْیٰ خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ ٥
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آواز دی تو فرمایا
وَمَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یٰمُوْسٰی
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آواز دی تو فرمایا
یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ
مگر جب اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی باری آئی تو
یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اور یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ اور یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ کے پیارے
القاب سے خطاب فرمایا
دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ تعالےٰ نے ان کا ذاتی نام لے کر
بلایا، مگر جب پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا تو صفاتی نام لے کر
آواز دی۔
یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ ، یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ ، یانبیَّ اللّٰہ ، یارسُولَ اللّٰہ ۔
قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے حکم دیا کہ
لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا ؕ
اس حکم کی وجہ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

یَارَسُوْلَ اللّٰہ - یَانَبِیَّ اللّٰہ کہہ کر پکارتے تھے۔ ان دائے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیق صد ۳۴، جلاء الافہام از ابن قیم ص ___ فضائل درود و سلام ص ۱۱

اس سے معلوم ہوا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنا اللہ تعالے اور صحابہ کرام کی بھی سنّت ہے۔

آج بعض لوگ صحابہ کرام کی محبت کا دعویٰ تو کہتے ہیں مگر ان کا عقیدہ صحابہ کرام کے خلاف ہے۔ کیونکہ نجدیوں دیوبندیوں کے نزدیک یارسول اللہ کہنا شرک ہے ان کے فتویٰ سے صحابہ کرام بھی (معاذ اللہ) مشرک ٹھہرے۔

خدا محفوظ رکھے ہر وبا سے، خصوصاً نجدیت وہابیت کی وبا سے

حضرات گرامی، قرآن کریم میں ہے کہ اللہ تعالے اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام بھیجتے ہیں اور اس کے بعد تمام ایمان والوں کو درود و سلام کا حکم فرمایا کہ اے ایمان والو تم بھی درود و سلام بھیجو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہو گی کہ اس عمل میں اللہ تعالے اور اس کے فرشتوں کے ساتھ مؤمنین بھی شریک ہیں۔ اس آیت مبارکہ سے کمال تعظیم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم معلوم ہوتی ہے۔

(۴) اللہ تعالے نے حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو حکم فرمایا کہ ان کو سجدہ کرو۔ لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز و اکرام میں نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی کرو۔ یہ اعزاز صرف سید الانبیاء فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے ہے۔ یہ اعزاز و اکرام جو اللہ تعالے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے اس اعزاز سے بہت بڑھا ہوا اعزاز و اکرام ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں سے سجدہ

کرا کرم عطا فرمایا تھا۔ اس لئے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعزاز و اکرام میں اللہ تعالیٰ جل شانہ خود بھی شریک ہے۔ بخلاف حضرت آدم علیہ السلام کے اعزاز کے وہاں صرف فرشتوں کو حکم فرمایا۔

برادران اسلام: حضرت آدم علیہ السلام کی تعظیم کے واسطے اللہ تعالیٰ نے کس چیز کا حکم دیا تھا سجدے کا۔ اور ہمارے نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لئے اللہ تعالیٰ نے کس چیز کا حکم دیا درود و سلام کا۔

حضرت آدم علیہ السلام کی تعظیم کے واسطے اللہ تعالیٰ نے جس عمل کا حکم دیا تھا۔ اس عمل میں اللہ تعالیٰ خود شریک تھا "نہیں"، فرشتوں کو حکم دیا تم کرو۔ یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی آدم کو سجدہ کرتا ہوں تم بھی کرو

تو ایک بہت بڑا علامہ، فرشتوں کا استاد، پتہ ہے کتنا بڑا وہ مولوی تھا معلم الملکوت، فرشتوں کا استاذ چھ لاکھ برس اس نے عبادت کی اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا قائل تھا اور کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہراتا تھا۔ اس نے حضرت آدم علیہ السلام کی تعظیم نہ کی۔ جس عمل کا اللہ نے حکم دیا تھا آدم علیہ السلام کے لئے وہ عمل نہیں کیا۔

حضرات: بتائیں عقیدہ توحید اس کے کام آیا چھ لاکھ برس کی عبادت اس کے کام آئی "نہیں"، عالم فاضل مولوی ہونا اس کے کام آیا "نہیں"، اللہ تعالیٰ نے ایک دم مردود بنا دیا۔

حضرات: جس عمل میں اللہ تعالیٰ شریک نہیں تھا اس عمل کا جس نے انکار کیا اس کا یہ حشر ہوا تو جس عمل میں اللہ بھی شریک ہے۔ اس کا جو انکار کرے گا۔ اس کا حشر کیا ہوگا۔ درود و سلام میں تو اللہ تعالیٰ بھی شریک ہے۔

وہ فرماتا ہے۔ میں بھی پڑھتا ہوں۔ میرے فرشتے بھی پڑھتے ہیں۔
حضرات گرامی! درود وسلام کثرت سے پڑھو! دنیا کے کام تو ختم نہیں ہوتے۔ کوئی وقت نکال کر درود وسلام پڑھا کرو۔
جو درود وسلام پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تمام حاجتیں پوری کرتا۔ دین و دنیا کی تمام مشکلیں آسان اور کاروبار میں رزق میں ہر شے میں برکت ہوتی ہے انشاء اللہ درود وسلام پڑھنے والے کا ایمان سلامت رہے گا کیونکہ جب روزانہ اس کا ہدیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچتا ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی نظر رحمت ہوتی ہے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر رحمت ہو اس کے ایمان کو کوئی خطرہ نہیں درود وسلام کثرت سے پڑھو۔ یہ محبت کی نشانی ہے۔

فَمَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ۔

جس کو کسی سے محبت ہوتی ہے وہ اس کا ذکر بہت کثرت سے کیا کرتا ہے۔

درود وسلام محبت کی دلیل ہے

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

فِيْهَا اِثْبَاتُ الْمُحَبَّةِ وَمَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ۔

(روح البیان ص ۲۲۴ ج ۷)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں درود وسلام بھیجنا اس میں آپ کی ذات گرامی سے محبت کا اثبات ہے اور جو شخص کسی سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔

کثرت سے درود بھیجنا اہلسنّت کی نشانی ہے

علامہ سخاوی علیہ الرحمہ نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا اہلسنّت ہونے کی علامت ہے (یعنی سنّی ہونے کی نشانی ہے)

(القول البدیع ص۵۲ فضائل درود شریف ص۱۱ از مولوی زکریا)

علامہ امام سخاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

وَاِنَّ عَلَامَۃَ اَھْلِ السُّنَّۃِ اَلْکَثْرَۃُ مِنْھَا۔

ترجمہ: اور اہلسنّت کی نشانی (علامت)، کثرت سے درود سلام پڑھنا ہے۔ (القول البدیع ص۳۳)

حضور غوث اعظم محی الدین سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی رضی اللہ تعالٰی عنہ، فرماتے ہیں،

وَاَمَّا الْفِرْقَۃُ النَّاجِیَۃُ فَھِیَ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ

اور لیکن نجات پانے والا گروہ پس وہ اہلسنت و جماعت ہی ہے

(غنیۃ الطالبین ص۸۵)

کثرت درود محبت کی علامات میں سے ہے

فَمَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ مِنْ ذِکْرِہٖ

جس کو کسی کی محبت ہوتی ہے اس کا ذکر بہت کثرت سے کیا کرتا ہے"

(فضائل درود شریف ص۱۱ از مولوی زکریا سہارنپوری)

ساری کائنات خدا کو یاد کرتی ہے اور خدا مصطفٰے کو یاد کرتا ہے

ارشاد باری

تعالیٰ ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

ترجمہ: اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔ (پ ۲۷ ع)

زمین و آسمان کی مکان و لامکاں کی، اس جہاں، اس جہان کی فرش کی، عرش کی، انسان و حیوان، حور و غلماں، فرشتے و رضوان، جن و بشر، شجر و حجر، شمس و قمر، غرضیکہ کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتی ہے مگر خالق کائنات اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھتا ہے۔ گویا فرمایا اے محبوب ساری خدائی مجھے یاد کرتی ہے... مگر میں خدا ہو کر تجھے یاد کرتا ہوں۔ اور یہی وجہ ہے کہ درود و سلام افضل العبادات ہے۔

صلوٰۃ وسلام تمام عبادتوں سے افضل ہے

امام ابو اللیث سمرقندی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آیۂ کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام بھیجنا دیگر تمام عبادات سے افضل و اعلیٰ ہے۔ اس لئے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے اوّل خود نبی کریم پر صلوٰۃ بھیجی۔ پھر مومنوں کو صلوٰۃ و سلام کا حکم فرمایا اور یہ اسلوب بیان کسی دوسری عبادت کے لئے اختیار نہیں کیا گیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام بھیجنا دیگر تمام عبادات سے فائق ہے۔ (تجلیات مدینہ ص ۲۲۸ از مولوی احتشام الحسن)

درود پاک تمام عبادتوں سے افضل ہے

حضرت سہیل بن عبداللہ قدس سرہٗ العزیز فرماتے

ہیں کہ:

اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی تَوَلَّاھَا ھُوَ وَمَلٰئِکَتُہٗ ثُمَّ اَمَرَ بِھَا الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَائِرُ الْعِبَادَاتِ لَیْسَ کَذَالِکَ (یعنی)

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَمَرَ بِسَائِرِ الْعِبَادَاتِ وَلَمْ یَفْعَلْہُ بِنَفْسِہٖ

(تفسیر روح البیان صـ۱۷۲ ج ۳ از علامہ اسماعیل حقی رحمہ اللہ)

حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ۔

کہ امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پاک پڑھنا تمام عبادات سے افضل ہے نماز سے بھی افضل، حج سے بھی افضل، زکوٰۃ سے بھی افضل، روزے سے بھی افضل عبادت۔

اور کلمہ شریف ذکر دں سے افضل ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود عبادتوں میں افضل ہے۔ اس کی وجہ اللہ تعالٰے نے نماز فرض کی مگر خود نہیں پڑھتا۔ روزے فرض کئے مگر خود نہیں رکھتا، حج فرض کیا اور خود نہیں کرتا، زکوٰۃ فرض کی مگر خود نہیں دیتا۔ درود پاک فرض کیا اور خود بھی پڑھتا ہے۔ خدا نماز پڑھتا ہے "نہیں" درود پڑھتا ہے "ہاں"، جو کام رب کرے وہ افضل ہے۔

دوسری وجہ: قرآن مجید میں اللہ تعالٰے نے بہت سے احکام سنائے، نماز کا، روزہ کا، حج کا، زکوٰۃ، ایمان کا حکم دیا، مگر کسی جگہ یہ نہ فرمایا کہ یہ کام ہم بھی کرتے ہیں۔ ہمارے فرشتے بھی کرتے ہیں اور مسلمانو! تم بھی کرو، صرف درود شریف کے لئے فرمایا اس کی وجہ ظاہر ہے کہ کوئی

بھی کام ایسا نہیں، جو کہ رب کا بھی ہو۔ اور بندے بھی اس کو کریں، اللہ تعالےٰ کے کام ہم نہیں کر سکتے اور ہمارے کاموں سے اللہ تعالےٰ بلند و بالا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا کام ہے پیدا فرمانا، رزق دینا، مارنا جلانا، یہ بندے ہرگز نہیں کر سکتے، ہمارا کام ہے عبادت کرنا، اطاعت کرنا، اللہ تعالےٰ اس سے پاک ہے اگر کوئی ایسا کام ہے کہ جو اللہ تعالےٰ کا بھی ہو، ملائکہ بھی کرتے ہوں، اور ایمان والوں کو بھی اس کا حکم دیا گیا ہو۔ وہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ہے، جیسے کہ ہلال پر سب کی نظریں جمع ہو جاتی ہیں اسی طرح مدینہ کے چاند پر ساری مخلوق کی اور خالق کی بھی نظر ہے۔

اگرچہ اللہ تعالےٰ کا درود ہے رحمت نازل فرمانا، فرشتوں کا درود ہے دعائے رحمت کرنا، مگر تعظیم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب میں مشترک ہے"

حضرات گرامی: تمام دعاؤں سے تو دنیا ملتی ہے مگر درود و سلام کے پڑھنے سے دین و دنیا کے عظیم تاجدار، تاجدار ختم نبوت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ملتے ہیں۔ جب وہ ملے تو پھر کمی کس چیز کی ہے ؎

دنیا کو مبارک دنیا، اللہ کرے وہ مجھ کو ملیں، ہر سر میں جن کا سودا ہے ہر دل جن کا شیدائی ہے

ایک بار سلطان محمود نے درباریوں کو حکم دیا کہ تم لوگ میرے گھر میں جو کچھ ہے وہ لوٹ لو سب لوگ لوٹنے میں مشغول ہو گئے۔ مگر ایاز رحمۃ اللہ علیہ سلطان محمود کے پاس آکر کھڑے ہو گئے، سلطان نے کہا، کہ ایاز تم کیوں نہیں کچھ لوٹتے ایاز نے عرض کیا کہ سب نے تو مال کو لیا۔ میں تو حضور کو لیتا ہوں، جو مالک ہیں۔ سلطان نے کہا تم نے مجھ کو لیا، میں نے بھی تم کو لیا۔ تم میرے اور میں تمہارا۔

درود و سلام دعاؤں اور عبادات کی رجسٹری ہے، جیسے بیمہ لیبل لگ

جانے سے مال ضائع نہیں ہوتا، مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ ایسے ہی درود شریف کی برکت سے نیکیاں قبول ہوتی ہیں۔ اسی لئے ہر دعا میں درود وسلام پڑھا جاتا ہے ؎

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو

کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

فقیہہ ابولیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ تقدیم اس جملہ یعنی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کی امر یعنی صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا پر درود پاک کی فضیلت وعظمت پر صاف وصریح دلالت کرتی ہے کہ ہر عبادت میں ابتداء ساتھ امر کے ہوئی مگر اس امر میں پہلے اپنے اور فرشتوں کے فعل سے خبر دی گئی کہ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

تحقیق اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پہ اور پھر مسلمانوں کو اس کا حکم فرمایا گیا کہ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

اے ایمان والو تم بھی صلوٰۃ وسلام عرض کرو اس ذات مقدس پر

بشارت: اے عزیز! لفظ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے تین امر مستفاد ہوئے

اوّل یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا نہایت عظمت وشان والا امر ہے کہ خود اللہ تبارک وتعالےٰ درود پڑھتا ہے اور درود پڑھنے والوں کے ایمان کی گواہی دیتا ہے اور انہیں ایمان والا کہتا ہے۔

دوسرے یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہ درود پاک پڑھنا مقتضائے ایمان ہے اس لئے کہ جب کسی سے کوئی بات طلب کی جاتی ہے تو اسے مناسب

و مقتضی مطلوب کے ساتھ متصف کر کے خطاب کرتے ہیں۔
جیسے معرکہ جنگ و جدال میں سپاہیوں سے کہتے ہیں کہ اے بہادرو!
یہی وقت جانبازی وجرأت کا ہے اور سخی سے وقت تحریص سخاوت
کہتے ہیں کہ اے کریم یہی موقعہ دینے کا ہے۔
تیسرے یہ لفظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی فضل و بزرگی پر
دلالت کرتا ہے۔

حضرات گرامی، بڑا خوشی کا مقام ہے کہ ہم سے گنہگاروں کو
ہمارا رب عزوجل ایمان والا کہہ کر پکارے ایسے پیارے خطاب سے
یاد فرمائے یہ سب تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ہے کہ پروردگار
عالم ہم سے نافرمانوں کو ایسے پیارے خطاب سے ممتاز و سرفراز فرمایا ہے
بخلاف باقی پہلی امتوں کے کہ ہر جگہ ان کو نام ہی لے کر پکارا گیا اور ہمارے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نام لے کر یاد نہ فرمایا۔ ہر جگہ ہر مقام پر پیارے
خطاب نرالے القاب ہی کے ساتھ یاد فرمایا۔ کہیں یاایہاالرسول فرمایا کہیں
یاایہا المزمل، کہیں یاایہا المدثر، کہیں طٰہٰ، کہیں یٰسین کے خطاب سے
سرفراز فرمایا ؎

یا آدم ست با پدر انبیاء خطاب، یاایہا النبی ست خطاب محمدی

اور کیوں نہ ہو کہ ہم اپنے نبی کو محبوب و پیارے ہیں اور قاعدہ ہے۔ کہ
محب اپنے محبوب کے محبوب کو بھی محبوب رکھتا ہے اور اس کی گلی
کے کتوں کو بھی طرح طرح سے نوازتا ہے۔ دیکھو جب لیلیٰ کی گلی کا کتا مجنوں
کو نظر پڑا تو اس نے کس کس طرح اُسے نوازا۔ اور اس کی عزت کی۔
غرضیکہ اس آیۂ کریمہ کا ہر حرف ہمارے آقا و مولا نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کی عظمت شان، رفعت امکاں اور درود شریف کی عظمت و بزرگی اور درود خوانوں کے فضل پر دلالت کرتا ہے۔

درود و سلام کی برکتیں

درود و سلام کے فائدے دو قسم کے ہیں ایک فائدہ دنیوی، دوسرا فائدہ اخروی،

علمار کرام نے بہت زیادہ دونوں قسم کے فوائد بیان فرمائے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ان فوائد سے قطع نظر صرف اتنا ہی فائدہ کافی ہے کہ مسلمان کی زبان پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک اور آپ کے لیے اللہ تعالےٰ سے رحمت ہو۔ کیونکہ یہ خود مستقل عظیم الشان نعمت ہے اور ہر امتی کے لئے سعادت کبریٰ ہے کہ وہ اپنے آقا و مولا امام الانبیار صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک میں مشغول رہے۔ تمام ملائکہ بلکہ خود اللہ رب العالمین جل و علا اپنے پیارے محبوب تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھتا ہے اور تمام مومنوں کو حکم فرمایا ہے کہ تم بھی میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھو تاکہ اس نعمت عظمیٰ و دولت کبریٰ سے محروم نہ رہ جاؤ۔ چنانچہ اکثر مسلمان بحکم الٰہی اپنی مجالس و محافل اور عبادت گاہوں میں بلکہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے رات دن درود پاک کا ورد رکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ عمدہ طاعات و افضل عبادات یعنی نماز پنجگانہ میں بھی پڑھا جاتا ہے۔

برادران اسلام: غور کرنے کا مقام ہے کہ معبود حقیقی کا اپنے حبیب اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے حال پر کسقدر نوازش و اکرام ہے کہ کسی پر بھی ایسا نہ ہوگا تو سے

سہ ایسے نبی پہ مدام بھیجو درود وسلام !
آئے گا یہ تمہارے کام بھیجو درود وسلام
بھولو نہ اس کو میری جان دل سے رکھو مدام دھیان
سن کے رسولِ حق کا نام بھیجو درود اور سلام

درود شریف کے فضائل و فوائد لاتعد و لاتحصی ہیں۔ جن کا ضبط ناممکن اور بیان، یارائے تقریر سے باہر، درود شریف پڑھنے والونکو دونوں عالم میں فوائد روشن حاصل ہوتے ہیں، بلکہ عالم برزخ میں بھی یہ اپنے قاری کی دستگیری کرتاہے۔ علماء کرام فرماتے ہیں کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایکبار درود شریف پڑھنا تمام دنیا و مافیہا سے بہتر اور افضل ہے اور دنیا و آخرت دونوں کے واسطے کافی ووافی ہے اور ثواب اس کا ہزار برس کی طاعت اور کثرت عبادت مالیہ و بدنیہ و قولیہ سے افضل و اعلیٰ ہے یہ فضل و عنایت ہم گنہگاران امّت پر تاجدار دو عالم رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت ہے، ورنہ ہم کب اس عنایت کے لائق اور اس کرامت کے مستحق تھے۔ سب سے پہلا فائدہ درود خواں کو یہ ہوتا کہ وہ درود پاک کی برکت سے دوزخ کی آگ سے محفوظ رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمتیں نازل فرماتاہے۔

آتش دوزخ سے محفوظ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پہ ایک رتبہ درود شریف پڑھتا ہے۔ اللہ رب العزۃ اس پہ دس مرتبہ رحمت فرماتاہے اور جس پہ اللہ تعالے رحمت نازل فرمائے گا۔ وہ کبھی دوزخ میں نہ جائے گا۔

رحمتوں کا نزول

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ عَشْراً۔

جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے یعنی دس مرتبہ اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

(مسلم شریف، ترمذی شریف، ابوداؤد، طبرانی، احمد وغیرہ اہم اکابر محدثین)

و عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالےٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے، تمہیں اختیار ہے، جتنا چاہے کم بھیجو، جتنا چاہے زیادہ۔

و حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دس دفعہ درود بھیجتے ہیں۔

(القول البدیع از علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ)

؎ اس تھیں ہور زیادہ اس نوں کیہڑی دولت پیاری
دس واری جد اس دے تائیں یاد کرے رب باری

و علامہ سخاوی علیہ الرحمہ اور ایک جگہ لکھتے ہیں کہ جیسا اللہ تعالیٰ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک کو اپنے نام پاک کے ساتھ کلمہ شہادت میں شریک کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اپنی اطاعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا۔ ایسے ہی آپ پر درود کو اپنے درود کے ساتھ شریک فرمایا۔ جیسا کہ اپنے ذکر کے متعلق فرمایا۔

اُذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ ایسے ہی درود پاک کے بارے میں ارشاد فرمایا جو آپ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر (۷۰) دفعہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں۔ (ترغیب)

حضرات گرامی! کسی عمل کے متعلق اگر ثواب کے بارے کمی زیادتی ہو جیسا کہ ایک حدیث میں دس دفعہ درود بھیجتا ہے اور ایک میں ستر (۷۰) دفعہ آیا ہے تو اس کے متعلق بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کے احسانات امت محمدیہ پر روز افزوں ہوئے ہیں۔ اس لئے جن روایتوں میں ثواب کی زیادتی ہے وہ بعد کی ہیں گویا پہلے اللہ تعالیٰ نے دس کا وعدہ فرمایا بعد میں ستر (۷۰) کا

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلْیُصَلِّ عَلَیَّ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عشرًا۔ وفی روایۃ من صلی علی صلوۃ واحدۃ صلی اللہ عَلَیْہِ عشر صلوات وحط عنہ عشر سیئات ورفعہ بِهَا عشر درجات واللفظ لہ وابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب، مشکوۃ شریف ص۸۷،

مُسند احمد ص۱۰۲، ص۲۶۱ ج۳۔ ادب المفرد ص۶۴۳، مستدرک حاکم ص۵۵۰ ج۱

رواہ احمد سنن نسائی ص۱۵۲ ج۱

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اس کو چاہیئے کہ مجھ پر درود بھیجے اور جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجے گا اور اس کی دس خطائیں معاف فرمائے اور اس کے دس درجے بلند کرے گا اور اس کے نامہ اعمال دس نیکیاں لکھ دے گا۔ (صلوٰۃ وسلام ص۶)

• نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود پاک پڑھتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس دفعہ درود پاک بھیجتا ہے اللہ تعالےٰ اس پر سو مرتبہ درود پاک بھیجتا ہے اور جو مجھ پر سو دفعہ درود پاک بھیجتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کی پیشانی پر بَرَآءَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَآءَۃٌ مِّنَ النَّارِ لکھ دیتا ہے، یعنی یہ شخص نفاق سے بھی بری ہے اور جہنم سے بھی بری ہے اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اس کا حشر فرمائے گا (طبرانی شریف)

• حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر دس دفعہ درود پاک پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر سو دفعہ درود بھیجے گا، اور جو مجھ پر سو دفعہ درود پاک پڑھے گا، اللہ تعالےٰ اس پر ہزار دفعہ درود بھیجے گا اور جو عشق وشوق میں اس پر زیادتی کرے گا میں اس کے لئے قیامت کے دن سفارشی ہوں گا اور گواہ۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالےٰ نے ایک اشکال کیا ہے کہ جب قرآن کریم کی آیت مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِہَا کی بنا پر ہر نیکی کا ثواب دس گنے ملتا ہے تو پھر درود شریف کی کیا خصوصیت رہی، بندہ کے نزدیک تو اس کا جواب آسان ہے اور وہ یہ کہ حسب ضابطہ اس کی دس نیکیاں علیحدہ ہیں اور اللہ تعالےٰ کا دس دفعہ درود بھیجنا مستقل مزید انعام ہے۔ اور خود علامہ سخاوی رحمۃ اللہ نے اس کا

جواب یہ نقل کیا ہے کہ اول تو اللہ تعالیٰ کا دس مرتبہ درود بھیجنا اس کی اپنی نیکی کے دس گنے ثواب سے کہیں زیادہ ہے اس کے علاوہ دس مرتبہ درود کے ساتھ دس درجوں کا بلند کرنا دس گناہوں کا معاف

کرنا، دس نیکیوں کا اس نامہ اعمال میں لکھنا اور دس غلاموں کے آزاد کرنے کے بقدر ثواب ملنا مزید برآں ہے

حضرات گرامی: جس طرح حدیث شریف کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بار درود شریف پڑھنے سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں، اسی طرح سے قرآن کریم کے اشارہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ارفع میں ایک گستاخی کرنے سے نعوذ باللہ منہا اس شخص پر منجانب اللہ دس لعنتیں نازل ہوتی ہیں، چنانچہ ولید بن مغیرہ کے حق میں اللہ تعالیٰ نے بسزا استہزا یہ دس کلمات ارشاد فرمائے۔

حلّاف، مہین، همّاز، مشّاء، بنمیم، منّاع للخیر، معتد، اثیم، عتل، زنیم، مکذب الآیات بدلالت قولہ تعالیٰ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ فقط

(زاد السعید از مولوی اشرف علی تھانوی)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۙ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ۙ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۙ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۙ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

(پ ۲۹ سورہ القلم)

ترجمہ: اور آپ کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا ہو، بے وقعت ہو، طعنہ دینے والا ہو چغلیاں لگاتا پھرتا ہو، نیک کام سے روکنے والا ہو، حد سے گزرنے والا ہو، گناہوں کا کرنے والا ہو، سخت مزاج ہو، اس کے علاوہ حرامزادہ ہو اس سبب سے کہ وہ مال واولاد

والا ہو جب ہماری آیتیں اس کے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ بے سند باتیں ہیں جو اگلوں سے منقول چلی آتی ہیں۔ (بیان القرآن)

گناہ معاف، درجے بلند، رحمتیں نازل ہوں

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صدق دل سے مجھ پہ ایک دفعہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پہ دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف فرماتا ہے اور دس درجے اس کے بلند فرماتا ہے اور دس نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔

نسائی شریف، معجم کبیر، طبرانی، مشکوٰۃ شریف ص۸۶، تفسیر منظہری ص۴۱۲ دلائل الخیرات ص۶ خصائص کبریٰ ص۲۵۹ ج ۲، ترغیب از اصبہانی، صلوٰۃ وسلام ص۶ از مولوی احمد سعید دہلوی، فضائل درود وسلام ص۲۷ از مولوی احمد حسن فضائل درود شریف ص۱۳۳ از مولوی زکریا۔

یہ روایت مختلف دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی منقول ہے کتاب الصلوٰۃ والبشر میں تفصیل سے ہے۔

ستر رحمتوں کا نزول

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں۔

مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَلَائِکَتُہٗ سَبْعِیْنَ صَلٰوۃً۔

جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہ ایک مرتبہ درود پڑھے اللہ تعالےٰ اور اس کے نورانی فرشتے اس پہ ستر مرتبہ رحمتیں بھیجتے ہیں۔ مشکوٰۃ شریف ص۸۷ امام احمد وحاکم کی روایت میں بھی وارد ہے۔

• نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ درود پڑھنے والے پر اللہ تعالے ستر رحمتیں نازل کرتا ہے اور فرشتے اس کے لئے ستر بار دعا کرتے ہیں۔ (طبرانی، مستدرک، صلوٰۃ وسلام ص۷)

؎ خاموش بیٹھے ہو کیا مومنو! درود پڑھو
شفیع روز جزا پر پڑھو درود پڑھو

دینی دنیاوی ضرورتیں رب العالمین اپنے ذمہ کرم لے لیتا ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس ایک آنے والے نے آکر کہا جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ اپنی رحمتیں نازل کرتا ہے۔ یہ سن کر حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے اوقات میں سے آدھا حصہ درود کے لئے مقرر کر دیتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے اختیار ہے، اس نے اسی وقت کہا، حضور میں تو اپنے اوقات کو درود خوانی کے لئے وقف کر دیتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب تیری تمام دینی اور دنیاوی ضرورتوں کی کفالت رب العالمین نے اپنے ذمہ لے لی

(در منثور ص صلوٰۃ وسلام ص۱۵ از مولوی احمد سعید دہلوی)

• قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلَیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکُمْ

ترجمہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ پر درود پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا اور فرمایا جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو جب تک وہ درود پڑھتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں، اب اس کو اختیار ہے خواہ مجھ پر زیادہ درود پڑھے یا کم پڑھے۔

(احمد، ابن ماجہ، صلوٰۃ وسلام ص۹)

• مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ مَلَائِکَتُہٗ سَبْعِیْنَ صَلٰوۃً

ترجمہ: جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر مرتبہ رحمت بھیجتے ہیں۔

(مصابیح السنۃ ص__ صلوٰۃ وسلام ص۱۶)

حضرات محترم: یہ تو بڑی نعمت ہے کہ پروردگار عالم اس بندہ ناچیز آلودہ معصیت پر ایک بار درود شریف پڑھنے کے باعث دس بار بلکہ ستر بار نظر رحمت فرمائے اور دس نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھے اور دس برائیاں اس کی محو فرمائے اور دس درجے بلند فرمائے۔ ایک نگاہِ کرم اس کی تمام دنیا کی مہمات کو کافی اور ادنیٰ عنایت اس کی کل مطالب ومقاصد کے واسطے وافی ہے۔ مگر اپنے محبوب کی پیاری امت کے ساتھ جو کچھ بھی کرلے وہ تھوڑا ہے۔ اگر غور کرو تو کیسے نفع کی یہ تجارت ہے۔ جو دنیا بھر کی تجارت سے انفع ہے کہ یہ محنت ومشقت بغیر کچھ خرچ کئے ہوئے ایسا نفع کثیر ہاتھ آئے جو کسی تجارت میں دیکھا نہ سنا ہو، مگر باوجود اس کے پھر بھی تم اس تجارت کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اگر ابھی کوئی تم سے اتنا کہہ دے کہ فلاں جگہ پہ ایک چیز میں دس گنا نفع ہوتا ہے یا ایک روپیہ کے بدلے دس روپے ملتے ہیں، تو ابھی ایک دوسرے پہ سبقت کروگے کہ کہیں یہ نفع ہاتھ سے نہ نکل جائے اور طرح طرح کی محنت ومشقت بلا کچھ خرچ کئے ہوئے تم کو ایسا نفع کثیر حاصل ہوتا ہے اور تم اس کی طرف متوجہ بھی نہیں ہوتے اور بطور کہانی وخواب وخیال کے سمجھتے ہو۔ اور واہ کیا عقل ہے ؎

ع بریں عقل ودانش بباید گریست۔

تم کو چاہیے کہ دن رات چلتے پھرتے اس نفع کے حاصل کرنے میں کوشش

کرو۔ کہ اس میں سراسر نفع و بہبودی دارین ہے۔

قیامت کی گھبراہٹ سے محفوظ اور انبیاء کرام و صدیقان عظام کا ساتھ نصیب ہوگا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْرًا اِذَا اَصْبَحَ وَعَشْرًا اِذَا اَمْسٰی اٰمَنَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ فَزَعِ الْاَکْبَرِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَکَانَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ

دوسری حدیث شریف میں یوں ہے۔

اِنَّ اَنْجَاکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ اَھْوَالِھَا وَمَوَاطِنَا اَکْثَرَکُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً۔

ترجمہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر صبح کو دس مرتبہ اور شام کو دس مرتبہ درود پاک پڑھے گا، وہ قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے مامون اور محفوظ رہے گا۔ اور انبیاء علیہم السلام اور صدیقان عظام کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔

(نصرۃ الواعظین باوصاف سید المرسلین صد ۱۱۲)

رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن خطرات سے وہ شخص زیادہ محفوظ رہے گا جو مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرتا ہے۔

(سعایہ - صلوٰۃ و سلام صد ۸)

سو بار نظر رحمت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ دس مرتبہ صلوٰۃ نازل فرماتا ہے (مراد اس سے نظر رحمت فرمانا ہے)، اور جو کوئی دس مرتبہ درود پڑھے

اس پر اللہ تعالےٰ ۱۰۰ مرتبہ صلوٰۃ نازل فرماتا ہے (یعنی سو بار نظر رحمت فرماتا ہے) اور جو شخص کہ ۱۰۰ مرتبہ مجھ پر درود شریف پڑھے تو اللہ تعالےٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نفاق اور دوزخ سے بری ہونے کا حکم تحریر فرماتا ہے (مگر یہ تحریر عام نظروں سے مخفی ہوتی ہے) اور قیامت کے دن اس کو شہیدوں کے ہمراہ رکھیں گے۔ (طبرانی شریف)

تین مرتبہ درود شریف پڑھنے سے دن رات کے سب گناہ معاف

حضرت ابوکامل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی رات کو تین مرتبہ درود شریف محبت وشوق سے پڑھے اللہ تعالےٰ کے ذمہ اس کا یہ حق لازم ہو جاتا ہے کہ اس کے دن رات کے سب گناہ بخش دے۔

(نقلہ عن ابن ابی عاصم فی الصلوات والبشر۔ از فضائل درود وسلام ص ۳۲ مولوی سید حسین شاہ)

۱۰۰ حاجتیں پوری

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ہر روز سو بار مجھ پر درود شریف پڑھے گا اس کی سو حاجتیں پوری کی جاتی ہیں، تیس ۳۰ دنیا کی باقی آخرت کی۔

(فضائل درود وسلام ص ۱۸ صلوٰۃ وسلام ص ۹)

عذاب آخرت سے امن نصیب ہوگا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا (سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو تجھ پر دس مرتبہ درود شریف پڑھے اس کے لئے امان واجب ہو جاتا ہے یعنی

اس کی برکت سے عذاب آخرت سے امن نصیب ہوگا (اخرجہ ابن بشکوال)

فائدہ: ایک روایت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک طویل سجدہ (علاوہ نماز کے) کرتے ہوئے دیکھا فراغت کے بعد آپ سے سجدہ کی وجہ خاص دریافت فرمائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام بشارت لائے تھے کہ جو کوئی آپ پر صلوٰۃ و سلام ایک مرتبہ پڑھے گا، اللہ تعالےٰ اس پر دس مرتبہ رحمت و سلامتی نازل فرمائے گا۔ اس بشارت پر سجدہ کر کے اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کر رہا ہوں۔

(نقلہ عن ابن ابی عاصم واسماعیل القاضی بسند جید)

(فی کتاب الصلوٰت والبشر)

الغرض درود شریف کی بڑی ہی تاکید اور فضیلت آئی ہے کیا ہی خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ذکر اللہ اور درود شریف کے پاک الفاظ سے ہر وقت اپنی زبانوں کو تر رکھتے ہیں اور تقریب خداوندی کے زینوں پر دم بدم چڑھتے رہتے ہیں۔

درود پاک کی برکت سے فقر دور ہوتا ہے

رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔

قَالَ كَثْرَةُ الذِّكْرِ وَالصَّلٰوةُ عَلَيَّ تَنْفِي الْفَقْرَ۔

فرمایا کثرت سے ذکر کرنے اور درود شریف مجھ پر پڑھنے سے فقر دور ہو جاتا ہے۔

(القول البدیع صہ ۱۲۹)

؎ دوستاں درود دیاں محفلاں سجایا کر
گھر تیرے رہن گیا سدا خوشحالیاں

تمام حاجتیں رفع، رنج وغم دور، اور رزق میں برکت

سرورِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ كَثُرَتْ عَلَيْهِ حَاجَةٌ فَلْيُكْثِرْ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَإِنَّهَا تَكْشِفُ الْهُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْكُرُوْبَ وَتُكْثِرُ الْأَرْزَاقَ وَالْحَوَائِجَ

جس پر حاجتیں ہو تو وہ کثرت سے مجھ پہ درود پاک پڑھے اس کی تمام حاجتیں رفع ہوں گی، مشکلیں آسان ہوں گی، رنج وغم درد والم مصائب دور ہوں گے اور اس کے رزق میں برکت ہوگی۔

؎ جو چاہتے ہو کہ کچھ رزق کی کشائش ہو
تو جناب مصطفےٰ پہ اے مفلسو درود پڑھو

(نصرۃ الواعظین باوصاف سید المرسلین صفحہ ۱۲)

تنگی معاش کا علاج

نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں ایک صحابی نے تنگی معاش کی شکایت کی تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو پہلے السلام علیکم کہہ اور پھر مجھ پر سلام پڑھ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اور تین مرتبہ سورہ اخلاص یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ آخر تک پڑھ لیا کر۔ چنانچہ اس صحابی نے ایسا ہی کیا۔

فَأَدَرَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ الرِّزْقَ حَتّٰى أَفَاضَ عَلٰى جِيْرَانِهٖ وَقَرَابَتِهٖ

ترجمہ: تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کھول دیا۔ حتیٰ کہ اس کے ہمسائے اور اس کے رشتہ دار بھی اس سے فائدہ حاصل کرنے لگے۔

(سعادت دارین صہ ۶۳)

مشکل جو سر پہ آپڑی ، آقا تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام تجھ پہ درود اور سلام

اسّی سال کے گناہ معاف

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پہ ایک بار محبت کے ساتھ درود شریف پڑھے اگر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہو جائے تو اسّی سال کے گناہ اس کے معاف ہو جاتے ہیں۔

(صلوٰۃ و سلام صہ ۸ ۔ درمختار اصبہانی ، زاد سعید صہ ۹ فضائل درود شریف صہ ۴۸)

پل صراط پہ نور اسّی سال کے گناہ معاف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو درود شریف مجھ پر پڑھا جاتا ہے۔ وہ پل صراط پر نور بن کر سامنے آئے گا اور جو شخص مجھ پر جمعہ کے دن اسّی مرتبہ درود شریف پڑھے اس کے اسّی سال کے گناہ محو ہو جاتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن مجھ پر جو سو مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اسّی سال کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

کتاب الصلوات دالبشر عن حافظ ابن بشکوال و حافظ رشید الدین ، جلاء الافہام صہ ۳۲ زاد السعید صہ ۹ ، تبلیغی نصاب فضائل درود شریف صہ ۴۷ اکرام محمدی صہ ۴۵ از مولوی عبد الستار وہابی ، روضۃ الفائق ، درود و سلام علی خیر الانام صہ ۳۲ ، فضائل صلوٰۃ و سلام صہ ۷)

ایک بزرگ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم فلاں شخص نے مجھ سے کہا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص مجھ پر جمعہ کے دن سو مرتبہ درود شریف پڑھے گا۔ اس کے اسی سال کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔ کیا واقعی آپ کا ارشاد مبارک ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک یہ میری ہی حدیث ہے۔

(از کنز البرکات صــــ)

درود شریف پڑھنے والے کا نام بارگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان مجھ پر درود بھیجتا ہے، فرشتہ اس درود کو پہنچاتا ہے اور پڑھنے والے کا نام لے کر کہتا ہے کہ فلاں شخص اس طرح درود بھیجتا ہے۔ (کتاب الشفا ر صــــ ج)

عرش کے سایہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود شریف کثرت سے پڑھے گا وہ شخص عرش کے سایہ میں ہوگا۔ قیامت کے دن۔ (رواہ دیلمی)

انعام خدا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے۔ جس دن کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون ہیں، تو آپ نے فرمایا ایک وہ شخص جو میرے امتی مصیبت زدہ کی مصیبت کو دور کرے اور اس پر سے تنگی کو رفع کرے۔ دوسرا وہ شخص جو میری سنت

کو زندہ کرے۔ تیسرا وہ شخص جو میرے اوپر کثرت سے درود پاک پڑھے

(افضل الصلوٰۃ ص۲۸ درود و سلام علی خیر الانام و سلمی فضائل صلوٰۃ وسلام ص۷)

ے دل نورو نور درود کرے ہر مشکل دور درود کرے

تیرا وی بلند زمانے نے اس نال ستارہ ہووے گا

حضرات گرامی: دیوبندی وہابی مولوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی مشکل کشا نہیں اور کوئی مصیبت اور تنگی دور نہیں کر سکتا۔ مگر اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ بعض اللہ کے بندے اللہ کی عطا کی ہوئی طاقت سے مصیبتوں کو دور اور تنگیوں کو رفع کر سکتے ہیں، اور اس حدیث پاک کو دیوبندیوں وہابیوں نے بھی اپنی کتب میں لکھا ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

رحمت کی دعا

حضور پر نور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں یعنی اس کے لئے دعا رحمت کرتے ہیں جب تک کہ وہ مجھ پر درود بھیجتا رہے۔ (ابن ماجہ شریف، رواہ امام احمد)

شفاعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عمرو ابن العاص قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی عَلَیَّ کُنْتُ شَفِیْعَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ترجمہ: حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پہ درود شریف پڑھا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔ (جلاء الافہام ص۱۰۱)

● حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت دو

عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو مجھ پہ دس دفعہ اور شام کو دس دفعہ درود شریف پڑھے قیامت کے دن اس کو میری شفاعت نصیب ہو گی۔ (طبرانی شریف باسنادین احدھما جید لکن فیہ کذافی القول البدیع، فضائل درود شریف ص۲۸ صلوٰۃ وسلام ص۹)

• حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پہ درود پڑھے قیامت کے دن میں اس کا سفارشی بنوں گا۔ اس حدیث پاک میں کسی مقدار کی بھی قید نہیں۔

(فضائل درود شریف ص۲۸)

ظاہری و باطنی جانی و مالی پاکیزگی

حضرت ابو یعلیٰ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پہ درود پاک کی کثرت کرو کہ درود پاک گناہوں کے لئے پاکی ہے اور ہر طرح کی ظاہری و باطنی جانی و مالی پاکیزگی درود پاک کے ذریعے سے حاصل ہوتی ہے۔

(القول البدیع ص۱۳۵۔ فضائل درود و سلام ص۲۹)

قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ فرمائیں گے،

حضرت شاہ عبدالحق صاحب محدّث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ درود شریف کی برکت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت زیادہ ہوتی ہے اور دل میں محاسن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوتے ہیں اور قیامت کے دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم درود پاک پڑھنے والے کے ساتھ مصافحہ فرمائیں گے اور درود شریف کی برکت سے زیارت جمال

آرا، سرورِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں نصیب ہوتی ہے۔
جذب القلوب ص۲۶۷ فضائل درود و سلام ص۳۰ از مولوی سید حسن،

؎ اک دن آوے گا ضرور سوہنا خواب وچہ
توں بھیج دا رہو سوہنے نوں درود اں دیا ڈالیاں
دوستاں حضور دیاں محفلاں سجایا کر
گھر تیرے رہن گیاں سدا خوشحالیاں

قرب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنَى النَّاسِ فِیْ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اَكْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلاشک قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود شریف پڑھے گا۔

رواہ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ کلاھما من روایۃ موسی بن یعقوب کذافی الترغیب وبسط السخاوی فی القول البدیع الکلام علی تخریجہ کنزالعمال ص۱۴۹ ج ۲ مشکوٰۃ شریف ص۸۹، ترمذی شریف ص۶۴ ج۱ + زاد سعید ص۷، فضائل درود شریف ص۱۷، فضائل صلوٰۃ وسلام ص۵)

؎ بہت درود جو پڑھدے مومن جلدوں بلائے جاسن
سبھ تھیں نیڑے پاس اساڈے قرب حضوری پاسن

• حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں ہر مقام ہر جگہ میرے زیادہ قریب وہ شخص

ہوگا۔ جو مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھتا ہے۔

(سعادت دارین صت ۶۰)

؎ جو نبی کے قریب ہوتے ہیں
وہ خدا کے حبیب ہوتے ہیں
جو سجاتے ہیں درود کی محفل
وہ بڑے خوش نصیب ہوتے ہیں

• نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ قبر میں ابتداءً تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

• رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں نور ہے۔ وَلَمْ یَکُنْ مِنْ اَھْلِ النَّارِ اور وہ اہل دوزخ سے نہ ہوگا (دلائل الخیرات شریف صـــــ)

اور فرمایا کہ جو یہ چاہے کہ اس کے اعمال بہت بڑی ترازو میں تلیں اس کو چاہیئے کہ مجھ پر کثرت سے درود پاک بھیجا کرے۔

• حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی مجالس کو درود پاک کے ساتھ مزیّن کیا کرو۔ اس لئے کہ مجھ پر درود شریف پڑھنا تمہارے لئے قیامت میں نور ہے۔

کتاب میں درود شریف لکھنا

حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے کتاب میں میرا نام لکھتے وقت مجھ پر درود پڑھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا اس وقت تک فرشتے اس شخص کے لئے دعا کرتے رہیں گے

(صلوٰۃ وسلام صـ۹ طبرانی، زاد السعید، فضائل درود شریف صـ۱۸۱، درود وسلام علی خیر الانام صـ۳۴۲)

جنّت مشتاق

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الْجَنَّۃَ تَشْتَاقُ اِلٰی خَمْسَۃِ نَفَرٍ تَالِی الْقُرآنِ وَحَافِظُ اللِّسَانِ وَمُطْعِمُ الْجِیْعَانِ وَمُکْسِیُ الْعُرْیَانِ وَمَنْ صَلّٰی حَبِیْبَ الرَّحْمٰنِ۔

ترجمہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق جنت مشتاق ہے پانچ قوم کے لئے ایک(۱) قرآن پاک کی تلاوت کرنے والا دوسرا(۲) اپنی زبان کو فضولیات سے روکنے والا، تیسرا(۳) بھوکوں کو کھانا کھلانے والے۔ چوتھا(۴) ننگوں کو کپڑا پہنانے والا، پانچواں(۵) اللہ تعالٰے کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والا۔

قیامت کی پیاس سے محفوظ

کعب الاحبار رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا موسٰی علیہ السلام پر وحی آئی اے موسٰی علیہ السلام کیا تم یہ چاہتے ہو کہ قیامت کے دن تم کو پیاس کی تکلیف نہ ہو،

حضرت موسٰی علیہ السلام نے عرض کی ہاں رب العالمین، میری خواہش یہ ہے کہ قیامت کے دن مجھ کو پیاس نہ لگے۔ اللہ تعالٰے نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا کرو۔

(اصبہانی، صلواۃ وسلام ص۷۸ از مولوی احمد سعید)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے چہرہ مبارک پر

خوشی کے آثار دیکھ کر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج اس قدر مسرّت کے آثار کیوں ہیں ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اے ابو طلحہ کیا یہ خوشی کی بات نہیں ہے کہ مجھ سے جبرائیل نے کہا ہے کہ آپ کی امّت میں سے جو شخص آپ پر ایک بار درود شریف پڑھے تو اللہ تعالےٰ اس کے دس گناہ معاف کر دے گا اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھے گا۔ اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔

مرنے سے پہلے اپنی جگہ جنت میں دیکھنا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے گا وہ مرنے سے قبل ہی اپنی جگہ جنت میں دیکھ لے گا۔

(سعایہ، صلوٰۃ وسلام صـ۹ از مولوی احمد سعید، القول البدیع صـ۱۲۶)

درود شریف پڑھنے والے پر زمین و آسمان کی ہر چیز کا درود بھیجنا

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ، سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اس پر فرشتے درود بھیجتے ہیں تو اللہ تعالےٰ بھی اس پر درود بھیجتا ہے، اور جب اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے تو پھر کوئی چیز آسمان و زمین میں ایسی نہیں جو اس پر درود نہ بھیجے

(معارج النبوت ، صلوٰۃ وسلام صـ۱۰)

جب تک درود پڑھتا رہے فرشتہ رحمت کے نزول کی دعا کرتا ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مجھ پر درود پڑھتا

ہے تو اللہ تعالےٰ اس درود کی برکت سے ایک بہت بڑا فرشتہ پیدا کرتا ہے اور وہ فرشتہ اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَبْدِكَ مَادَامَ يُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّكَ ۔

ترجمہ: یا اللہ جب تک یہ آپ کا بندہ آپ کے نبی پر درود پڑھتا رہے تو اس پر اپنی رحمت نازل کرتا رہے۔

(معارج ۔ صلوٰۃ وسلام صد ۱۳)

درود پاک سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے جو درود پڑھنے والے پر قیامت تک درود پڑھتا رہے گا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مجھ پر تعظیماً درود پڑھتا ہے اللہ تعالےٰ ان کلمات سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کے دو پر ہوتے ہیں ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں اور پاؤں اس کے زمین کے نیچے اور سر اس کا عرش بریں سے ملا ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ اس سے فرماتا ہے تو میرے بندے پر درود پڑھ جیسے کہ اس نے میرے نبی پر درود پڑھا۔ پس وہ قیامت تک اس شخص پر درود پڑھتا رہے گا۔

● نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے تحتِ عرش ایک دریا نور کا اور ایک فرشتہ پیدا کیا ہے، جس کے دو پر ہیں ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں سر اس کا تحت عرش، پاؤں اس کے ساتویں زمین کے نیچے۔ جب کوئی بندہ مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اس فرشتہ کو حکم فرماتا ہے کہ مارِ حیات میں غوطہ مار، جب وہ فرشتہ غوطہ مار کر نکلتا ہے تو اپنے پر جھاڑتا ہے اور اس کے پروں سے بے حساب قطرے نکلتے ہیں۔

اللہ تعالٰے ہر قطرہ سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ وہ اس قاری درود کے واسطے قیامت استغفار کرتے ہیں۔

• نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی مسلمان مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ تو اس درود کو ملک الموت باذن اللہ قبض کر کے میری قبر پر پہنچاتا ہے اور کہتا ہے۔ یا محمد فلاں ابن فلاں نے آپ کی امّت سے آپ پر درود پڑھتا ہے۔ میں کہتا ہوں، میری طرف سے بھی اس کو دس۱۰ درود پہنچاؤ اور کہہ دو کہ میری شفاعت تیرے واسطے حلال ہوئی۔ پھر وہ فرشتہ آسمان پر چڑھتا ہے اور عرش عظیم کے پاس پہنچ کر عرض کرتا ہے کہ اے رب ذوالجلال فلاں ابن فلاں نے تیرے حبیب پر درود بھیجا ہے پس اللہ تعالٰے فرماتا ہے میری طرف سے بھی اس پر درودیں پہنچا۔ پھر اللہ تعالٰے اس درود پاک کے ہر حرف کے بدلے میں ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کے تین ۳۶۰سو ساٹھ سر ہوتے ہیں اور ہر سر میں تین ۳۶۰سو ساٹھ چہرے ہوتے ہیں اور ہر چہرے میں تین سو ساٹھ منہہ ہوتے ہیں اور ہر منہہ میں تین ۳۶۰سو ساٹھ زبانیں ہوتی ہیں اور ہر زبان سے کلام کرتا ہے اور تین سو ساٹھ طرح سے خدا کی حمد و ثنا بجالاتا ہے۔ اور اس سب کا ثواب اس درود پڑھنے والے کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے

• رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام آئے پس جبریل نے عرض کیا یارسول اللہ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ عَشْرَ مَرَّةً اَنَا اٰخُذُ بِيَدِهٖ وَاَمُرُّهٗ اِلَى الصِّرَاطِ وَ قَالَ مِيكَائِيلُ اَنَا اَسْقِيْهِ مِنْ حَوْضِكَ وَ قَالَ اِسْرَافِيْلُ اَنَا اَسْجُدُ اللّٰهَ تَعَالٰى مَا اَرْفَعُ رَاسِيْ حَتّٰى يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهٗ

وَقَالَ عِزْرَائِیْلُ اَنَا اَقْبِضُ رُوْحَہٗ کَمَا قَبَضْتُ اَرْوَاحَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃَ۔

جو آپ پر دس مرتبہ درود پاک پڑھے، درود پڑھنے والے کا قیامت کے دن جبرئیل ہاتھ پکڑ کر پلصراط سے پار لگائیں گے اور میکائیل اسے حوض کوثر سے سیراب فرمائیں گے اور اسرافیل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سر بسجود ہو کر اس کی مغفرت چاہیں گے اور جب تک وہ بخشا نہ جائے گا سر نہ اٹھائیں گے۔ اور عزرائیل وقت جانکنی مثل انبیاء علیہم السلام کے آسانی سے اس کی روح قبض فرمائیں گے۔

(نصرۃ الواعظین صہ ۱۱۲)

گناہ گاروں کیلئے مغفرت

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا عَلَیَّ الصَّلٰوۃَ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَغْفِرَۃٌ لِذُنُوْبِکُمْ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کثرت سے مجھ پر درود شریف پڑھنا تمہارے گناہوں کے لئے مغفرت کا ذریعہ ہے۔

● حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ اَمْحَقُ لِلذُّنُوْبِ مِنْ مَّاءِ الْبَارِدِ لِلثِّیَابِ

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنا گناہوں کو دور کر دیتا ہے۔ جیسے پانی پیاس کو دور اور کپڑے کو صاف کر دیتا ہے۔

درود پاک پڑھنے والا کبھی محتاج نہ ہوگا

حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَفْتَقِرْ اَبَدًا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ہر روز پانچ سو ۵۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھے گا۔ وہ کبھی کسی کا محتاج نہ ہو گا۔

تمام وقت درود شریف پڑھنے والے کے تمام فکر دور اور گناہ معاف

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِيْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِيْ كُلَّهَا قَالَ اِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ۔

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! میں آپ پر درود کثرت سے بھیجنا چاہتا ہوں تو اس کی مقدار اپنے اوقات دعا میں سے کتنی مقرر کردوں، حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے۔

میں نے عرض کیا یارسول اللہ ایک چوتھائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس پر بڑھادے تو تیرے لئے بہتر ہے تو میں نے عرض کیا کہ نصف کردوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے اختیار

ہے اور اگر بڑھا دے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا تو دو تہائی کردوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس سے بڑھا دے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ پر درود کے لئے مقرر کرتا ہوں، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس صورت میں تیرے سارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تیرے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔

(رواہ الترمذی زاد المنذری فی الترغیب احمد و الحاکم وقال صحیحہ وبسط السخاوی فی تخریجہ، فضائل درود شریف ص۲۶ از مولوی زکریا زاد السعید فی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الوحید ص۸)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے کچھ وقت اپنے لئے دعاؤں کا مقرر کر رکھا ہے اور چاہتا یہ ہوں کہ درود شریف کثرت سے پڑھا کروں تو اپنے اس معین وقت میں سے درود شریف کے لئے کتنا وقت تجویز کروں، مثلاً میں نے اپنے اوراد و وظائف کے لئے دو گھنٹے مقرر کر رکھے ہیں تو اس میں سے کتنا وقت درود شریف کے لئے تجویز کروں، علامہ سخاوی رحمہ اللہ تعالےٰ نے امام احمد رحمہ اللہ تعالےٰ کی ایک روایت سے یہ نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں اپنے سارے وقت کو آپ پر درود کے لئے مقرر کردوں تو کیسا ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسی صورت میں اللہ تعالےٰ تیرے دنیا اور آخرت کے سارے فکروں کی کفایت فرمائیگا۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ درود شریف چونکہ اللہ تعالےٰ کے ذکر پر اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم پر مشتمل ہے تو حقیقت میں یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری حدیث پاک میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جس کو میرا ذکر مجھ سے دعا مانگنے میں مانع ہو یعنی کثرت ذکر کی وجہ سے دعا کا وقت نہ ملے تو میں اس کو دعا مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا۔

صاحب مظاہر حق نے لکھا ہے کہ سبب اس کا یہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالےٰ کی پسندیدہ چیز میں کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ کی رضا کو مقدم رکھتا ہے۔ اپنے مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہے اس کے سب مہمات کی۔

مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ، جو اللہ کا ہو جاتا ہے۔ وہ کفایت کرتا ہے اس کو۔

حضرت شیخ عبدالوہاب متقی رحمہ اللہ تعالےٰ نے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالےٰ کو مدینہ منورہ کی زیارت کے لئے رخصت کیا فرمایا کہ جانو اور آگاہ ہو کہ نہیں ہے اس راہ میں کوئی عبادت بعد ادار فرائض کے مانند درود کے اوپر سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہیئے کہ تمام اوقات اپنے کو اس میں صرف کرنا اور چیز میں مشغول نہ ہونا عرض کیا گیا کہ اس کے لئے کچھ عدد معین ہو۔ فرمایا یہاں معین کرنا عدد کا شرط نہیں، اتنا پڑھو کہ ساتھ اس کے رطب اللسان ہو اور اس کے رنگ میں رنگین ہو اور مستغرق ہو اس میں اھ

بھولی چیز یاد آجائے

ابو موسیٰ مدینی رحمۃ اللہ علیہ نے بہ سند ضعیف لکھا ہے کہ ارشاد فرمایا۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر درود شریف بھیجو، وہ چیز یاد آجائے گی۔

الصلوٰۃ والسلام ص۲۱، درود و سلام ص۵۸، برکات درود شریف ص۸۹

مجالس درود پر انعامات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ ایک مجلس میں۔ جمع ہو کر مجھ پر درود پڑھتے ہیں تو آسمانوں سے فرشتے اس مجلس کے ارد گرد جمع ہو جاتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں چاندی کی قلمیں ہوتی ہیں، وہ ہر ایک کے منہ سے کہا ہوا درود لکھتے جاتے ہیں۔ ساتھ ہی وہ اہل مجلس کو زیادہ سے زیادہ درود پڑھنے کی تلقین بھی کرتے جاتے ہیں۔ جونہی مجلس ختم ہوتی ہے۔ وہ آسمانوں کی طرف پرواز کر جاتے ہیں اور اللہ کی رحمت کی بارشیں اہل مجلس پر برستی ہیں۔ جب تک یہ لوگ دنیاوی بات نہ کریں اس وقت تک ان کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن رات تین تین بار درود بھیجے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کے تمام گناہ مٹا دے گا۔ غلام آزاد کرنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام پہنچانا افضل ہے۔

درود پڑھنے والے کے گناہ دھل جاتے ہیں۔ دوزخ کی آگ ٹھنڈی ہو جاتی ہے، خلوص و محبت سے درود پڑھنے والے کے لئے کراماً کاتبین کو تین دن تک اس کی برائی لکھنے سے روک دیا جاتا ہے درود شریف والا میدان محشر میں خلاصی پائے گا۔

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، درود پاک پڑھنے والے کو اُحد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرنے کا ثواب ملے گا۔

(شفاء القلوب صـ۱۸۲)

• نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے، تو اللہ تعالٰے کراماً کاتبین کو حکم دیتا ہے کہ تین دن تک اس بندے کا کوئی گناہ نہ لکھو۔

(معارج النبوت صـ ، صلوٰۃ وسلام صـ۱۳)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ، وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

ملتے وقت درود شریف پڑھنے سے گذشتہ و آئندہ کے گناہ معاف

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسا نہیں ہوتا کہ دو دوست آپس میں ملتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھیں اور ان کے جدا ہونے سے پیشتر گذشتہ و آئندہ ان کے گناہ معاف نہ کر دیئے جائیں۔

(افضل الصلوٰۃ صـ۱۴۱ رواہ الحافظ بن علی بشکول، جذب القلوب صـ۲۷۲)

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن۔

مولوی عبدالرحمٰن صاحب راسخ نے لکھا ہے ؎

بہتر ہے سب وظیفوں سے پڑھنا درود کا
دیتا ہے حکم بندوں کو مولا درود کا

ورد درود رکھتے ہیں سارے ملائکہ !

بالا ہے اللہ اللہ ! یہ رتبہ درود کا

پڑھ لیجئے اب صل وسلم علی النبیؐ !

لازم ہے مومنوں کو وظیفہ درود کا

جو مومنین بھیجتے ہیں صدق قلب سے !

پیش حضور جاتا ہے تحفہ درود کا

افضل ہے سب سے جو تشہد میں ہے سلام و درود

کب غیر کا کلام ہے ہمتا درود کا

راسخ میرا وظیفہ درود وسلام ہے

عاشق رسول کا ہوں میں شیدا رسول کا

(صلوٰۃ و سلام ص۱۹)

روضہ انور پر ایک فرشتہ جو ساری مخلوق کی باتیں سنتا ہے اور درود پاک پڑھنے والے اور اس کے باپ کو بھی پہچانتا ہے

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِقَبْرِ مَلَكًا اَعْطَاهُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ اَحَدٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا اَبْلَغَنِيْ بِاسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ هٰذَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰى عَلَيْكَ ۔

ترجمہ : حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالٰے نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر

رکھا ہے۔ جس کو اللہ تعالےٰ نے ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرمائی ہے، پس جو شخص بھی مجھ پہ قیامت تک درود پڑھتا رہے گا۔ وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے باپ کا نام لیکر درود پہنچاتا ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ پر درود پڑھا ہے۔ اور میں نے اپنے رب کریم سے سوال کیا ہے کہ مولا کریم جو بندہ مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے، تو اس پر دس رحمتیں نازل فرما

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

(رواہ البزار کذا فی الترغیب وذکرہ تخریجہ السخاوی فی القول البدیع ص۱۱۲ فضائل درود شریف ص۱۹)

علامہ سخاوی علیہ الرحمہ نے اس حدیث پاک کے بعد اتنا اضافہ کیا ہے کہ فرشتہ جب یہ کہتا ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم، فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے۔ اس نے آپ پر درود پڑھا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اللہ جل شانہ اس کے ہر درود پاک کے بدلے میں اس پر دس مرتبہ درود (رحمتیں) بھیجتا ہے۔

(قول بدیع ص۱۱۲ فضائل درود شریف ص۱۹)

او ہندی ذات تے ہر ویلے پھل چڑھن دروداں دے
پر چا میرے سوہنے دا پیا شام و سحر ہووے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم خود بھی درود پاک سنتے ہیں

اس حدیث پاک سے فرشتوں کے دور دراز سے سن لینے کا ثبوت ملتا ہے اور اس سے بعض کاملین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور دراز مسافت سے سن

لینے کا استنباط فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری قدس سرہ العزیز نے فرمایا۔

اگر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو دور دراز سے سننے کی اور پہچاننے کی طاقت عطا فرما سکتا ہے تو کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کان مبارک دور سے سننے والے نہیں بنا سکتا۔

(انقلاب حقیقت ص ۸۲)

؎ دور و نزدیک کسے سننے والے وہ کان　　کانِ لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

حدیث پاک: وَقِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَأَيْتَ صَلَاةَ الْمُصَلِّيْنَ عَلَيْكَ مِمَّنْ غَابَ عَنْكَ وَمَنْ يَّاتِيْ بَعْدَكَ مَا حَالُهُمَا عِنْدَكَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلَاةَ اَهْلِ مُحَبَّتِيْ وَاَعْرِفُهُمْ وَتُعْرَضُ عَلَيَّ صَلٰوةُ غَيْرِهِمْ عَرْضًا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ______ یہ فرمایئے۔ جو لوگ آپ پر درود پاک پڑھتے ہیں اور یہاں موجود نہیں اور وہ لوگ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد آئیں گے ایسے لوگوں کے درود پاک کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟ تو فرمایا محبت والوں کا درود پاک میں خود سنتا ہوں اور دوسرے لوگوں کا درود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔

● وعن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اِنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يقول اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَعَدَنِيْ اِذَا مِتُّ اَنْ يُّسْمِعَنِيْ صَلَاةَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاَنَا فِي الْمَدِيْنَةِ وَاُمَّتِيْ فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَقَالَ يَا اَمَامَة اِنَّ اللّٰهَ يَجْعَلُ الدُّنْيَا كُلَّهَا

فِی قُبُوْرِیْ وَجَمِیْعَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ اِسْمُہٗ وَاَنْظَرُوْا اِلَیْہِ فَکُلُّ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ بِھَا عَشْرًا وَّمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْرًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مِائَۃً ۔ (دُرَّۃُ النّاصحین ص ۲۲۵)

حضرت ابوامامہ صحابی رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالٰے نے مجھ سے وعدہ کیا ہے جب میرا وصال ہوگا تو وہ مجھے ہر ایک درود پاک پڑھنے والے کا درود پاک سنائے گا، حالانکہ میں مدینہ منورہ میں ہوں گا۔ اور میری امت مشرق ومغرب میں ہوگی اور فرمایا اے ابوامامہ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو میرے روضہ مقدسہ میں پیش کر دے گا اور میں ساری مخلوق کو دیکھتا ہوں گا اور ان کی آوازیں سن لوں گا اور جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالٰے اس ایک درود پاک کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر دس بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالٰے اس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا۔

؎ رکھڑ ہین گے پھل مراداں دے ۔۔۔ اوہدے نام دی بزم سجائی جا
ایہہ کم نیازی چنگا اے ۔۔۔ سوہنے تے درود پہنچائی جا

صلی اللہ علی النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ وسلاماً علیک یارسول اللہ

چارسو غزوات اور چارسو حج کا ثواب

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج وغزوات کی سعادت سے کسی وجہ کے باعث محروم ہو گیا، اس کے بارے میں مجھے اللہ تعالٰے نے بذریعہ وحی بتایا ہے تیرا کوئی

بھی امتی تجھ پہ درود وسلام بھیجے گا تو میں اس کے نامہ اعمال میں چار سو غزوات میں شرکت کا ثواب اور چار سو حج کی ادائیگی کا ثواب لکھ دونگا

(معارج النبوۃ صہ ۳۰۵ از ملا معین کاشفی علیہ الرحمہ)

باطن کی صفائی

درود پاک پڑھنے سے دل کے زنگ اتر جاتے ہیں اور گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ کَفَّارَۃٌ لَّکُمْ وَزَکٰوۃٌ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود پڑھو اس لئے کہ مجھ پہ درود پڑھنا تمارے گناہوں کا کفارہ اور تمہارے باطن کی صفائی ہے۔

(القول البدیع صہ ۱۰۳)

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا۔

لِکُلِّ شَیْءٍ طَھَارَۃٌ وَّغُسْلٌ وَطَھَارَۃُ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ الصَّدَاءِ الصَّلٰوۃُ۔

ہر چیز کے لئے طہارت اور دھونا ہے اور مومنوں کے دل کی طہارت اور دھونا (یعنی زنگ اتارنا) مجھ پر درود شریف پڑھنا ہے۔

(القول البدیع صہ ۱۳۵)

اللہ کا قرب اور سمندر کی جھاگ کے برابر گناہوں کی بخشش

ایک روایت میں ہے کہ ساق عرش پر لکھا ہوا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرا چاہنے والا ہے، میں اس پر رحم فرماتا ہوں اور جو مجھ سے مانگتا ہے اُسے دیتا ہوں اور جو میرے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ

درود بھیج کر میرا قرب چاہے۔
غَفَرْتُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلُ زَبْدَةِ الْبَحْرِ۔
میں اس کے گناہ بخش دیتا ہوں، خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں
(دلائل الخیرات ص ۱۳)

• حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اسے لقائے الٰہی نصیب ہو اور اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو۔
فَلْيُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ۔ چاہیئے کہ وہ کثرت سے مجھ پر درود شریف پڑھے۔
(القول البدیع ص ۱۲۴)

نور ہی نور! نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے
زَيِّنُوْا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ عَلَيَّ نُوْرٌ لَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔
تم اپنی محافل کو درود شریف سے مزیّن کیا کرو۔ بے شک تمہارا مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہو گا۔
(جامع صغیر ص ۲۸ ج ۲)

؎ اوہ محفلاں سب توں چنگیاں نے
جتھوں واجاں اُون سلام دیاں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر درود شریف پڑھنے کے لئے پل صراط پر نور ہو گا۔

لَمْ یَکُنْ مِنْ اَھْلِ النَّار۔ وہ اہل دوزخ سے نہ ہوگا۔

(دلائل الخیرات)

رحمت کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیَنْظُرُ اِلٰی مَنْ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ وَمَنْ نَظَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْہِ لَا یُعَذِّبُہٗ اَبَدًا

بے شک اللہ تعالٰی نظر فرماتا ہے اس شخص پر جو مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے اور جس شخص پر اللہ تعالٰی نظر فرمائے گا۔ اسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔ (افضل الصلوات ص۴۰)

تاجدار مدینہ سرور سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جس نے اپنی زندگی میں مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا ہوگا، اس کی موت کے وقت اللہ تعالٰی اپنی ساری مخلوق سے فرمائے گا کہ اس بندے کے لئے بخشش کی دعائیں کرو۔

(نزہۃ المجالس ص۱۱۱ ج ۲)

؎ ہمیشہ مدحت خیر الانام میں گزرے
دعا ہے عمر درود و سلام میں گزرے

سلام

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ سَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی (پ۱۹ ع ۱۹)

ترجمہ: آپ کہئے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے سزاوار ہیں اور اس کے ان بندوں پر سلام ہو جس کو اس نے منتخب فرمایا۔

(بیان القرآن)

تم کہو سب خوبیاں اللہ کو اور سلام اس کے چنے ہوئے بندے

پرہ۔ (کنزالایمان ص ۵۵۲)

اس آیت مبارکہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ کی تعریف اور اللہ کے منتخب بندوں پر سلام کا حکم کیا گیا ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا ہے کہ سلام بھیجیں اللہ کے مختار بندوں پر اور اس کے مختار بندے رسول اور انبیاء کرام علیہم السلام ہیں، جیساکہ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی سے مراد انبیاء ہیں۔ جیساکہ دوسری جگہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا۔

سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ

اور امام ثوری رحمہ اللہ تعالےٰ وسدی وغیرہ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ اس سے مراد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی یہ قول نقل کیا گیا ہے اور ان دونوں میں کوئی منافاۃ نہیں کہ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کے مصداق ہیں تو انبیاء کرام علیہم السلام اس میں بطریق اولی داخل ہیں۔ اھ

(تفسیر ابن کثیر ۔ فضائل درود شریف ص ۱۲)

(۱) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم چار پانچ آدمیوں میں سے کوئی نہ کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تھا تاکہ کوئی ضرورت اگر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئے تو اس کی تعمیل کی جائے۔ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی

باغ میں تشریف لے گئے میں بھی پیچھے پیچھے حاضر ہوگیا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں جاکر نماز پڑھی اور اتنا طویل سجدہ کیا مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرواز کر گئی۔ میں اس تصور سے رونے لگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب جاکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ سے فارغ ہوکر دریافت فرمایا عبدالرحمٰن کیا بات ہے؟

میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں (خدانخواستہ) آپ کی روح تو پرواز نہیں کر گئی۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے بارے میں مجھ پر ایک انعام فرمایا ہے اس کے شکرانہ میں اتنا طویل سجدہ کیا، وہ انعام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا۔ اور دس گناہ معاف فرمائے گا۔ ایک روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ عبدالرحمٰن کیا بات ہے؟ میں نے اپنا اندیشہ ظاہر کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور مجھ سے یوں کہا کہ کیا تمہیں اس سے خوشی نہیں ہو گی کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ جو تم پر درود بھیجے گا میں اس پر رحمت بھیجوں گا۔ اور جو تم پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلامتی نازل کروں گا۔ میں نے یہ سن کر سجدہ شکر ادا کیا۔

کذا فی الترغیب، صحیح المستدرک للحاکم، زادالسعید صہ ۸

حجرِ اسود کا سلام عرض کرنا | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم طواف کرتے کرتے حجر اسود کے قریب آئے تو محبت نے جوش مارا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کو چوما، غلاموں نے عرض کی آقا حجر اسود کو کیوں چوما ہے۔

قَالَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ

فرمایا میرے مبعوث ہونے سے پہلے مجھ پر سلام پڑھتا تھا۔

(مسلم شریف ص ۲۴۵ ، ابن ماجہ ص ۱۱۲)

برادرانِ اسلام: جو پتھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھے تو سرکار اس کو چومیں کیا آقا اپنے غلاموں کو خالی رہنے دے گا۔

اللہ تعالےٰ سے ہم عرض کرتے ہیں کہ یا اللہ ہے تو یہ پتھر، تو نے اپنے کعبہ کی دیوار میں کیوں لگوادیا اور اس کو اتنا انعام کیوں مل گیا۔

قدرت نے مسکرا کر فرمایا۔ اس لئے کہ یہ میرے محبوب پر سلام پڑھتا ہے میں اسے انعام کیوں نہ دوں۔

مسئلہ: اگر طواف کرنا ہے خانہ کعبہ کا تو حجر اسود کے سامنے سے شروع ہوگا۔ اور تین مرتبہ ہاتھوں کو اٹھا کر اور ہاتھ کی ہتھیلیوں سے اشارہ کرکے (یعنی سلام کرکے شروع کرو۔

ہم نے عرض کی یا اللہ طواف تو ہم نے کرنا ہے تیرے خانہ کعبہ کا اور سلام حجر اسود کو کرا رہا ہے۔

فرمایا یہ پتھر میرے محبوب پر سلام پڑھتا رہا ہے۔ تو قیامت تک بس اسے سلام نہ کراؤں۔ فرمایا قیامت تک سلام کراؤں گا۔

اور جو پتھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھے اور آپ پر سلام

پڑھے وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔ جو حضور کا غلام حضور کا کلمہ پڑھنے والا اور آپ پر محبت سے درود و سلام پڑھنے والا ہے کیا سرکار اس کا جہنم میں جانا برداشت کریں گے "نہیں"، اس کا اقرار ایک نجدی وہابی شاعر کو بھی کرنا پڑا۔ لکھتا ہے کہ جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار ہو اگرچہ لکھ گناہی ہو اس کا بیڑا پار ہے ۔

جنہدا پاک نبی سنگ پیار ہو گیا۔
بھانویں لکھ گناہگار بیڑا پار ہو گیا

(کلیات صمصام ص ۱۱۲)

درود و سلام پڑھنے والے پر اللہ تعالےٰ کا سلام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جبرائیل علیہ السلام سے ملا۔ اس نے مجھ سے عرض کیا کہ میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو شخص آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا اور جو شخص آپ پر درود پڑھے گا میں اس پر درود بھیجوں گا۔

صلوٰۃ و سلام ص ۶ ، فضائل درود ، افضل الصلوٰۃ علی سید السادات ص ۲۷
از علامہ امام یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمہ اللہ تعالےٰ)

انبیاء کرام پر سلام پڑھنا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے

انبیاء کرام پر سلام پڑھنا یہ دور حاضرہ کے سنّی بریلوی کی سنت نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا۔

سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۔ حضرت نوح پر سلام ہو۔

اور کہیں فرمایا۔ وَسَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ۔ حضرت ابراہیم پر سلام ہو۔
اور فرمایا وَسَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ۔ حضرت الیاسین پر سلام ہو۔
اور دوسرے مقام پر فرمایا سَلَامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَھَارُوْن۔ حضرت موسیٰ وہارون پر سلام ہو۔ اور فرمایا

وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔
اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔
اللہ تعالیٰ نے نبیوں کا نام لے لے کر سلام فرمایا۔

ہم نے عرض کی یا اللہ سنّی کے کلیجے کو ٹھنڈ پہنچتی، سنّی کا دل ٹھنڈا ہوتا کہ سَلَامٌ عَلٰی مُحَمَّدٍ بھی فرمادیتا۔

سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ فرمایا سَلَامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَھَارُوْن بھی فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی ہیں۔ قرآن پاک میں تو گنجائش نہ تھی۔ فرمایا

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ، وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا، حمد رب کے لئے اور سلام رسولوں اور نبیوں کے لئے ہے۔ یا اللہ کہیں نبی پاک کا ذکر ہوتا اور سنی کے کلیجے کو ٹھنڈ پہنچتی۔ قدرت نے مسکرا کر فرمایا۔

ان انبیاء کرام پر سلام آیا جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے سے۔ جبرائیل سلام لے کر آیا حضرت ابراہیم اور حضرت نوح کے پاس سلام جبرائیل علیہ السلام کی راہیں آیا۔ جبریل سلام لے کر آتا رہا۔ قدرت نے مسکرا کر فرمایا یہ میرا محبوب ہے اس کو سلام جبرائیل کے ذریعے نہیں پہنچانا

6 معراج کی رات، جنت کا لاڑا بنا کر، دولہا بنا کے، براق پر سوار

کہ اے جبریل کو دا گاں پکڑ اکر قَابَ قَوْسَیْنِ پر بلا کر دَنیٰ فَتَدَلّٰی کی منزلیں طے کرا کر عرش پر بلا کر اور سامنے بٹھا کر سلام فرماؤں گا۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

شریک تیرا رب ذوالجلال نہیں میرے نبی کی بھی لیکن کوئی مثال نہیں

سورت احذاب کڈھ ذرا بائیویں سپارے نظر ٹکا

پڑھن فرشتے تے خدا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

کس کی مجال دم بھرے صفت رسول کی کرے

جس پر خدا نے خود کہا یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک

حضرات محترم: اگر کوئی شخص ایک ایک رکعت میں سورۃ فاتحہ بھی پڑھے اور سارا قرآن پاک بھی پڑھے۔ رکوع میں لکھ بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھے، سجدہ میں لکھ بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى بھی پڑھے لیکن جب تک اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ نہیں پڑھے گا، نماز حجرہ سے آگے نہیں جائے گی۔ یعنی نماز قبول نہیں ہوگی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، نماز میں واجب ہے تو جو شئی نماز میں واجب ہے، وہ شئی نماز کے بعد کیوں حرام ہے نماز کے بعد سلام پڑھا جائے تو منکرین کو کیوں بخار چڑھتا ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ جب نمازی نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ پڑھے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس حاضر سمجھے۔

منکر سلام نے نماز میں قرآن پاک بھی پڑھا، رکوع میں سُبْحَانَ

رَبِّیَ الْعَظِیْم بھی پڑھا۔ سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی بھی پڑھا پھر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

اوہ درود و سلام کے منکر ایدھر کون تمہارا آیا بیٹھا ہے۔ دوسری طرف اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ اودھر کون چچا تمہارا بیٹھا ہوا ہے۔ کس کو سلام کہتا ہے۔ جی فرشتوں کو سلام کہتا ہوں جو کندھوں پر ہیں جو شی نظر نہیں آتی اس کو تو سلام کہتا ہے۔ فرشتوں کو نماز میں سلام کہنا واجب ہے تو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہنا کیوں جائز نہیں۔

(۲) حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے فرمایا کہ تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ درود بھیجوں گا اور جو مجھ پر ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ سلام بھیجوں گا۔

(نسائی شریف، دارمی، مشکوٰۃ شریف باب الصلوٰۃ علی النبی)

؎ اس تھیں ہور زیادہ اس نوں کہڑی دولت پیاری
دس واری جد اس دے تائیں یاد کرے رب باری

حضرات گرامی: یہ کس قدر ہماری خوش قسمتی ہے کہ درود و سلام کی طفیل ہم اللہ تعالےٰ اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں یاد کیے جائیں اور اس بارگاہ عالیہ میں ہمارا نام پیش کیا جائے اور اللہ تعالےٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا مندی حاصل کرنے کے علاوہ گلہائے مراد سے دامن بھریں۔

(۳) عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ یُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ اُمَّتِیَ السَّلَامَ

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔

(رواہ النسائی و ابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب زاد فی القول البدیع احمد و الحاکم وغیرھما وقال الحاکم صحیح الاسناد)

(۴) اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَّ السُّرُوْرُ یُرٰی فِیْ وَجْھِہٖ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا لَنَرَی السُّرُوْرَ فِیْ وَجْھِکَ فَقَالَ اِنَّہٗ اَتَانِیَ الْمَلَکُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ! اَمَا یُرْضِیْکَ اِنَّ رَبَّکَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ اِنَّہٗ لَا یُصَلِّیْ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِکَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَشْرًا وَّلَا یُسَلِّمُ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا؟ قَالَ بَلٰی

ترجمہ: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس حال میں کہ آپ کا روئے انور مسرت و شادمانی سے چمک رہا تھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یارسول اللہ بے شک ہم دیکھ رہے ہیں آپ کے نورانی چہرے میں خوشی کے جلوے، آپ نے فرمایا بہ تحقیق میرے پاس اللہ تعالیٰ کا خاص فرشتہ آیا پس اس نے عرض کیا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس خبر سے آپ کو خوشی نہ ہوگی کہ آپ کا پروردگار عزّ و جلّ فرماتا ہے کہ آپ کی امت میں سے کوئی آپ پر درود نہیں بھیجتا ہے مگر اس پر دس مرتبہ صلوٰۃ بھیجتا ہوں یعنی آپ کے امتی کو ہر ایک صلوٰۃ کے بدلے میں دس بار صلوٰۃ بھیجتا ہوں اور

نہیں سلام بھیجتا ہے آپ پر آپ کی امت میں سے کوئی مگر میں سلام بھیجتا ہوں اس پر دس بار (یعنی آپ پر ہر سلام کے بدلے امّت کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے دس سلام پہنچاتے ہیں) آپ نے فرمایا. ہاں (ابن حبان، طبرانی، احمد، نسائیؒ)

معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اللہ تعالےٰ کو بہت محبوب ہے اور آپ کے ذکر کے وسیلے سے اللہ تعالےٰ کی بے پایاں رحمتیں حاصل ہوتی ہیں۔

اللہ تعالےٰ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے مل جاتا ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی معرفت سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا عرفان حاصل ہوتا ہے۔

دنیا و آخرت کی نعمتیں ساری کی ساری اللہ تعالےٰ کے کرم پر موقوف ہیں اور کرم الٰہی کے لئے حضور کی ذات اور آپ کا ذکر کامیاب و یقینی وسیلہ ہے۔ ان احادیث مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام وہی شخص بھیجتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ صلوٰۃ و سلام بھیجے گویا اللہ تعالےٰ کے درود و سلام سے مومن کی روح متاثر ہو کر صلوٰۃ و سلام بھیجنا شروع کرتی ہے۔ لہٰذا جب کسی کو دیکھو کہ وہ درود و سلام نہیں بھیجتا تو اس سے ناراض ہونے یا جھگڑنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس پر افسوس کرنا چاہیئے اور اپنے صلوٰۃ و سلام بھیجنے پر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اس نے پہلے صلوٰۃ و سلام بھیج کر ہم کو صلوٰۃ و سلام بھیجنے کی توفیق بخشی۔

• حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالےٰ جو جلیل القدر تابعی اور

خلیفہ راشد ہیں۔ آپ شام سے مدینہ منورہ کو خاص قاصد بھیجتے تھے کہ ان کی طرف سے روضہ شریف پہ حاضر ہو کر سلام عرض کرے۔

(حاشیہ حصن از فتح القدیر، فضائل درود شریف ص۹۶)

• رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے مقرر کئے ہوئے بہت سے فرشتے اس کام کے ہیں کہ سیاحی کرتے رہتے ہیں اور جو شخص میری امّت میں سلام بھیجتا ہے اس کو میرے پاس پہنچاتے ہیں۔

(نسائی شریف، ابن حبان، مصنف ابن ابی شیبہ، زاد السعید ص)

• امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ فرماتے ہیں کہ شب جمعہ یعنی جمعرات شب قدر سے بھی افضل ہے اور بعض علماء نے یہ بات بھی نقل فرمائی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شب جمعہ میں درود و سلام کا جواب بنفس نفیس مرحمت فرماتے ہیں۔

(جذب القلوب، فضائل درود و سلام ص۸۷ از مولوی سید حسن صاحب)

؎ جو صدق دل سے درود و سلام پڑھتا ہے
انہیں رسول خدا سے جواب آتا ہے

گلاب کا سُرخ پھول

امام الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ شَمَّ الْوَرْدَ الْاَحْمَرَ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَقَدْ جَفَانِیْ۔

کہ جس نے گلاب کا سرخ پھول سونگھا اور مجھ پہ درود شریف نہ پڑھا۔ اس نے مجھ پہ ظلم کیا۔ (نزہۃ المجالس ص۱۱۰ ج ۲)

اس لئے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وَفِی الْعَسَلِ شِفَاءٌ شہد میں شفاء ہے۔ عرض کی آقا کیوں فرمایا شہد میں میرے درود کی

ہوا ہے ؎

اک بلبل نوں پچھیا چمن اندر کرکے گفتگو شیریں گفتار دی اے
عاشق دا پھلاں دی کہن لوگ تینوں عجب کار ویکھی تیرے کار دی اے
برگ پھل کھلارے پئی نال پیراں، لالا کے ضرب منکار دی اے
ہو کے عاشق معشوق برباد کرنا، عجب کار ویکھی تیرے پیار دی اے
بلبل کہا میں پھلاں تے نہیں عاشق، ایویں پئی خلقت جھوٹھ مار دی اے
مولا بخش میں اوہ پھل ڈھونڈنی آں، جنہدے وچہ خوشبو میرے یار دی اے

بعض احادیث مبارکہ میں آیا ہے کہ گلاب کا پھول سیّد دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک سے پیدا ہوا ہے۔
(مدارج النبوۃ صـ ۴۸ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ)

نیز ایک روایت میں ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں معراج سے واپس آیا تو میرے پسینہ کا ایک قطرہ زمین پر گرا اور اس سے گلاب پیدا ہوا۔ لہٰذا جو شخص میری خوشبو سونگھنے کا شوق رکھتا ہو، وہ گلاب کا پھول سونگھے۔ (آب کوثر صـ ۵۸)

شہد کی مکھی

ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ جہاد کرنے کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ دوران سفر ایک مقام پر استراحت کے لئے رکے تو آپ نے کھانا طلب فرمایا آپ کی خدمت میں جو کی روٹی پیش کی گئی۔ آپ نے فرمایا کچھ سالن بھی موجود ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا۔ نہیں صحابہ کرام کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شہد کی مکھی ان کے سروں پر گھوم رہی ہے اور بڑی زوردار آواز سے بھنبھنا رہی ہے۔

صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیک وسلم یہ شہد کی مکھی ہمارے سروں پہ کیوں اتنا شور کر رہی ہے؟

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ شہد کی مکھی پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ آپ کے صحابہ کرام بغیر سالن کے روٹی کھا رہے ہیں۔ جبکہ یہاں قریب ہی ایک پہاڑ میں ہم نے شہد کا چھتہ تیار کر رکھا ہے مگر اس شہد کو آپ تک پہنچانے کی طاقت نہیں ہے۔ آپ اپنے کسی صحابی کو بھیجیں اور وہ ہمارے چھتے سے شہد نکال لائے۔

چنانچہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے پیالہ ہاتھ میں لیا اور اس شہد کی مکھی کے ساتھ ساتھ چلتے اس شہد کے چھتے تک پہنچے اور وہاں سے نہایت ہی صاف اور عمدہ شہد لے کر واپس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

آپ نے اس شہد کو اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں تقسیم فرما دیا۔ مگر وہ شہد کی مکھی ویسے ہی بھنبھنا رہی تھی۔ صحابہ کرام نے اس مکھی کے بھنبھنانے کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ عرض و معروض کر رہی ہے

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اس شہد کی مکھی سے پوچھا کہ تیری خوراک کیا؟ تو اس نے جواب میں عرض کیا!

یا رسول اللہ ہم میں ایک سردار مکھی ہوتی ہے۔ اس کے حکم سے پہاڑ اور بیابان میں کڑوے پھلوں پھولوں اور بے مزہ پتے چوس چوس کر چھتے میں لاتی ہیں۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اے شہد کی مکھی! جب تم کڑوے اور بے مزہ پھولوں، پھلوں اور پتوں کا

رس چوستی ہو تو پھر اس میں صاف اور مصفا و شیریں شہد کیسے بنتا ہے؟
تو اس شہد کی مکھی نے جواب دیا۔

؎ گفت چوں خوانیم بہ احمد درود
می شود شیریں و تلخی را ربود

تو اس نے عرض کی کہ ہماری خوراک بے مزہ کڑوی اور پھیکی ہوتی ہے اور جب ہمارا چھتہ تیار ہو جاتا ہے تو پھر ہم مل کر آپ پر درود شریف پڑھتی ہیں تو اس درود پاک کی برکت سے تمام پھلوں اور پھولوں کی تاثیر بدل کر شہد کی مٹھاس میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ جس سے شہد میٹھا اور صاف ہو جاتا ہے۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہد میں شفاء ہے۔
(مقاصد السالکین ص ۶۷ شفاء القلوب ص ۲۳۶ از نبی بخش علوائی)

عارف رومی کا عارفانہ نکتہ شہد کی مکھی اور درود شریف

مولانا روم رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر پر گندی مکھی نہیں بیٹھتی تھی، مگر شہد کی مکھی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوتی اور جسم اطہر پر تصدق ہوتی۔

ایک دفعہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد کی مکھی سے فرمایا کہ تم شہد کس طرح بناتی ہو مکھی نے عرض کیا میرے آقا میں پھولوں کا رس چوستی ہوں اور اپنے چھتہ میں آ کر اگل دیتی ہوں تو وہ قدرت خداوندی سے شہد بن جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اکثر پھولوں کے رس پھیکے ہوتے ہیں ان میں مٹھاس کہاں سے آجاتی ہے تو شہد کی مکھی نے جواباً کہا!

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہمارے پیٹ میں مٹھاس ہے اور نہ ہی منہ میں ہے مگر بات یہ ہے کہ جب ہم باغ سے رس لے کر نکلتی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتی ہوئی گھر آتی ہیں اور آگر اس رس کو چھتے میں اُگل دیتی ہیں تو یہ اس درود شریف کی برکت سے میٹھا ہوجاتا ہے۔

(مثنوی شریف صہ اشرف الکلام صہ ۱۰۱، برکات درود شریف صہ ۸۸ از مولوی ظفر احمد دیوبندی)

حضرات محترم: شہد کی مکھیوں کے کڑوے اور بے مزہ رس درود شریف کی برکت سے میٹھے ہوجاتے ہیں تو انشاء اللہ تعالےٰ درود وسلام کی برکت سے ہمارے ناقص اور نامکمل اعمال کو بھی درجہ قبولیت حاصل ہو جائے گی۔

ے میں خادم نبی دے یاراں دا ہاں منگتا پنجاں تے باراں دا
لکھ ہون سلام محمد نوں اوہدی آل تے لکھ صلوات ہووے
الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

درود وسلام پڑھنے کا افضل ترین طریقہ

درود وسلام پڑھنے کے وقت ادب کا خیال رکھنا ضروری ہے پاک جگہ پہ بیٹھ کر کھڑے ہو کر چل پھر کر باوضو اور بے وضو پڑھ سکتے ہیں لیکن افضل ترین طریقہ یہ ہے کہ وضو کرے، ہوسکے تو خوشبو بھی لگائے اور قبلہ رو دوزانو! بیٹھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بیداری یا خواب میں نصیب ہو چکی ہو تو آپ کی صورت پاک کو حاضر کرے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سامنے موجود ہیں اور میں درود

سلام عرض کر رہا ہوں۔ نہایت تعظیم اور جلالت شان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر حیاء سے آنکھیں جھکائے رہے اور یہ یقین رکھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھتے ہیں اور صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں۔ جب توں ان کا ذکر کرتا ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف ہیں۔

وَاللّٰهُ جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَہٗ

اور جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ہم مجلس ہو جاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ صفت غایت درجۂ کمال کو پہنچی ہوئی ہے اگر تو یہ نہ کر سکے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور کی زیارت کی ہو تو روضہ مبارک کا تصور دل میں جما لے کہ روضہ انور پر حاضر ہوں اور حیاء و ادب سے درود و سلام عرض کر رہا ہوں یہاں تک کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت تیرے لئے جلوہ فگن ہو جائے۔

یہ بھی نہ ہو تو ہمیشہ درود و سلام پڑھتا رہے، یہ تصور قائم کرتے ہوئے کہ حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرا درود و سلام سنتے ہیں۔ نہایت توجہ، ادب، حضور دل اور کامل حیاء سے پڑھتا رہے۔ خواہ تکلف سے استحضار کرے۔

عنقریب ہی تیری روح اس سے الفت پذیر ہو جائے گی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تیرے لئے تشریف فرما ہوں گے آنکھوں سے تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھے گا اور حضور سے عرض معروض کرے گا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تیری عرض سنیں گے اور تجھ سے بات فرمائیں گے۔

اور ایسا نہ کرنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرے یا آپ صلی اللہ

علیہ وسلم) پر درود و سلام عرض کرے اور اس حالت میں مشغول کسی غیر کی طرف ہو تو تیرا درود و سلام بے روح جسم ہوگا۔ کیونکہ ہر ایک نیک عمل جو بندہ کرے، جب وہ حضور دل سے ہو تو وہ عمل زندہ ہے۔ اور جو غفلت سے ہو، دل کسی غیر کی طرف لگا ہوا ہو تو وہ مردہ کی مانند بے جان ہوتا ہے۔ (جواہر البحار صفحہ ۲۳۶ ج ۴)

ع دل نورو نور درود کرے ہر مشکل دورا درود کرے
تیرا دی بلند زمانے تے اس نال ستارہ ہوئے گا
محبوب نوں راضی کرپا کر ستے ہوئے لیکھ جگایا کر
دن رات مدینے والے تے ہر آن درود پہنچایا کر
پڑھدا رہو درود محمد تے تیرا پار اتارا ہوئے گا
اس پاک درود دی برکت تھیں سوہنے دا نظارا ہوئے گا

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

درود پاک چھوڑنے والے کی مذمت

حضور پرنور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت درود شریف نہ پڑھنا بڑی بدنصیبی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سخت وعیدیں بیان فرمائی ہیں

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهُ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ

اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار عرب و عجم سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خاک آلود ہو ناک اس شخص کا یعنی ذلیل ہو وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔ اور خاک آلود ہو ناک اس شخص کا جس پر رمضان المبارک کا مہینہ آکر گزر جائے اور اس کے گناہ معاف نہ کئے جائیں۔ اور خاک آلود ہو ناک اس شخص کا جس کے سامنے اس کے ماں باپ یا ایک ان کا بوڑھا ہو جائے اور وہ اس کو جنت داخل نہ کرائیں (یعنی ان کی رضا مندی حاصل نہ کر سکے)

(رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف ص ۸۶)

لہٰذا اے مسلمانو! ذلیل و حقیر مت بنو! اور ذکر نبی سن کر درود پاک پڑھو

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰہِ

؎ القاب کیسے کیسے خدا نے کئے عطا
حضرت رسول پاک کو قرآں میں جا بجا
یٰسین کہیں پکارا تو طٰہٰ کہیں کہا
حٰمٓ و نٓ اور کہیں والشمس و والضحیٰ
کیا میرا علم و عقل صفت آپ کی کروں
تم سب پڑھو درود میں ذکر نبی کروں

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰہِ

(۲) حضرت کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ معلم

کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ ہم قریب ہو گئے، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعۃ المبارک کے خطبہ کے لئے منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو آپ نے پہلی سیڑھی پر قدم مبارک رکھے تو فرمایا آمین اور جب دوسری سیڑھی پر قدم مبارک رکھے تو فرمایا آمین پھر جب تیسری سیڑھی پر قدم مبارک رکھے تو فرمایا آمین

جب آپ خطبہ سے فارغ ہو کر منبر سے اترے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آج آپ سے ایسی بات سنی ہے جو پہلے کبھی نہیں سنی. آپ نے فرمایا بے شک جبریل علیہ السلام میرے سامنے حاضر ہوئے تھے۔

جب میں نے منبر کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھے تو انہوں نے کہا ہلاک ہو، برباد ہو وہ شخص جس نے رمضان المبارک پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی اور بخشش سے محروم رہا تو میں نے کہا آمین.

جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو انہوں نے کہا کہ ہلاک ہو ملیامیٹ ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور وہ آپ پر درود پاک نہ پڑھے، میں نے کہا آمین۔

جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو انہوں نے کہا کہ ہلاک ہو برباد ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پائے اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں اور مغفرت سے محروم رہا، میں نے کہا آمین۔

(رواہ الحاکم فی المستدرک قال صحیح الاسناد، زواجر صد ۹۴ ج ۱، در منثور، درود و سلام علی خیر الانام صد ۴۹-۵۰ صلوٰۃ و سلام صد ۱۸)

دوسری روایت میں ہے کہ جب آپ نے پہلی، دوسری اور تیسری سیڑھی پر قدم مبارک رکھے تو فرمایا آمین

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم فداہ ابی وامی ان مقامات پر آمین فرمانے میں کیا حکمت ہے؟ فرمایا میرے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور منبر شریف کے قریب کھڑے ہوکر تین دعائیں مانگیں تو میں نے ہر دعا پر آمین کہی۔

پہلی دعا: جو رمضان المبارک کا مہینہ پائے اور روزے نہ رکھے۔

دوسری دعا: جو بوڑھے ماں باپ کی خدمت کر کے ان کو راضی نہ کر لے۔

تیسری دعا: جو میرا نام اقدس مُحمّد صلی اللہ علیہ وسلم لے یا سنے اور درود شریف نہ پڑھے۔ وہ ہلاک ہوا العیاذ باللہ۔

حضرات: روح القدس حضرت جبرائیل علیہ السلام سدرۃ المنتہیٰ سے مدینہ منورہ پہنچ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر شریف کے پاس قرب مصطفےٰ میں تعظیماً کھڑے ہوکر دعا مانگنے آئے۔ وہاں سدرۃ المنتہیٰ پر رہی جو قرب الٰہی میں ہے دعا کیوں نہ مانگی۔

اوّلاً۔ تاکہ امت کو معلوم ہو کہ دعا وہی قبول ہوتی ہے جس پر آمین مصطفےٰ کی مہر ہو۔ دعا سیّد الملائکہ کی ہو اور آمین سید الانبیاء کی یقیناً لاریب یہ دعائیں بارگاہ رب العالمین میں قبول ہیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے تو امّت کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

ثانیاً؛ سید الملائکہ کا یہ ظاہر فرمانا مقصود تھا کہ مدینہ منورہ تمام کائنات

ارض سماوی حتی کہ عرش عظیم اور سدرۃ المنتہیٰ کا مرکز اور حکومت الٰہیہ کا دار السلطنت ہے۔

ثالثاً: سیّدنا جبرائیل امین علیہ السلام، سیّدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام کے پاس ۱۸ بار آئے۔ سیدنا نوح نجی اللہ علیہ السلام کے پاس ۲۳ بار آئے۔ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس ۴۰ بار آئے۔ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے پاس ۲۳ بار آئے۔ سیّدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے پاس ۱۰ بار آئے۔ سیدالانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ...۲۴ (۲۴) ہزار آئے

(شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار)

(۳) ایک شخص حدیث شریف لکھتا تھا اور بسبب بخل، نام مبارک کے ساتھ درود شریف نہ لکھتا تھا۔ اس کے سیدھے ہاتھ کو مرض اکلہ عارض ہوا۔ یعنی اس کا ہاتھ گل گیا۔ (برکات درود شریف ص۹۰)

؎ جس بدنصیب سے رہ گئی یاد مصطفےٰ

اس کا بگڑ گیا نصیبہ اور وہ اجڑ کے رہ گیا

(۴) بڑا بخیل انسان

عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ۔

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بڑا بخیل وہ انسان ہے جس کے سامنے میں ذکر کیا جاؤں اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔

(مشکوٰۃ شریف ص۸۷)

لہٰذا اے لوگو! بخیل نہ بنو، خطاب بخل حاصل نہ کرو اور ذکر مصطفےٰ سن کر درود پاک پڑھو۔ صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

؎ محبوب نوں راضی کر یا کرستے ہوئے لیکھ جگایا کر
دن رات مدینے والے تے ہر آن درود پوچایا کر

۵) جنت کا رستہ بھولنے والا

عَنْ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ خطِئَ طَرِیْقُ الْجَنَّۃِ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو میرا نام لینے یا سننے کے وقت مجھ پر درود پاک پڑھنا یاد نہ رہا اس نے جنت کا راستہ بھلا دیا، فرمایا، جو مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا وہ جنت کی راہ سے بھٹک گیا۔

(رواہ ابن ماجہ، خصائص کبریٰ ص۲۵۹ ج ۲، حافظ ابو نعیم، صلوٰۃ وسلام ص۱۸۱)

۶) درود شریف کے بغیر محفل وبال ہوگی

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَهْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوْا اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی مجلس میں کوئی گروہ جمع ہوا، اور اس نے اللہ تعالےٰ کا ذکر نہیں کیا اور اپنے نبی پر درود نہ پڑھا تو یہ مجلس ان پر قیامت کے دن ایک وبال ہوگی۔ پھر اللہ تعالےٰ چاہے تو ان کو عذاب دے اور

اگر چاہے تو معاف فرمادے۔ (رواہ ترمذی، خصائص کبریٰ صہ۲۵۹ ج ۲)

(۷) جو قوم کسی مجلس میں جمع ہوئی اور مجھ پر درود پڑھے بغیر اس مجلس سے اٹھ گئی تو وہ ایک بدبودار مردار پر سے اٹھی یا ایک مرے ہوئے گدھے کی لاش پر سے اٹھی۔ (درمنثور۔ صلوٰۃ و سلام صہ۱۸)

مطلب یہ ہے کہ اس مجلس میں خیر و برکت نہ ہو گی۔

(۸) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مجلس میں اللہ تعالےٰ کا ذکر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ ہو قیامت کے روز وہ مجلس شرکاء مجلس پر حسرت ہوگی۔ گو ثواب کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائیں۔

(ابن حبان، ابویعلی)

مطلب یہ ہے کہ اگر مجلس خیر کی تھی تو ثواب بہر حال ملے گا، اور جنت بھی مل جائے گی۔ لیکن ذکر الٰہی اور درود رسالت پناہی کے ترک کی حسرت ضرور ہو گی اور یہ کوتاہی درجات کی کمی کا موجب ہو گی۔

صلوٰۃ و سلام صہ۱۷

ہرنی کا واقعہ اور تارک درود شریف کا حشر

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت ہے، ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنگل میں تشریف لے گئے

اِذَا مُنَادٍ يُّنَادِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْنُ مِنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

اچانک پکارنے والا کوئی پکار رہا ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میرے قریب تشریف لاؤ، تین بار آواز آئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ادھر متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ ایک ہرنی جال کے اندر پھنسی ہوئی ہے اور

ایک بدوی شکاری، اہیب بن سماع چادر اوڑھ کر دھوپ میں سو رہا ہے کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرنی سے پوچھا۔

مَاحَاجَتُكِ۔ تیری کیا حاجت ہے۔ ہرنی نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں یہاں جال میں پھنس گئی ہوں اور رہائی کی کوئی صورت نہیں۔ اس پہاڑ میں میرے دو بچے بھوکے ہیں۔ اگر آپ مجھے کھول دیں تو میں بچوں کو دودھ پلا کر واپس آجاؤں گی۔

ہرنی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو واپس آجانے کا وعدہ کر رہی ہے۔ اگر تو نہ آئی تو پھر؟

ہرنی نے عرض کیا پھر میرا حشر قیامت میں ان کے ساتھ ہو جو آپ کی ذاتِ اقدس پر درود شریف نہیں پڑھتے اور انکار کرتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست رحمت سے بند کھول کر چھوڑ دیا، اور وہ چوکڑیاں بھرتی دوڑ گئی۔ اتنے میں وہ بدوی بھی اٹھ کھڑا ہوا اس کے استفسار پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اسے کھولا ہے، وہ ابھی آتی ہے وہ کہنے لگا یہ کیسے ممکن ہے؟ کہ شکار جال سے نکل جائے تو از خود واپس آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر کر۔

فَذَهَبَتْ فَارْضَعَتْ خَشْفَيْهَا ثُمَّ رَجَعَتْ۔

پس ہرنی گئی اپنے دونوں بچوں کو دودھ پلایا اور معہ بچوں کے حاضر ہو گئی اور ایک روایت میں ہے کہ جب ہرنی بچوں کے پاس پہنچی اور سارا قصہ بیان کیا تو بچوں نے یہ سن کر کہا کہ ہم پر تیرا دودھ حرام ہے جب تک رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ضمانت کو پورا نہیں

کرتی۔ چنانچہ ہرنی بمعہ بچوں کے حاضر ہو گئی اور سلام عرض کر کے اپنا سَر پائے اقدس پر رکھ دیا اور محبت سے چاٹنے لگی اور ادب سے لیٹ گئی تو شکاری، محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ دیکھ کر اپنا سر ادب سے جھکا دیا اور کلمہ شریف پڑھ کر مسلمان ہو کر اور صحابی رسول کے مرتبہ پر فائز المرام ہو گیا۔

اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں فرمایا اس ہرنی کو چھوڑ دو۔ اس نے آپ کے فرمان کی تعمیل کی۔ اور ہرنی کو آزاد کر دیا (نزہۃ المجالس ص ۹۴ ج ۲)

؎ معجزہ دیکھا رسول اللہ کا اور شکاری بھی مسلمان ہو گیا
جھک گئے ہرنی و کافر کے سر دونوں ساتھ ساتھ
رکھ دیا آپ نے ان پہ رحمت کا ہاتھ
پھر بشارت اس کو اور اس کو ملی سرکار سے
جا جال سے آزاد تو اور تو عذاب نار سے

اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرنی کے گلے میں پٹہ ڈال دیا اور فرمایا جا تیرا گوشت میں نے شکاریوں پر حرام کر دیا اور تجھے بچوں سمیت جنت عطا فرما دی۔ ہرنی خوشی سے بھاگتی تھی اور پاؤں زمین پر مارتے ہوئے اور کلمہ شہادت اور درود شریف پڑھتی جنگل میں چلی گئی۔

ایک اور مقام میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دست شفقت ہرنی پر پھیرا تو اللہ تعالٰی نے دست اقدس کی برکت سے اس کی ناف سے مشک پیدا فرما دیا۔ جیسے مشک نافہ کہتے ہیں۔ وہ جدھر جاتی

جنگل خوشبو سے مہک اٹھتا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ

(شفاء القلوب انوار محمدیہ صـ۳۵۷ از علامہ یوسف نبہانی)

؎ ہمہ آہوانِ صحرا سرِ خود نہادہ بر کف
بہ امید آنکہ روزے بشکار خواہی آمد

• علامہ عبدالرحمٰن صفوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، میں ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضر تھا کہ ایک ہرنی ظاہر ہوئی اور مواجہہ شریف کے سامنے مؤدبانہ انداز میں سر جھکا دیا۔ گویا وہ سلام عرض کر رہی ہے اور پھر الٹے پاؤں آہستہ باب جبریل سے نکل گئی اور اپنی پیٹھ روضہ اطہر کی طرف نہ ہونے دی۔ یہ ہرنی اس ہرنی کی نسل سے تھی جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جال سے آزاد کیا تھا۔ اور اس کی نسل کو بقا عطا فرما دی تھی۔ سبحان اللہ

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار، نزہۃ المجالس)

دیدارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محروم

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا، سحری کے وقت کپڑا سی رہی تھیں کہ اچانک سوئی گر گئی اور چراغ بجھ گیا اور ادھر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں تشریف لے آئے اور آپ کے چہرہ انور کی روشنی سے سارا گھر روشن ہو گیا، حتیٰ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو اپنی گم شدہ سوئی مل گئی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا چہرہ انور کتنا

روشن ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اے عائشہ! وَیْلٌ لِّمَنْ لَّا یَرَانِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ خرابی ہے اس کے لئے قیامت کے دن جو میری زیارت نہیں کر سکے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون ہوگا۔ جو قیامت کے دن آپ کے جمال جہاں آرا سے محروم رہے گا؟ فرمایا بخیل، میں نے عرض کی بخیل کون ہے۔
قَالَ الَّذِیْ لَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِذَا سَمِعَ بِاِسْمِیْ۔ فرمایا بخیل وہ ہے جس نے میرا نام سنا اور مجھ پر درود شریف نہیں پڑھا۔ جس کے پاس میں ذکر کیا جاؤں اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔

(ذکرہ فی کتاب الصلوٰۃ والبشر، فضائل درود وسلام ص۷۶، القول البدیع ص۱۴۷
درود وسلام علی خیر الانام ص۴۸)

علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں کو قیامت کے دن جنت میں جانے کا حکم ہوگا وہ جنت کا راستہ بھول جائیں گے۔

بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہوں گے؟ جو جنت کا راستہ بھول جائیں گے
قَالَ سَمِعُوْا بِاِسْمِیْ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلَیَّ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جنت کا راستہ بھول جائیں۔ یہ وہ لوگ ہوں گے۔ جنہوں نے میرا نام سنا اور مجھ پر درود شریف نہ پڑھا۔ (نزہۃ المجالس ص۱۱۰ ج۲)

ے محبوب نوں راضی کر یا کر، ستے ہوئے لیکھ جگا یا کر
دن رات مدینے والے تے ہر آن درود پہنچایا کر

بخیلوں میں بڑا بخیل

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں بتاؤں بخیلوں میں سب سے بڑا بخیل کون ؟ اور لوگوں میں عاجز ترین کون ہے۔

قَالَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

فرمایا کہ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ درود پاک نہ پڑھے۔ وہ سب سے بڑا بخیل ہے۔

(القول البدیع ص۱۴۷ رد المختار ص۳۸۳ ج ۱ عن الترمذی)

بدنصیب لوگ

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَقَدْ جَفَانِیْ۔ جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

(شفاء القلوب ص۱۳۱ از نبی بخش حلوائی رحمہ اللہ تعالٰے)

چالیس نیکیوں سے محروم کیوں

شیخ ابن حجر مکی نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص صرف صلی اللہ علیہ پر اکتفا کرتا تھا۔ وسلم نہ لکھتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خواب میں ارشاد فرمایا تو اپنے آپ کو چالیس نیکیوں سے کیوں محروم رکھتا ہے یعنی وسلّم میں چار حرف ہیں، ہر حرف پر ایک نیکی اور ہر نیکی پر دس گنا ثواب لہذا وسلم میں چالیس نیکیاں ہو ہیں۔ اگر وسلم بھی لکھا کرے تو تیری چالیس نیکیاں بڑھ جائیں۔ اس تنبیہ کے بعد انہوں نے پورا صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا شروع کر دیا۔

(درود و سلام علی خیر الانام صہ ۵۱ ، برکات درود شریف صہ ۹۰ ، زاد السعید ، فضائل درود و سلام صہ ۷۹)

حضرت ابو طاہر رحمہ اللہ تعالیٰ کا واقعہ

فرماتے ہیں کہ میری یہ عادت تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے ساتھ درود شریف نہ لکھتا تھا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوا۔ اور سلام عرض کیا۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چہرہ پھیر لیا پھر میں دوسری طرف سے گھوم کر سامنے آیا لیکن آپ نے پھر بھی چہرہ پھیر لیا۔ تو تیسری مرتبہ آپ کے سامنے حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھ سے کیوں چہرہ پھیر لیتے ہیں۔ (یعنی ناراضگی کا سبب دریافت کیا) آپ نے ارشاد فرمایا۔

اس لئے کہ تو جب میرا ذکر لکھتا ہے تو مجھ پر درود نہیں بھیجتا۔

حضرت ابو طاہر فرماتے ہیں کہ مجھ کو اس واقعہ سے تنبیہ ہوا اور میں نے اس وقت سے یہ معمول بنا لیا کہ ہمیشہ آپ کے اسم مبارک کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً تحریر کرتا ہوں۔

(ذکرہ فی کتاب الصلوٰۃ ، فضائل درود و سلام صہ ۸۰)

● حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میرے نام کو تحریر کرے اور اس کے ہمراہ درود و سلام لکھے تو جب تک وہ درود و سلام اس کتاب میں پڑھا جائے گا برابر ثواب ملتا رہے گا۔

(رواہ کتاب الصلات والبشر ، فضائل درود و سلام صہ ۷۹)

● سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا گناہوں کو مٹا دیتا ہے. حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا غلاموں کے آزاد کرنے سے بہتر ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ افضل ہے۔

(در منثور، صلواۃ وسلام صـ۱۸، درود و سلام علی خیر الانام صـ۳۸)

تارکِ درود و سلام دوزخ میں

سیّد عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔

مَنْ ذُكِرْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ دَخَلَ النَّارَ۔

ترجمہ: جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے وہ دوزخ میں داخل ہو گا۔ (نصرۃ الواعظین صـ۱۱۰)

لہٰذا اے مسلمانو! دوزخ سے بچو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت درود شریف پڑھو۔

؎ حضرت کی ذات پاک بشیر و نذیر ہے
داعی الی القدیر سراجاً منیراً ہے
وہ نائب خدا ہے سمیع و بصیر ہے
بے مثل ہے جہاں میں اور بے نظیر ہے
پھر کیوں نہ ان کے ذکر سے دلبستگی کروں
تم سب پڑھو درود، میں ذکر نبی کروں

صلی اللہ تعالےٰ علیٰ حبیبہٖ محمد وّآلہٖ واصحابہٖ وسلم

ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم اور درود وسلام

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ کی تفسیر دریافت کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا! میں تم کو ایک خاص بات بتاتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے میرے پاس دو فرشتے مقرر کئے ہیں، جب کوئی بندہ میرا ذکر سن کر مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو یہ فرشتے اس کی مغفرت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ان فرشتوں کی دعا پر اللہ تعالیٰ اور دوسرے فرشتے آمین کہتے ہیں اور جب کوئی بندہ میرا ذکر سن کر مجھ پر درود نہیں پڑھتا، تو یہ دونوں فرشتے اس کے لئے بد دعا کرتے ہیں اور ان کی بد دعا پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے آمین کہتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَیَّ اَللّٰہُ عَلَیْکُمْ۔ تم مجھ پر درود پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

(در منثور، صلوٰۃ وسلام ص ۱۵)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

ایک بار درود شریف سے تین (۳) دن کے گناہ معاف

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین کو حکم دیتا ہے کہ تین دن تک اس بندے کا کوئی گناہ نہ لکھو۔

(معارج النبوت، صلوٰۃ وسلام ص ۱۳ از مولوی احمد سعید دہلوی)

ذکرِ خدا اور درودِ مصطفےٰ سے سبز پرندے کا پیدا ہوکر پھڑپھڑانا

جب کوئی شخص لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے اور اس کے بعد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بھی کہتا ہے تو یہ دونوں کلمے اس کے منہ سے سبز پرندے کی شکل میں نکلتے ہیں۔ یہ سبز پرندہ عرش کے قریب جاکر مضطرب ہوکر پھڑپھڑاتا ہے۔ حضرت حق کا ارشاد ہوتا ہے۔ اے میری اور میرے نبی کی تعریف کے مجموعے ٹھہر جا۔ یہ پرندہ عرض کرتا ہے۔ الٰہی! کیونکر قرار حاصل کروں، ابھی تک ان کلموں کے پڑھنے والے کی مغفرت اور بخشش کا اعلان تو ہوا ہی نہیں۔ دوبارہ اس پرندے کو پھر سکوں کا حکم ہوتا ہے۔ لیکن یہ پھر بھی یہی عرض کرتا ہے۔ تیسری مرتبہ ارشاد ہوتا ہے ٹھہر جا میں نے اس بندے کو بخش دیا۔ اور اس کی خطائیں معاف کر دیں۔ (معارج النبوت ص۔ صلوٰۃ و سلام ص۱۳/۱۴)

درود پاک کی برکت سے بہت بڑے فرشتے کا پیدا ہونا اور دعا کرنا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جب کوئی بندہ مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس درود پاک کی برکت سے ایک بہت بڑا فرشتہ پیدا کرتا ہے اور وہ فرشتہ حضرت حق کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَبْدِکَ مَا دَامَ یُصَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّکَ۔ الٰہی جب تک یہ آپ کا بندہ آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا رہے آپ اس پر اپنی رحمت نازل کرتے رہنا۔

(معارج النبوت ص۔ صلوٰۃ و سلام ص۱۳)

دعا کی قبولیت کیلئے حمد و ثنا اور درود و سلام

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگنے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیئے کہ اول اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کے ساتھ ابتدار کرے۔ ایسی حمد و ثنا جو اس کی شایان شان ہو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک بھیجے اور اس کے بعد دعا مانگے پس اقرب یہ ہے کہ وہ کامیاب ہوگا اور مقصد کو پہنچے گا۔

• نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دعا درود شریف پڑھنے کے بعد رد نہیں ہوگی۔

(کتاب الصلوٰت والبشر، فضائل درود و سلام ص۳۷)

• ابن عطاء فرماتے ہیں کہ دعا کے لئے کچھ ارکان ہیں اور کچھ پَر ہیں، کچھ اسباب ہیں اور کچھ اوقات ہیں، اگر ارکان کے موافق ہوتی ہے تو دعا قوی ہوتی ہے اور پَروں کے موافق ہوتی ہے تو آسمان پر اڑ جاتی ہے اور اگر اپنے اوقات کے موافق ہوتی ہے تو فائز ہوتی ہے اور اسباب کے موافق ہوتی ہے تو کامیاب ہوتی ہے۔ دعا کے ارکان حضور قلب، رقت، عاجزی خشوع اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ قلبی تعلق اور اس کے پَر صدق ہیں اور اس کے اوقات رات کا آخری حصہ اور اس کے اسباب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ہے۔ (فضائل درود شریف ص۸۵)

دُعا بغیر دُرود و سلام کے قبول نہیں

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ نماز اللہ تعالےٰ کی حمد و ثناء تحمید و تمجید اور دعا کا مجموعہ ہوتا ہے اور دعا بغیر درود شریف

کے منظور نہیں کی جاتی۔ (احسن الکلام فی الصلوٰۃ والسلام علی النبی خیرالانام ص۸۶)

وہابی مولوی عبدالغفور کو بھی اقرار کرنا پڑا کہ نمازیں اور دعائیں اگر قبول ہوتی ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے وسیلے سے درود و سلام کے بغیر نماز اور دعا بھی اللہ تعالےٰ کو منظور نہیں۔

درود شریف کے بغیر دعائیں رُکی رہتی ہیں

عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دعائیں ساری کی ساری رُکی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس کی ابتداء اللہ کی تعریف اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف سے نہ ہو اگر ان دونوں کے بعد دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول کی جائے گی۔

• حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر دعا رکی رہتی ہے یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے۔

• حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا مجھ پہ درود پاک پڑھنا تمہاری دعاؤں کی حفاظت کرنے والا ہے تمہارے رب کی رضا کا سبب ہے۔

(فضائل درود شریف ص۸۵)

درود و سلام اور دعا

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ: کہ تحقیق دعا زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے۔ اور جب تک اس دعا کے پہلے یا پیچھے درود شریف نہ پڑھا جائے وہ دعا بارگاہِ ایزدی میں نہیں جاتی۔

(مشکوٰۃ شریف صـ۸۷ ترمذی شریف صـ۶۴ ج ۱، زاد السعید صـ۱۱، فضائل درود وسلام صـ۳۶، صلوٰۃ وسلام صـ۱۴، احسن الکلام فی الصلوٰۃ والسلام علی النبی خیر الانام صـ۸۷، الترغیب صـ۵۰۵ ج ۲، فضائل درود شریف صـ۸۵)

یعنی دعا درجہ قبولیت کو نہیں پہنچتی جب تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک نہ پڑھو۔

درود وسلام کے بغیر تمام دعائیں رُکی رہتی ہیں

حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ تمام دعائیں رُکی رہتی ہیں۔ جب تک سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر درود پاک نہ پڑھا جائے۔

(معجم کبیر طبرانی، زاد السعید صـ۱۱، صلوٰۃ وسلام صـ۱۴ احسن الکلام فی الصلوٰۃ والسلام علی النبی خیر الانام صـ۸۷، فضائل درود وسلام)

معلوم ہوا کہ تمام دعائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر درود وسلام پڑھنے سے قبول ہوتی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ جب تو دعاء مانگا کرے تو اپنی دعائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھی شامل کیا کر اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود تو مقبول ہے ہی اور اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے کرم سے یہ بعید ہے کہ وہ کچھ کو قبول کرے اور کچھ کو رد کرے۔

● حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ کوئی دعا ایسی نہیں ہے کہ جس میں اور اللہ تعالےٰ کے درمیان حجاب نہ ہو یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے پس جب وہ ایسا کرتا ہے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور وہ دعا محل اجابت میں داخل ہو جاتی ہے۔ ورنہ لوٹادی جاتی ہے۔ اور بھی متعدد احادیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ دعا رکی رہتی ہے جب تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام نہ بھیجے

● علامہ سخاوی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ درود شریف دعا کے اوّل، درمیان میں اور آخیر میں ہونا چاہیئے۔

● علماء کرام نے اس کے استحباب پر اتفاق کیا ہے کہ دعا کی ابتداء اللہ تعالےٰ شانہٗ کی حمد و ثنا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف سے ہونی چاہیئے اور اسی طرح اسی پر ختم ہونی چاہیئے۔

اقلیشی کہتے ہیں کہ جب تو اللہ تعالےٰ سے دعا کرے تو پہلے حمد کے ساتھ ابتدا کر پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج اور درود شریف کو دعا کے اوّل میں دعا کے بیچ میں، دعا کے آخیر میں کر اور درود شریف کے وقت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ فضائل کو ذکر کیا کر اس کی وجہ سے تو مستجاب الدعوات بنے گا اور تیرے اور اس کے درمیان سے حجاب اٹھ جائے گا۔ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیرا کثیرا۔

اس لئے ضروری ہے کہ دعا کے اوّل اور آخیر میں درود شریف پڑھنا چاہیئے اور اس میں عدد طاق کی رعایت کرنا اولیٰ ہے چنانچہ صوفیائے کرام وظائف اور عملیات میں اوّل آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف

پڑھنا ضروری قرار دیتے ہیں۔

جنّت کی بشارت کا تحفہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن سو مرتبہ درود شریف پڑھا کرتا ہے تو اس پر ایک فرشتہ موکل کر دیا جاتا ہے جو مرنے کے وقت اس کے پاس جنت کی بشارت کا تحفہ لے کر آتا ہے جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کے پاس ہدیہ لے جایا کرتے ہو۔ (معارج النبوت ص — صلوٰۃ وسلام ص۱۳۰)

جنّت دوزخ اور فرشتہ جو درود پر موکل ہے کی قوت سماع

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے تین چیزوں کو سماع کی طاقت بخشی ہے۔ یعنی ان کو سننے کی قوت بہت زیادہ عطا کی گئی ہے؟

(۱) **جنّت**: جب کوئی بندہ اللہ تعالےٰ سے جنت طلب کرتا ہے تو جنت عرض کرتی ہے، الٰہی! تیرا فلاں بندہ مجھ کو طلب کر رہا ہے۔ اس کے لئے میری نعمتیں وقف کر دے۔

(۲) **دوزخ**: جب کوئی بندہ دوزخ سے پناہ مانگتا ہے تو دوزخ عرض کرتی ہے الہ العالمین تیرا فلاں بندہ مجھ سے پناہ مانگ رہا ہے۔ اس کو پناہ دے اور میرے عذاب سے اس کو محفوظ رکھ۔

(۳) وہ فرشتہ جو درود پاک پر مؤکل ہے، جب کوئی بندہ مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ سن لیتا ہے اور فوراً مجھ سے عرض کرتا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں شخص نے آپ پر درود پاک بھیجا ہے، جو

شخص مجھ پہ ایک بار درود پاک پڑھتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس پہ دس بار درود پاک بھیجتا ہے اور جو مجھ پہ دس بار درود پاک پڑھتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس پہ (۱۰۰) سو بار درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پہ سَو (۱۰۰) بار درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس پہ ہزار مرتبہ درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پہ ہزار مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کو دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔

(معارج النبوت ، صلوٰۃ وسلام ص۱۲-۱۳)

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگو! تم میرے سامنے مع ولدیت کے نام بنام پیش کئے جاتے ہو۔ پس تم کو چاہیئے کہ اپنے کو درود شریف سے آراستہ کیا کرو۔

(در منثور ص ، صلوٰۃ وسلام ص۱۵)

فرشتے کی قوت سماعت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ جل شانہ نے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قوت عطا فرمائی ہے وہ قیامت تک میری قبر پہ متعین رہے گا۔ جب کوئی شخص مجھ پہ درود بھیجے گا تو وہ فرشتہ اس شخص اور اس کے باپ کا نام لے کر مجھ سے کہتا ہے کہ فلاں نے جو فلاں کا بیٹا ہے آپ پہ درود بھیجا ہے اور اللہ تعالےٰ نے مجھ سے یہ ذمہ لیا ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالےٰ جل شانہ، اس پہ دس دفعہ درود بھیجے گا۔

حضرات محترم! یہ حدیث پاک بہت سے محدثین نے نقل کی ہے حتیٰ کہ مولوی زکریا سہارنپوری نے فضائل درود شریف ص۱۸-۱۹ میں لکھی ہے اور وہابیوں کے مولوی وحید الزماں نے بھی اس حدیث کو مرفوع لکھا

ہے۔ اس نے اپنی کتاب "ھدیۃ المہدی" میں لکھا ہے کہ ایک فرشتہ حضور کی قبر پر کھڑا رہتا ہے جو تمام مخلوق کی آوازیں سننے پر قادر ہے۔

حافظ محمد بن مولوی بارک اللہ غیر مقلد وہابی نے لکھا ہے۔

ے ستاں زمیناں ہیٹھ جہنم اوپر آن رکھیسی!
تے ست آسماناں اتے جنت اسدن تلے اینسی
آتش جوش کریسی قہروں غضبوں لاٹاں مارے
کافر مشرک بدکاراں نوں لے لے نام پکارے
فر کہن بہشتی دوزخیاں نوں وعدے اللہ والے
ساڈے حق ہوئے سب سچے خبر دیہو تسیں حالے
اوہ تساں بھی وعدے حق پائے ہن یا کجھ فرق دسایا
تا رو رو کہسن حق ہوئے سب ذرہ فرق نہ پایا
فر کرسے شور شرارت آتش اوہناں چھک لیجائے
لوک بہشتی ویکھ تماشا ہر کوئی گھر نوں آوے
(احوال آخرت صـ۵۱، صـ۱۰۷)

جنّت کی حوروں کا دنیا کی عورت سے کلام کرنا

جو عورت دنیا میں اپنے خاوند کو تکلیف پہنچائے جنت کی حوریں اس کو ملامت کرتی ہیں ے

اوہ خصماں نال پیار محبت رکھن دلوں بجانوں
ہکدوجے دیناں نہ کینہ حسد عداوت شانوں
پردہ دور کرے رب ویکھن دنیا اندر پھردے
آکھن یارب میل شتابی ونجن داغ ہجر دے

اوہ ہن بھی خصماں نال محبت رکھن دلوں بجانوں
دنیا وچہ وکھال اسانوں سوال کرن رحمانوں
جے دنیا اندر عورت کائی اپنا خصم دکھاوے
حوراں کرن ملامت اس نوں خبر نبی فرماوے
جو پاس تیرے مہمان کوئی دن کیوں توں ایس رنجانے
جد ایہہ پاس اساڈے آیا ناز کرے من بھانے

جنت کی حوریں دنیا کی عورتوں کو پکار سکتی ہیں اور ان کو دیکھ سکتی ہیں ۔ حافظ محمد لکھوی وہابی نے اپنی کتاب احوال الآخرت صـ۱۲۶ میں یہ حدیث نقل کی ہے پھر قرآن پاک میں بھی لکھا ہے کہ دوزخی اہل جنت کو پکاریں گے اور جنتی ان کی آواز سنیں گے اور ان کا جواب دیں گے۔

حالانکہ دوزخ ساتویں زمین کے نیچے (تحت الثریٰ) ہے اور جنت ساتویں آسمان کے اوپر (علیین) میں ہے ۔ اتنی دوری سے یہ آوازیں سننا نص سے ثابت ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی آواز حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو پہنچ جانا متفقہ علیہ۔

حضرت سلیمان علیہ السلام ایک چیونٹی کی آواز سن لیتے ہیں۔ مگر غیر مقلد وہابیوں اہلحدیثوں کے ہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی امتی کی آواز سننا جائز نہیں ۔ یا للعجب ۔

قدر نبی دا ایہہ کی جانن نجدی لوگ کمینے
قدر نبی دا سنی جانن صاف جنہاں سینے

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جنت ، دوزخ اور فرشتہ اور حوریں دور کی آوازیں سن سکتے ہیں ۔ تو جس کے صدقے اللہ تعالےٰ نے تمام کائنات

کو پیدا فرمایا کیا وہ اپنے غلاموں کی فریاد اور درود وسلام نہیں سن سکتے حالانکہ جنت ساتوں آسمانوں کے اوپر اور دوزخ ساتوں زمینوں کے نیچے اور فرشتے حضور کے خادم ہیں۔ وہ آواز سن سکتے ہیں تو ہمارے آقا و مولا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی سن سکتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ؎

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان　　کانِ لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

درود وسلام اور سماعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِی دَرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَّشْھُوْدَۃٌ تَشْھَدُ الْمَلَائِکَتُہٗ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ حَیْثُ کَانَ۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن مجھ پر درود شریف کثرت سے پڑھا کرو۔ کیوں کہ یہ قیامت کا دن ہے اور اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں پس جب بھی اور جہاں بھی کوئی بندہ مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو اس کی آواز مجھے پہنچتی ہے۔　　(جلاء الافہام ص۱۰۸ از ابن قیم)

درود افضل ہے یا ذکر الٰہی

علماء امت میں مسئلہ بھی زیر بحث رہا ہے کہ ذکر الٰہی اور درود شریف ان دونوں میں کون سا افضل ہے۔ خدا کا ذکر افضل ہے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا افضل ہے؟ اگر تفصیل سے فریقین کے دلائل

کی گنجائش نہیں ہے؟ لیکن بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ درود شریف کو افضل کہنے والوں کے دلائل قوی ہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ذکر الٰہی کرنے والوں سے صرف ذکر کا وعدہ ہے یعنی؛

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ، تم مجھ کو یاد کرو میں تم کو یاد کروں گا،،

اگرچہ اس کا ذکر ہمارے ذکر سے اعلیٰ اور افضل ہے اور اس کی مجلس ذکر، ہماری مجلس ذکر سے بہتر ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث قدسی میں ارشاد ہے

ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاءٍ خَيْرٌ مِّنْهُمْ۔

ترجمہ: میں تیرا ایسی جماعت اور مجلس میں تذکرہ کروں گا جو تیری جماعت سے بہتر ہوگی۔

ذکر کی اس خصوصیت کے بعد یہ نہیں فرمایا کہ ایک دفعہ ذکر کرنے والے کا دس دفعہ ذکر کیا جائے گا۔ لیکن درود شریف کے متعلق یہ موجود ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے۔

طبرانی کی روایت پہلے گزر چکی ہے کہ اللہ تعالےٰ ایک مرتبہ درود پڑھنے والے پر ستر رحمتیں نازل کرتا ہے، اس اعتبار سے کہ ایک دفعہ کے درود پڑھنے والے پر اللہ تعالےٰ جل شانہٗ کا ایک درود بھی ہمارے ہزاروں درودوں سے بہتر ہے چہ جائیکہ اس کا دس مرتبہ درود بھیجنا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ درود شریف ایک ایسی عبادت ہے کہ اس کے ثواب کا کوئی حد و حساب نہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ، آیت کا نزول

بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ جب آیت
اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ، الخ نازل ہوئی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مژدہ بانہ مبارکباد پیش کی، اور اس علوِ مرتبہ پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نعمت میں آپ حضور کی امت کا بھی کچھ حصہ ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال پر سکوت فرمایا، تھوڑی ہی دیر کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور دوسری آیت
هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَ مَلٰٓئِکَتُہٗ، نازل ہوئی" یعنی اللہ تعالٰی مسلمانوں پر رحمت بھیجتا ہے، اور اس کے فرشتے بھی مسلمانوں پر رحمت بھیجتے ہیں"

اسی طرح جب آیت لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ۔ نازل ہوئی۔

ترجمہ: تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔

تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے آپ کی خدمت میں مبارک پیش کرتے ہوئے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس اعلان مغفرت میں آپ کی عام امت کا بھی حصہ ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کے اس سوال پر فوراً ہی یہ آیت نازل ہوئی۔
لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا
گنہگار اللہ تعالٰی کی رحمت سے ناامید نہ ہوں۔ اللہ تعالٰی تمام گناہوں

کو بخش دے گا اور تمام خطائیں معاف فرما دے گا۔

ایک موقعہ پر جب آیت وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيزًا ط نازل ہوئی۔ (یعنی اللہ تعالیٰ آپ کی پوری مدد کرے گا) تو اس آیت کو سن کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس امداد اعانت میں ہمارا ابھی کچھ حصہ ہے؟ اس سوال کے تھوڑی دیر بعد آیت اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا نازل ہوگئی (ہم اپنے رسولوں کے ساتھ اپنے مسلمان بندوں کی بھی مدد کیا کرتے)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شرح صدر کی لازوال دولت سے سرفراز کرتے ہوئے فرمایا

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ۔

"کیا ہم نے آپ کا سینہ نہیں کشادہ کر دیا"

اس کو سن کر بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مرتبہ شرح صدر میں آپ کی امّت کو بھی کچھ حصہ ملے گا؟ اس کے جواب میں حضرت جبرئیل علیہ السلام آیت فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ لے کر نازل ہوا۔

اللہ تعالیٰ جس بندے کی رہنمائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے۔

ایک شبہ

بعض لوگوں کو ممکن ہے یہ شبہ ہو کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں پر رحمت بھیجتے ہیں تو عام مسلمان اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس مساوی ہوئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت

بھیجتے ہیں اور مسلمانوں پر بھی جیسا کہ آیت
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ اور آیت هُوَ الَّذِيْ
يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ سے ظاہر ہے۔

تو اس شبہ کا جواب

یہ ہے کہ جس آیت مبارکہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر درود بھیجنے کا ذکر ہے وہاں فرشتوں کا ذکر کرنے کے بعد صلوٰۃ کا اسناد فرمایا ہے۔

اور جہاں مسلمانوں پر رحمت بھیجنے کا ذکر ہے وہاں صلوٰۃ کا اسناد ملائکہ سے پہلے ہے اور یہ فرق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کی غرض سے کیا گیا۔

(هٰكذا قال الرازی رحمة الله عليه فی تفسیر، صلوٰۃ وسلام ص ۳۱،۲۹)

عزّت و مرتبہ، شان و شوکت اور جاہ و جلال مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

جس طرح مختلف انبیاء کرام علیہم السلام کے فضائل و مناقب کا ذکر کیا گیا ہے تو ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان و شوکت اور آپ کے جاہ و جلال اور آپ کی عزت و مرتبت اور آپ کے قرب و حضوری کو ان الفاظ سے یاد فرمایا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

تحقیق اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم درود بھیجتے ہیں اور جو کام اللہ تعالےٰ کرتا ہے اور جو خدمت اس کے فرشتے انجام دیتے ہیں۔ ایمان والوں کو حکم ہوتا ہے تم بھی اس مبارک کام میں

ہمارے ساتھ شریک ہو جاؤ اور دین و دنیا کے محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسان کا حق اس طرح ادا کر کیا کرو کہ ان کی ذاتِ گرامی پر تم درود اور سلام بکثرت بھیجا کرو۔

ایمان والوں کی اس سے زیادہ خوش قسمتی اور کیا ہو گی کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو اپنے ساتھ ایک فعل میں شریک فرما لیا۔

شرکت اسمی اور فعلی

جس طرح اللہ تعالےٰ نے درود میں مسلمانوں کو اپنے ساتھ شریک ہونے کا حکم دیا ہے۔ اسی طرح بعض اور مقامات میں بھی مسلمانوں کا نام لے کر عزت افزائی فرمائی ہے اگرچہ ہمیں خوش قسمتی سے حضرت حق کے اسماءِ جلیلہ میں سے ایک نام کے ساتھ بھی شرکت حاصل ہے۔ ایمان والوں کو جا بجا قرآن میں

یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کے اعزازی لقب سے یاد فرمایا ہے جس کی وجہ سے ہمارا نام مؤمن ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کا نام بھی مؤمن ہے۔ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ (بادشاہ بہت پاک جملہ عیوب سے محفوظ امن دینے والا)

اگرچہ اس مؤمن اور اُس مؤمن میں فرق ہے۔ ہم کو مؤمن اس لئے کہا گیا ہے کہ ہم ملت اسلامیہ پہ ایمان لاتے ہیں اور خدائے تعالےٰ کو مؤمن اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ خوف زدہ کو امن عطا فرماتا ہے۔ لیکن بہرحال نام میں شرکت ضرور ہے۔

یہ ایک نکتہ اور لطیفہ کی بات ہے جو عرض کی گئی اور اس امید پہ عرض کی گئی کہ دنیا کے رئیس اور بادشاہ بھی اپنے ہمنام کی خاص رعایت کرتے

پس پھر اللہ تعالیٰ تو الرحیم الرحمٰن ہے اس سے کیا بعید ہے کہ اپنے ہمناموں کو خاص رعایت اور مخصوص توجہ کے ساتھ سرفراز فرمائیں۔ اس شرکت اسمی اور درود شریف کی شرکت فعلی کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے جن مواقع پر اپنے ساتھ ایمان والوں کا تذکرہ فرمایا وہ حسب ذیل ہیں؛

(۱) اطاعت اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔ اللہ کی اطاعت کرو اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانو، اور عادل بادشاہ جو مسلمان ہو اس کی اطاعت کرو۔

(۲) ولایت اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تمہارا دوست اور حمایتی اللہ تعالیٰ ہے، اس کا رسول ہے اور مسلمان ہیں۔

یہود کے ایک شبہ کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ہے ان کو خیال تھا کہ اگر ہم مسلمان ہو گئے اور اپنی سوسائٹی چھوڑ کر نئی جماعت میں شریک ہو گئے اور ہم پر کوئی مصیبت آئی تو ہماری مدد کون کرے گا ان کا جواب ہے اس جواب میں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان والوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے

(۳) عزت وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ عزت اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور مؤمنوں کے لئے ہے۔

منافقین کی بیہودہ گوئی کا جواب دیا گیا ہے۔ بعض موقع پر منافقین نے مسلمانوں کو ذلیل کہا تھا۔ عبداللہ بن ابی اور اس کے رفقاء نے کہا تھا کہ مدینہ کے عزت دار لوگوں کو چاہیئے کہ ان ذلیلوں کو مدینہ منورہ سے نکال

دیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جن کو ذلیل کہا گیا ہے یہی تو حقیقی عزت کے مستحق ہیں۔

(۴) توحید کی شہادت

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ۔

اللہ تعالیٰ اس بات کا گواہ ہے کہ وہ وحدہ لاشریک ہے اور اس بات پر فرشتے بھی گواہ ہیں اور امت مسلمہ کے علماء بھی خدا کی توحید کے شاہد ہیں

(۵) انجام کا انتظار

وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ۔ ان منافقین سے کہہ دیجئے کہ جو تمہارا جی چاہے وہ کرو، تمہارے کام کا جو انجام ہو گا اس کو اللہ تعالیٰ بھی دیکھے گا۔ اور اس کا رسول بھی دیکھے گا اور ایمان والے بھی دیکھیں گے)

منافقین کو تہدیدی حکم ہے کہ جو جی میں آئے وہ کرو تمہارے انجام بد کو دیکھنے والے موجود ہیں۔ اس آیت میں بھی ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کو ساتھ جمع کیا ہے۔

(۶) رفاقت وحمایت

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

بیشک اللہ تعالیٰ اپنے رسول کا حامی ہے اور جبریل اور نیک مسلمان اس کے دوست ہیں)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج مطہرات کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر اپنی باتوں سے باز نہ آؤ گی تو یاد رکھو! اس پیغمبر کے بہت سے مددگار اور حمایتی ہیں ان حمائیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام اور نیک مسلمانوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔

جن مذکورہ بالا واقعات میں مسلمانوں کا تذکرہ فرما کر ان کی عزت افزائی فرمائی ہے اسی طرح صلوٰۃ و سلام میں بھی ان کو شامل فرما کر ان کا اعزاز بڑھایا ہے۔

نکتہ: بعض علماء سے منقول ہے کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے لئے جب ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا گیا کہ ان کو سجدہ کرو تو فرشتوں کو خیال ہوا کہ شاید ان سے بڑھ کر کوئی نبی ذی مرتبت نہ ہو گا۔ اللہ تعالےٰ نے اس لئے ملائکہ کو حکم دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو تو صرف ایک بار سجدہ کیا گیا تھا۔ لیکن نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ رحمت بھیجتا ہوں۔ اور تم کو بھی حکم دیتا ہوں کہ اس پر درود بھیجو۔

درود وسلام بھیجنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تین خلعت

صاحب زہرۃ الریاض رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ جو مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھتے ہیں ان کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے تین خلعت عطا ہوتے ہیں۔

(۱) رحمت: هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ

ترجمہ: "اللہ تعالےٰ تم پر اے ایمان والو رحمت نازل کرتا ہے"

(۲) سلام: سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ ط

ترجمہ: "سلام ہے ایمان والوں پر رب رحیم کی طرف سے"

(۳) مہربانی: وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ط

ترجمہ: "اللہ تعالےٰ مؤمنوں پر مہربان ہے"

جس طرح اللہ کی جانب سے ان بندوں کو خلعت دیئے جاتے ہیں اسی طرح

دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی تین خلعت عطاء ہوتے ہیں۔

درود و سلام پڑھنے والوں کیلئے دربار مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تین خلعت

(۱) صلوٰۃ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ

ترجمہ: اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے لئے دعا کیجئے، آپ کی دعاء ان کے لئے موجب تسکین وطمانیت ہے۔"

(۲) سلام: وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ

ترجمہ: "جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں تو اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان پر سلام بھیجو۔"

(۳) استغفار: وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلِلْمُؤْمِنٰتِ۔

ترجمہ: اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلّم اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو!

صاحب زہرۃ الریاض رحمہ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں کہ ان عطاؤں کا سلسلہ یہیں ختم نہیں ہوجاتا۔ بلکہ فرشتوں کی طرف سے بھی مسلمانوں کو تین خلعت عطاء ہوتے ہیں۔

درود و سلام پڑھنے والوں کیلئے فرشتوں کی طرف سے تین خلعت

(۱) صلوٰۃ: هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ۔

ترجمہ: "اللہ تعالٰی تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے ملائکہ بھی رحمت کی دعا کرتے ہیں۔"

(۲) سلام: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ ۔
ترجمہ: فرشتوں کا قول ہے جو جنت میں مسلمانوں کو کہیں گے یعنی تم نے جو صبر کیا اس کے بدلے میں تم پر سلامتی ہو،،
(۳) حفاظت: لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ط
ترجمہ: "بندہ مومن کے فرشتے محافظ ہیں۔ جو ہر طرف سے ہر وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔"
(صلوٰۃ وسلام ص ۳۶)

درود پاک کے متعلق چند نکتے

درود کا مقصد ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنا۔
لیکن درود کے جو الفاظ نماز میں تعلیم کئے گئے ہیں اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم کا نام بھی ذکر کیا گیا ہے
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ط جس طرح یا اللہ توں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی اولاد پر درود بھیجا تھا اسی طرح ہمارے آقا و مولا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی درود بھیجئے)
(۱) ایک نکتہ تو اس میں یہ ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو ہمارے آقا و مولا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی مناسبت ہے اوّل تو ہمارے حضور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ملت ابراہیمی سے بہت ملتی جلتی ہے۔
مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ پ ۱۷ ع ۱۷ شریعت محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) تو ہمارے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد کو شریک کر لیا گیا ہے۔

(۲) دوسرا نکتہ یہ ہے کہ معراج کی رات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا کہ اپنی امّت کو میرا اسلام کہہ دیجئے گا۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو حکم ہوا کہ تم بھی درود وسلام میں حضرت ابراہیم کا نام لیا کرو۔

(۳) تیسرا نکتہ یہ ہے کہ ابراہیم السلام کعبہ کی بناء سے فارغ ہوئے تو آپ نے دعاء کی۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ۔ اے ہمارے رب اس بستی میں ایک رسول مبعوث کیجیو، جو تیری آیتیں تلاوت کرے اور تیری مخلوق کو برائیوں سے پاک کرے۔ اور حکمت اور دانائی کی باتیں سکھائے۔

یہ دعاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو یوں سمجھنا چاہیئے کہ اتنی بڑی نعمت ہم کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی برکت اور ان کی دعاء کی بدولت حاصل ہوئی ہے اس لئے ہمارا بھی فرض ہے کہ جب ہم اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی شریک کریں۔ جن کی دعاء سے یہ ثمرہ ہم کو نصیب ہوا ہے۔

(۴) چوتھا نکتہ یہ ہے کہ جب حضرت اسماعیل اور حضرت ابراہیم علیہما السلام بناء کعبہ سے فارغ ہوئے تو حضرت ابراہیم السلام کے تمام خاندان نے امت محمدیہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے لئے دعا کی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے جو بوڑھا اس گھر کی طرف منہ کر کے دو رکعتیں پڑھے اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اس دعا پر حضرت اسماعیل، حضرت

اسحاق، حضرت ہاجرہ اور حضرت سائرہ رضی اللہ عنہم نے آمین کہی۔

پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ! نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا جو نوجوان اس گھر کی طرف منہ کر کے دو رکعت پڑھے اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اس دعا پر حضرت ابراہیم حضرت اسحاق علیہما السلام اور حضرت ہاجرہ اور حضرت سائرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آمین کہی۔

اس کے بعد حضرت اسحاق علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ! نبی آخر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا جو ادھیڑ عمر شخص تیرے گھر کی طرف منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھے اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اس دعا پر خاندان کے تمام لوگوں نے آمین کہی۔

پھر حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے دعا کی الٰہی! نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے جو آزاد عورت اس گھر کی طرف منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھے اس کے حق میں میری شفاعت قبول کر اس دعا پر خاندان کے تمام لوگوں نے آمین کہی۔

آخر میں حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے دعا کی الٰہی نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں سے جو لونڈی باندی اس گھر کی طرف رخ کر کے دو رکعت نماز پڑھے اس کے حق میں میری شفاعت قبول کر اس دعا پر بقیہ لوگوں نے آمین کہی۔

خاندان ابراہیمی کا یہ ہدیہ چونکہ امت محمدیہ کے حق میں پیش کیا گیا تھا اس لئے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ تم بھی اس ہدیہ کا عوض اور بدلہ خاندان ابراہیمی کی خدمت میں پیش کرو اور پانچوں وقت

نمازوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اوران کے خاندان کا نام لیاکرو۔

ایک ضروری نکتہ امت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کوابراہیمی ہدیہ کا بدلہ دینے کا حکم کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خاندان ابراہیمی کا وہ ہدیہ جو بناء کعبہ کے بعد امّت محمدیہ کو دعاؤں کی شکل میں پیش کیا گیا تھا قبول ہوگیا، ورنہ اس کے بدلے کا حکم نہ ہوتا کیونکہ اگر کوئی شخص کسی کا ہدیہ قبول ہی نہ کرے تو بدلے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، امّت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بدلے کا حکم دینا اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان کی وہ دعائیں قبول کرلی گئیں۔

ایک اور نکتہ یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہدیہ اور ہبہ کا عوض قبول کرنے سے قبل ہبہ کو لوٹانے کا حق باقی رہتا ہے، اگرچہ شوافع ہبہ کو قبل از عوض واپس کرنے کے قائل نہیں ہیں لیکن حنفیہ مع الکراہتہ کے قائل ہیں تو گویا یہ مطلب ہوا کہ اگر امّت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عوض اور بدلہ کا حکم نہ ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اوران کے خاندان کو یہ حق رہتا ہے کہ وہ اپنے ہدیہ کو واپس کرلیتے، یعنی جو دعائیں انہوں نے امّت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی تھیں اس سے رجوع کرلیتے لیکن اب جبکہ بدلے میں پورے خاندان کو امّت محمدیہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے دور میں شریک کرلیا گیا، تو ہبہ اور ہدیہ کے رجوع کا احتمال بھی جاتا رہا۔

(۵) پانچواں نکتہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو درود شریف میں شریک کرنے کا یہ ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لئے دعاء کی تھی۔

وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ (آنے والی نسلوں میں میرا ذکرِ خیر اور سچائی کے ساتھ جاری رکھ)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعاء قبول کر لی گئی اور امّت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم جو آخری امّت ہے اس میں آپ کا ذکر جاری کیا گیا

ایک مشہور شبہ اور اس کا جواب

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درود کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درود سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ یعنی حضور کا درود مشبہ ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا درود مشبّہ بہ ہے اور مشبّہ افضل ہوتا ہے اس تقدیر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا درود افضل ہوا۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درود سے؟ اس شبہ کے چند جوابات ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے دیئے ہیں ان میں سے سہل ترین جواب یہ ہے کہ مشبّہ بہ کا مشبّہ سے افضل ہونا ضروری نہیں بلکہ زیادہ واضح اور مشہور ہونا ضروری ہے کیونکہ تشبیہہ اور تمثیل کا کم از کم فائدہ اتنا ہے کہ مشبہ بہ مشبہ سے ذرا روشن اور واضح ہو تاکہ سامع مشبّہ کو سمجھ سکے چونکہ صلواۃ ابراہیمی اہل کتاب اور مشرکین میں متعارف تھی اس لئے اس کو مشبّہ بہ بنایا گیا۔

اے دل تو صبح و شام درود و سلام بھیج
لے لے کے ان کا نام درود و سلام بھیج
یارب تو اس پیامبر ذوالکرم کو
ہر دم میرا پیام درود و سلام بھیج

اور جو کہ ہیں رسول کے اصحاب واہل بیت
ان پر بھی تو مدام درود و سلام بھیج
گر شاد کامی دو جہاں تجھ کو چاہیئے
ہو ہو کے شاد کام درود و سلام بھیج
اس سرور جہاں پہ یارب شبانہ روز
باالف واحترام درود و سلام بھیج
(صلوات و سلام ص۳۷)

درُود وسلام کے مواقع

ہر مسلمان کے لئے نفلی عبادات میں سب سے اہم اور کار آمد محبوب مشغلہ درود وسلام بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کرنا ہے جیسا کہ پہلے آپ پڑھ چکے ہیں۔ لہٰذا تمام فرصت کے اوقات کو اگر اس بہترین شغل مبارک عمل میں صرف کیا جائے تو بڑی ہی منفعت اور منقبت نصیب ہو۔ جیسا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت گزر چکی ہے۔ آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنا معمول پھر سب درود ہی رکھوں گا تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اب تمہارے سب فکروں کی بھی کفایت ہوجائے گی اور تمہارے گناہ بھی معاف ہوجائیں گے۔
(ترمذی شریف، زاد السعید، مستدرک وحاکم)

جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات

میں جو سو مرتبہ مجھ پر درود پاک پڑھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ اس کی سو حاجات پوری فرمائے گا۔ ستر دنیا کی اور تیس ۳۰ آخرت کی۔ (جذب القلوب، فضائل درود وسلام ص۸۶، نسیم الریاض ص۵۰۱ ج ۳)

جمعہ کے دن

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن جو درود پاک مجھ پر کوئی شخص بھیجتا ہے وہ مجھ پہ پیش کیا جاتا ہے (زاد السعید ص)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن جو سو مرتبہ درود پاک پڑھے گا تو قیامت میں وہ شخص اس شان سے آئے گا کہ اس کے چہرہ پر ایسا نور (کامل) ہوگا کہ لوگ (بطور تعجب) کے کہنے لگیں گے کہ یہ شخص کون سا مبارک عمل کیا کرتا تھا جو ایسا نور کامل نصیب ہوا

(کتاب الصلات، فضائل درود و سلام ص ۸۶)

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے لئے دنوں میں جمعہ کا دن بہترین ہے اسی دن حضرت آدم السلام کی پیدائش ہوئی اور اسی دن ان کا وصال ہوا اسی دن پہلا صور ہو گا، اسی دن دوسرا صور پھونکے گا۔ پس جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجا کرو۔

(سنن ابو داؤد، سنن نسائی، سنن دارمی، بیہقی بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح باب الجمعہ فصل دوئم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی بھی منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پہ سو بار (یا اسی بار) درود شریف بھیجے اس کے اسی سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

یصلون علی النبی ص ۱۲۷، تبلیغی نصاب فضائل درود شریف ص ۳۹، فضائل درود وسلام ص ۳۹ از عنایت احمد کاکوری)

تاجدار عرب و عجم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو درود جمعہ کے دن مجھ پر پڑھا جائے تو وہ عرش عظیم سے نیچے نہیں رکتا ہے (یعنی عرش تک پہنچتا ہے)

اور جس گروہ ملائکہ کے پاس پہنچتا ہے وہ کہتے ہیں۔
صَلُّوا عَلٰی قَائِلِهَا اس درود پڑھنے والے کے لئے دعائے رحمت کرو۔
(جذب القلوب ، فضائل درود و سلام صـ۸۶)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہٗ کو تلقین فرمائی کہ تم بروز جمعہ ہزار بار ضرور اس صیغہ کے ساتھ درود پڑھا کرو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
(کتاب الصلوٰۃ، فضائل درود سلام صـ۸۷)

جمعرات کے دن اور شب جمعہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ فرشتوں کی ایک جماعت اس شان سے بھیجتا ہے کہ ان کے پاس چاندی کے صحیفے سونے کے قلم ہوتے ہیں۔ ان کا کام صرف یہ ہوتا ہے کہ جو مؤمنین جمعرات کے دن اور شب جمعہ میں بکثرت درود شریف پڑھیں ان کے نام ان صحیفوں میں تحریر کریں۔ (کتاب الصلوٰۃ ، فضائل درود و سلام صـ۸۷)

جمعہ بعد نماز عصر

حضرت سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو شخص بعد نماز عصر جمعہ کے دن بصیغہ صلی اللہ علیہ سیدنا محمد ن النبی الامی و علی آلہ وسلم اسّی مرتبہ درود و سلام پڑھے اس کے اسّی برس کے گناہ بخشے جائیں گے
(کتاب الصلوٰۃ)

امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یوں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ہر وقت ہی مستحب ہے لیکن درود شریف شب جمعہ

اور جمعہ کے دن پڑھنے میں استحباب کامل اور بڑی فضیلت ہے۔

(کتاب الصلوٰۃ)

شب جمعہ شب قدر سے بھی افضل اور حضور بنفس نفیس جواب مرحمت فرماتے ہیں

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شب جمعہ شب قدر سے بھی افضل ہے اور بعض علماء نے یہ بات بھی نقل فرمائی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شب جمعہ میں درود و سلام کا جواب بنفس نفیس مرحمت فرماتے ہیں

جذب القلوب ، فضائل درود و سلام صـ ۸۷ از مولوی سید حسن دارالعلوم دیوبند)

جمعرات کے دن درود پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے چنانچہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر جمعرات کے دن سو مرتبہ درود شریف پڑھے وہ کبھی محتاج نہ ہو گا۔

(جذب القلوب عن مفاخر الاسلام)

پیر کی رات اور پیر کے دن

پیر کے دن میں کثرت سے درود وسلام پڑھنے کی زیادہ فضیلت ہے اس لئے کہ دو شنبہ کا دن بھی بہت بابرکت ہے، کیونکہ اس دن میں بندوں کے اعمال درگاہ رب العزت میں پیش کئے جاتے ہیں۔

(کمافی الحدیث)

اور اس دن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر روزہ رکھتے تھے تو جیسے کہ شب جمعہ کی فضیلت روز جمعہ کی وجہ سے ہے اسی طرح شب دوشنبہ کی روز دوشنبہ کی وجہ سے ہے چنانچہ احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ

جو شخص سوموار کی رات میں چار رکعت اس طریقہ سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں بعد الحمد شریف گیارہ مرتبہ اور تیسری رکعت میں بھی یہی سورہ تیس مرتبہ اور چوتھی رکعت میں بھی یہی سورہ چالیس مرتبہ پڑھے اور سلام کے بعد پچھتر مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے اور پچھتر مرتبہ استغفار کرے اپنے اور اپنے والدین کے لئے اور پچیس مرتبہ درود پڑھے اس کے بعد جو حاجت اللہ تعالےٰ سے طلب کرے گا وہ حاجت اس کی پوری ہوگی۔ اسی طرح روز شنبہ و یکشنبہ میں درود شریف پڑھنے کی فضیلت منقول ہے۔ (جذب القلوب)

اذان کے بعد درود شریف پڑھنا افضل ہے

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم اذان سنو اذان کا جواب دو پھر مجھ پر درود پڑھو۔ (مسلم عن عبداللہ بن عمرو بن العاص)

نیز اذان کے بعد یہ دعا بھی پڑھنی چاہیئے

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

(ترغیب و ترہیب للمنذری رح)

تکبیر کے وقت درود شریف پڑھنا افضل ہے۔

ہر رات کو نماز تہجد کے لئے اٹھنے کے وقت۔

ماہ رمضان المبارک کی ہر رات میں عبادت کے وقت

ہر صبح و شام کے وقت، اس کے متعلق حدیث پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی صبح کو مجھ پر دس دفعہ درود پاک پڑھے اور شام کو دس دفعہ پڑھے۔ قیامت کے دن اس کو میری شفاعت نصیب ہو گی۔ (رواہ الطبرانی فی اوسطہ)

قرآن مجید کے ختم ہونے کے وقت درود پاک پڑھے۔ بعض مشائخ سے یہ خاص صیغہ درود شریف بھی منقول ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ حَدِیْثٍ وَ قُرْاٰنٍ وَّ بِعَدَدِ حَرْفِھِمَا اُلُفًا اُلُفًا اٰمِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

قرآن کریم کی قرأت سے پہلے اور بعد میں درود شریف پڑھنا افضل ہے اسی طرح حدیث شریف اور علوم دینیہ کی تدریس سے پہلے اور بعد میں نیز وعظ اور تبلیغ دین کے وقت بھی درود شریف پڑھنا افضل و موجب برکت ہے۔ (جذب القلوب)

ہر کلام مباح سے پہلے درود شریف پڑھنا موجب برکت اور سبب نزول رحمت ہے۔ (فضائل درود و سلام ص ۹۰)

بعض اہم معاملات دینوی جو شریعت میں مباح ہیں ان کے شروع کرنے سے پہلے درود شریف پڑھنا موجب فلاح و برکت اور شرعاً مستحب ہے ان کی تفصیل یہ ہے۔ وصیت نامہ لکھنے کے وقت، سفر شروع کرنے کے وقت، منزل پر پہنچنے کے وقت، سوار ہونے کے وقت، سفر سے واپسی کے وقت، خرید و فروخت کے وقت، خطبہ نکاح اور خطبوں کو پڑھنے کے وقت۔ (جذب القلوب)

وضو کے بعد بھی درود شریف پڑھنا افضل ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو شخص درود شریف نہ پڑھے (مراد یہ ہے کہ کامل درجہ کا وضو نہیں ہوتا ہے)
(کتاب الصلوٰۃ عن ابن ماجہ وابن ابی عاصم)

فائدہ: تیمم کے بعد بھی درود شریف پڑھے۔ (جذب القلوب)

دعا کے اوّل و آخر میں درود شریف پڑھے۔ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ علامہ ابن کثیر نے تفسیر میں دعا کے درمیان میں بھی درود شریف پڑھنے کے متعلق روایت مرفوع حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان فرمائی ہے اس لئے اگر وسط دعا میں بھی درود شریف پڑھ لیا جائے تو سبب مزید برکت و رحمت ہے۔

مشائخ کا یہ معمول یہ ہے کہ تین مرتبہ اوّل و آخر دعا کے درود شریف پڑھتے ہیں۔

حضرت ابو سلیمان درانی نے فرمایا کہ جب تم کسی حاجت کو اللہ تعالیٰ سے طلب کرنے لگو تو پہلے درود شریف پڑھو، پھر اسی حاجت کے لئے دعا کرو اور دعا کو درود شریف پر ختم کرو اس طرز سے دعا مانگنے میں یہ فائدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اوّل و آخر میں جو درود شریف ہے اس کو قبول فرمائے گا اور ایسا نہ کرے گا کہ جو دعا ان دونوں درودوں کے درمیان ہے اس کو چھوڑ دے صرف درود کو ہی قبول فرمالے۔

حضرت ابن عطاء فرماتے ہیں کہ دعا کے فرائض اور ارکان اور بازو اور اوقات اور اسباب ہیں۔

کہاں کہاں درود وسلام پڑھنا چاہیئے

(۱) حالت تشہد میں التحیات پڑھنے کے بعد (۲) جنازہ کی نماز میں دوسری تکبیر کے بعد (۳) جمعہ اور عیدین کے خطبوں میں (۴) اذان سے پہلے (۵) اذان کے بعد (۶) تکبیر کے وقت (یعنی جب جماعت کی تکبیر کہی جائے (۷) جب کوئی دعا مانگے تو اس کے اوّل و آخر درود وسلام پڑھنا (۸) مسجد میں داخل ہوتے وقت (۹) مسجد سے نکلتے وقت (۱۰) صفا اور مروہ (یہ دو پہاڑوں کے نام ہیں جن کے درمیان حاجی سعی کرتے ہیں (۱۱) جب کسی محفل میں لوگ جمع ہوں اگر مجلس میں مسلمان جمع ہوں اور بدوں درود وسلام پڑھے مجلس کو برخاست کر دیں تو اس مجلس میں برکت نہیں ہوتی (۱۲) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب نام مبارک لیا جائے (۱۳) تلبیہ کے بعد (تلبیہ اسے کہتے ہیں جو حاجی احرام کے بعد پڑھا کرتے ہیں)

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ط

(۱۴) حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت (۱۵) بازار جاتے وقت (۱۶) ضیافت کے وقت (۱۷) جب رات کو سو کر اٹھے (۱۸) قرآن شریف کی تلاوت کرنے کے بعد (۱۹) جمعۃ المبارک کے دن کثرت سے (۲۰) مسجد کو دیکھ کر (۲۱) مسجد میں سے گزرنے کے وقت (اگر کسی ضرورت کی وجہ سے مسجد سے گزرنا پڑے تو درود وسلام پڑھتا ہوا گزرے (۲۲) سختی اور پریشانی کے وقت (۲۳) اللہ تعالےٰ سے مغفرت طلب کرتے وقت (۲۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی کتاب میں لکھتے وقت (۲۵) درس و تدریس کے وقت (جب کوئی مدرس سبق پڑھانا شروع کرے تو اس سے پہلے درود وسلام پڑھ لے (۲۶) وعظ کہتے وقت (واعظ وعظ

شروع کرنے سے پہلے درود شریف پڑھ لے (۲۷) صبح و شام کے وقت (۲۸) اگر کوئی گناہ کی بات ہوجائے تو فوراً درود و سلام پڑھنا چاہیئے درود و سلام کا پڑھنا اس گناہ کا کفارہ ہوجاتا ہے (۲۹) فقر و فاقہ کے وقت (۳۰) کسی حاجت کے پیش آجانے کے وقت (۳۱) خوف کے وقت (۳۲) منگنی اور نکاح کے وقت (۳۳) چھینکنے کے وقت (۳۴) وضو کے بعد (۳۵) گھر میں داخل ہونے کے وقت (یعنی جب گھر میں آئے) (۳۶) جب خدا کا نام آئے (یعنی جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہو) (۳۷) کسی چیز کو بھول جائے اور اس کو یاد کرنا چاہتا ہو تو درود و سلام پڑھنا چاہیئے۔ وہ چیز یاد آجائے گی (۳۸) کوئی ضروری کام پیش آجانے کے وقت (۳۹) کان بولنے کے وقت (کبھی کبھی کان میں ایک آواز پیدا ہوجاتی ہے اس آواز کو کان بولنا کہتے ہیں (۴۰) ہر نماز کے بعد (۴۱) ایسی کتاب کو پڑھتے وقت جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا ہوا ہو (۴۲) صدقہ اور خیرات کے بدلہ میں (یعنی ایک مفلس اور غریب آدمی جس کے پاس مال نہ ہو، اور اس کو صدقہ دینے کا شوق ہو تو ایسے شخص کا۔۔۔ درود و سلام پڑھ لینا خیرات کے قائم مقام ہوتا ہے) (۴۳) سونے کے وقت (یعنی جب سونا چاہے تو درود شریف پڑھ لے) (۴۴) ہر مہم اور مشکل کام کے وقت (اگر امر مہم کے وقت درود و سلام پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس درود و سلام کی برکت سے اس مہم کو آسان کر دیتا ہے) (۴۵) مولوی ابن قیم نے لکھا ہے کہ عیدین کی تکبیرات کے درمیان بھی درود شریف کا پڑھنا مستحب ہے۔

اگرچہ درود و سلام کے یہ پینتالیس مواقع لکھ دیئے ہیں۔ لیکن درود و سلام ایسی چیز ہے کہ انسان ہر وقت ہی پڑھتا رہے تو بہتر ہے۔

درود و سلام کے عظیم فائدے

وثمرات جو علماء کرام نے احادیث نبوی کی روشنی میں تحریر فرمائے ہیں اختصار کے ساتھ ان کو پیش کرتا ہوں۔

(۱) اللہ تعالےٰ کا امتثال حکم درود شریف پڑھنے سے ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے۔
(صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً)

(۲) درود و سلام ایک ایسا مقدس عمل ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالےٰ نے اس کی نسبت اپنی ذات پاک کی طرف فرمائی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہے۔
إِنَّ اللهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ۔

تو معلوم ہوا کہ یہ عمل مبارک اللہ تعالےٰ کی طرف بھی منسوب کیا جاتا ہے اس سے صلوٰۃ و سلام کی عظمت مستنبط ہوتی ہے گو اللہ تعالےٰ کی طرف جس صلواۃ کو منسوب کیا جاتا ہے عباد اللہ کی طرف وہ صلوٰۃ منسوب نہیں ہو سکتی دونوں کی حقیقت جدا جدا ہے۔

(۳) ملائکہ نوری فرشتے بھی درود و سلام کے مبارک عمل میں ایمان والوں کے دوش بدوش اور شریک ہیں اس سے بھی درود و سلام کی عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔

(۴) اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے والے پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

(۵) ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے مراتب میں دس مرتبہ کی ترقی ہوتی ہے۔

(۶) ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے والے کے لئے دس نیکیاں نامۂ اعمال

یں درج کی جاتی ہیں۔

(۷) درود شریف پڑھنے والے کے دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔

(۸) دعا سے پہلے اگر درود شریف پڑھا جائے تو وہ دعا اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو جاتی ہے۔

(۹) حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم درود شریف پڑھنے والوں کے لئے شفاعت فرمائیں گے۔

(۱۰) درود شریف پڑھنے والوں کے گناہوں کی اللہ تعالےٰ مغفرت فرماتا ہے۔

(۱۱) درود شریف کی برکت سے تمام مشکل کاموں میں اللہ تعالےٰ بندے کی خاص مدد فرماتا ہے۔

(۱۲) درود شریف اجر و ثواب میں مفلس و نادار شخص کے لئے صدقہ و خیرات کے برابر ہے۔

(۱۳) درود شریف پڑھنا قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب کا ذریعہ ہو گا۔

(۱۴) درود شریف پڑھنا حاجات کے پورا ہونے کا ذریعہ ہے۔

(۱۵) درود شریف پڑھنا طہارت باطنی اور صفائی قلب کا ذریعہ ہے۔

(۱۶) درود شریف پڑھنا اللہ تعالےٰ کی صلوٰۃ نازل ہونے کا ذریعہ ہے۔ اور ملائکہ کی دعا اور استغفار سے بہرہ ور ہونے کا سبب ہے۔

(۱۷) درود شریف کی برکت سے انسان مرنے سے پہلے ہی جنت میں داخل ہونے کی بشارت سے مشرف ہو جاتا ہے۔

(۱۸) قیامت کے دن درود شریف کی برکت سے اہوال و آفات سے نجات نصیب ہو گی۔

(۱۹) درود و سلام پڑھنے والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام سے مشرف ہوتے ہیں۔

(۲۰) درود شریف کی برکت سے بھولی ہوئی باتیں یاد آجاتی ہیں۔

(۲۱) درود شریف پڑھنے سے مجلس میں برکت نازل ہوتی ہے اور اہل مجلس قیامت کے دن کی حسرت سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

(۲۲) درود شریف کی برکت سے محتاجی اور تنگدستی دور ہوجاتی ہے۔

(۲۳) درود شریف پڑھنے کی وجہ سے مسلمان بُخل کی بری اور رذیل صفت کے اطلاق سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

(۲۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت درود شریف پڑھنے سے تباہی اور ذلت کی بددعا کی مہلک اثر سے محفوظ ہو جاتا ہے (کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وہ شخص ذلیل ہوجائے کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور مجھ پر درود نہ پڑھے تو جس نے درود پڑھا وہ اس بددعا کے خطرناک وبال سے محفوظ ہوجائے گا)

(۲۵) درود و سلام پڑھنے والے کو ہدایت کے راستہ پر استقامت نصیب ہوتی ہے اور دخول جنت کے اعمال کرنے کی توفیق عطا ہوتی ہے اور درود شریف نہ پڑھنے والا ہدایت کے راستے سے بھٹک جاتا ہے

(۲۶) درود و سلام سے اس مجلس کی نحوست دور ہوجاتی ہے کہ جس میں اللہ تعالٰی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ نہ ہو۔

(۲۷) جو کلام کہ اللہ تعالٰی کی تعریف اور درود شریف کے ساتھ شروع کیا جاتا ہے اللہ تعالٰی اس کلام میں جامعیت اور کمال پیدا فرماتا ہے۔

(۲۸) درود شریف پل صراط پر نور عظیم کی شکل میں ظاہر ہو گا جس کی وجہ

سے پل صراط پر گزرنا آسان ہو جائے گا)

(۲۹) درود و سلام کی برکت سے مسلمان ظلم سے محفوظ رہتا ہے۔

(۳۰) اللہ رب العالمین درود و سلام پڑھنے کا ذکر جمیل اور عمدہ تعریف عالم بالا اور عالم پست دونوں میں باقی رکھتا ہے۔

(۳۱) درود شریف پڑھنے والے زندگی میں اور اعمال میں اور تمام سامان رحمت میں اللہ تعالےٰ برکات نازل فرماتا ہے

(۳۲) درود و سلام پڑھنا اللہ تعالےٰ کی رحمت خاص حاصل ہونے کا ذریعہ ہے۔

(۳۳) درود و سلام کا بکثرت پڑھنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمال محبت کے حصول کا ذریعہ ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت شعب ایمانیہ میں سے ایک ایسا عظیم الشان شعبہ ہے کہ اس شعبہ کے بغیر کسی مؤمن کا ایمان کامل نہیں ہوتا (چنانچہ امام بخاری و امام مسلم رحمہما اللہ تعالےٰ نے روایت نقل فرمائی ہے کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کا ایمان کامل نہ ہو گا جب تک میری محبت ماں باپ اولاد اور ہر انسان سے سے زائد نہ ہو۔

اور ظاہر یہ ہے کہ درود و سلام پڑھنے سے محبت میں کمال پیدا ہو گا۔ کیونکہ محبوب کے کثرت ذکر سے اور اس کے محاسن و کمالات کے

بار بار استحضار سے قانون فطرت کے مطابق محبت میں زیادتی ہونا ضروری ہے تو کمال محبت سے کمال اتباع سنن و آثار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہوگا اور کمال اتباع کی برکت سے اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں مسلمان محبوب بندہ بن جائے گا۔

كَمَا قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ تَعَالٰى قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔

(۳۴) درود و سلام پڑھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی درود و سلام پڑھنے والے سے محبت فرمائیں گے۔

(۳۵) درود و سلام پڑھنا مسلمان کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہے اور حیات باطنی کا سبب ہے کیونکہ کثرت سے درود و سلام پڑھنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل میں راسخ ہو جائے گی۔ اور آپ سے کامل محبت کے بعد شریعت سے بھی محبت ضرور ہو گی، جس کی وجہ سے دین اسلام کی پیروی مکمل ہو گی۔

(۳۶) درود و سلام پڑھنے والے کا نام حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ بہت ہی بڑی سعادت ہے۔ کہ امتی کا نام سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیا جائے۔

(۳۷) درود و سلام کی برکت سے پلصراط کے (جو کہ بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہے) راستہ پر گزرنا بہت سہل اور آسان ہو جائے گا۔

(۳۸) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنا ادنیٰ درجہ کا شکر ہے آپ کے ان احسانات کا اور انعامات کا ایک گونہ حق ادا کرنا ہے کہ جو آپ کے واسطہ سے اللہ تعالےٰ نے اہل اسلام پر نازل فرمائے ہیں۔

اگرچہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی احسان کا بھی بدلہ ادا نہیں کر سکتے لیکن درود وسلام پڑھنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کی تھوڑی سی ادائیگی نصیب ہو جاتی ہے

(۳۹) درود وسلام پڑھنے سے اللہ تعالےٰ کا ذکر اور شکر بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی اس نعمت کی قدر دانی کا اظہار ہوتا ہے کہ جو مسلمانوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجنے سے ظاہر ہوتی ہے۔

(۴۰) درود وسلام حقیقت میں ایک دعا ہے اور ایک درخواست ہے اللہ تعالےٰ سے کہ یا اللہ اپنے خلیل وحبیب پر رحمت نازل فرما اور ان کے انعام واکرام اور رفع ذکر میں روز افزوں ترقی عطا فرما اور ظاہر ہے کہ بندے کی یہ دعا اللہ تعالےٰ کو بھی محبوب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دعا سے خوش ہوتے ہیں تو اس نہایت ہی سہل الحصول عمل سے مسلمان اللہ تعالےٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی اور رضا حاصل کر لیتا ہے۔

(۴۱) جو شخص درود شریف پڑھتا ہے وہ اللہ تعالےٰ کے فعل میں موافقت کرتا ہے۔ کیونکہ یہ وہ فعل ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف سے منسوب کیا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۔

"اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں"

اگرچہ اس میں شک نہیں کہ ہمارے درود اور اللہ تعالےٰ کے درود میں بڑا فرق ہے لیکن بہرحال اللہ تعالےٰ کے ساتھ اشتراک عمل ضرور ہے۔

(۴۲) فرشتوں کے ساتھ موافقت ہے کیونکہ جس طرح اللہ تعالےٰ نبی صلی

اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے اسی طرح اس کے ملائکہ بھی درود بھیجتے ہیں۔ تو جو مسلمان درود بھیجتا ہے، وہ ملائکہ سے بھی موافقت کرتا ہے۔ ہمارے اور ملائکہ کے فعل میں فرق سہی۔ لیکن یہاں بھی اشتراکِ عمل ضرور ہے۔

(۴۳) درود شریف پڑھنے والا دوزخ اور نفاق سے بری کر دیا جاتا ہے۔ (گویا نفاق بھی جہنمی ہونے کی علامت ہے)

(۴۴) درود و سلام کا پڑھنے والا جنت میں شہداء کے قریب آباد کیا جائے گا۔ یعنی شہداء کے مکان کے متصل ہی اس کا مکان بنایا جائے گا۔

(۴۵) جس دعاء کی ابتداء اور انتہاء میں درود ہوگا وہ دعاء یقیناً قبول ہو گی۔

(۴۶) جو شخص سو مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ہزار مرتبہ درود بھیجتا ہے۔

(۴۷) درود شریف پڑھنے والوں سے فرشتے محبت کرتے ہیں اور اس کی امداد و اعانت کرتے ہیں۔

(۴۸) درود شریف پڑھنے والے جنت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح داخل ہوں گے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے درود پڑھنے والوں کے کندھوں سے ملے ہوئے ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ انتہائی قرب و معیت ہو گی)

(۴۹) درود و سلام پڑھنے والا جب مر جائے تو درود اس میت کے لئے استغفار کرتا ہے۔

(۵۰) ایک درود قیامت میں کوہِ اُحد کے برابر وزنی کر دیا جائے گا تاکہ میزان میں وزن بڑھایا جا سکے۔

(۵۱) درود شریف پڑھنے والوں کے لئے ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے۔

(۷۷) جو شخص درود و سلام بکثرت پڑھتا رہتا ہے اس سے اگر بعض فرائض میں بھی کوتاہی ہو جائے تو باز پرس نہ ہو گی۔

(۷۸) درود و سلام پڑھنے والے کے دل سے زنگ دور ہو جاتا ہے۔

(۷۹) جس دعاء کے ساتھ درود و سلام شامل ہو وہ خدا تک پہنچ جاتی ہے اُسے کوئی مانع نہیں روک سکتا۔

(۸۰) جو شخص صبح و شام دس(۱۰) دس مرتبہ درود پڑھ لیا کرتا ہے وہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مستحق ہو جاتا ہے۔

(۸۱) جس نے شوق و محبت کے ساتھ دن میں تینتیس(۳۳) بار اور رات میں تینتیس(۳۳) بار درود و سلام پڑھا تو اس دن اور رات کے گناہ معاف کر دیئے گئے۔

(۸۲) جو شخص گھر میں داخل ہو کر گھر والوں کو سلام علیک کرے اور اس کے بعد درود و سلام پڑھے تو اس گھر سے معاش کی تنگی دور ہو جاتی جاتی ہے۔

(۸۳) درود و سلام پڑھنے والے سے مرض نسیان دور ہو جاتا ہے۔

(۸۴) جس کے پاس خرچ کرنے کو نہ ہو اور وہ درود و سلام پڑھ لے تو اس کو صدقہ کا ثواب مل جاتا ہے۔

(۸۵) درود شریف بھیجنے والے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود جواب دیتے ہیں اور یہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب کی شرافت کا فخر حاصل کرتا ہے۔

(۸۶) جو شخص درود و سلام پڑھتا ہے تو اس کا نام ایک فرشتہ اس کے باپ دادا کے نام کے ساتھ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

میں پیش کرتا ہے۔ یعنی فرشتہ عرض کرتا ہے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں بن فلاں نے آپ کی خدمت میں درود وسلام کا تحفہ پیش کیا ہے۔

(۸۷) درود وسلام پڑھنے والا اس لعنت سے محفوظ رہتا ہے جس کی دعاء جبرئیل نے کی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر آمین فرمائی ہے

(۸۸) درود وسلام پڑھنے والے کو قیامت میں جنت کا راستہ تلاش کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی، یعنی نہایت آسانی سے جنت میں داخل ہو جاتا ہے

(۸۹) حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جفا کرنے کے جرم سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے میرا نام سن کر درود نہ پڑھا اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

(۹۰) درود وسلام پڑھنے والا خدا کی لعنت سے محفوظ رہتا ہے۔

(۹۱) درود وسلام پڑھنے والا بخیل کہلانے سے محفوظ رہتا ہے۔

(۹۲) درود وسلام پڑھنے والے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت ہو جاتی ہے۔

(۹۳) درود وسلام پڑھنے والے کو ایمان وہدایت کی دولت سے نوازا جاتا ہے۔ اس کا دل زندہ کر دیا جاتا ہے اور گمراہی وفسق سے محفوظ رہتا ہے۔

(۹۴) درود وسلام پڑھنے والے کی محبت آسمان وزمین کے رہنے والوں کے دل میں ڈال دی جاتی ہے۔

(۹۵) درود وسلام پڑھنے والے کی عمر میں، مال میں، ایمان میں اور اہل و عیال میں برکت ہوتی ہے۔

(۹۶) درود وسلام کی کثرت سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت

دل میں زیادہ ہوتی ہے۔

(۹۷) امت پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا حق ہے۔ یہ درود و سلام ہی پڑھنے سے ادا ہو سکتا ہے۔

(۹۸) درود و سلام پڑھنے والے کو اللہ تعالےٰ کے ذکر کا ثواب بھی مل جاتا ہے۔

(۹۹) درود و سلام پڑھنے والے کا لقب کثیر الذکر رکھا جاتا ہے۔

(۱۰۰) بکثرت درود و سلام پڑھنے والے کو بیداری میں یا خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوتا ہے اور عالم برزخ میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور آپ کا قرب میسر ہوتا ہے۔

(۱۰۱) درود و سلام پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی دلیل ہے۔

الحاصل ان فائدوں اور ثمرات سے کس قدر عظمت و منفعت درود و سلام کی معلوم ہوتی ہے۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ تمام مسلمانوں کو کثرت کے ساتھ درود و سلام پڑھنے کی توفیق دائمی توجہ قلبی کے ساتھ نصیب فرمائے آمین برحمتک یا ارحم الرحمٰن وصلی اللہ تعالےٰ علیٰ خیر خلقہ و نور عرشہ و زینت فرشہ سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

قارئین حضرات سے عاجزانہ التماس ہے کہ جس کو اللہ تعالےٰ نے درود و سلام پڑھنے کی توفیق عطا کی ہو۔ وہ مؤلف کتاب ہذا اور درود و سلام کا پہلا حصہ تالیف کرنے والے کو ضرور دعا میں یاد رکھے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

دُعا کے ارکان و فرائض حضور قلب، دل میں رقت ہونا، قلب میں سکون و خشوع ہونا دل کا اللہ تعالیٰ سے لگاؤ و تعلق ہونا اور اسباب سے قطع نظر کرنا۔

دُعا کے بازو صداقت و سچائی ہے دعا کا (خاص) وقت سحر کا ہے اور دعا کے مقبول ہونے کا سبب درود و سلام پڑھنا ہے

(ہکذا فی کتاب الصلات، فضائل درود و سلام ص۹۱)

● ہر نماز میں تشہد ثانی کے بعد درود شریف پڑھنا چاہیئے اور نماز جنازہ میں تکبیر ثانی کے بعد اور ہر فرض نماز کے بعد درود پڑھنا افضل ہے بالخصوص نماز جمعہ کے بعد۔

(جذب القلوب و زاد السعید، فضائل درود و سلام ص۹۱ از مولوی سید حسن استاذ دار العلوم دیوبند)

● جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک زبان سے ادا کرے۔ یا کسی سے سنے اس وقت درود شریف پڑھنا۔

● مسلمان کو تمام مصائب و آلام دکھ درد میں خواہ ان کا تعلق دین اسلام سے ہو جیسے کفار کا غالب ہونا اہل اسلام کا ذلیل و خوار ہونا، علماء کرام کی توہین و تحقیر ہونا، اہل الحاد و زندقہ کا غلبہ پانا خواہ ان مصائب و آلام کا تعلق امور دنیا سے ہو جیسے فاقہ، تنگدستی، عام وبا مثل طاعون، ہیضہ چیچک، ملیریا، یا طعون آب و باد وغیرہ ان حوادث کے ظہور کے وقت بکثرت درود شریف پڑھنا چاہیئے، اس مبارک عمل کی برکت سے اللہ تعالےٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ مصائب کا تحمل سہل ہو جاتا ہے اور اکثر فضل خداوندی سے یہ مصائب بالکلیہ رفع ہو جاتے ہیں۔ (جذب القلوب)

● جب نیند سے اٹھے نماز تہجد کے لئے تو درود شریف پڑھے۔ جیسا کہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (جلاء الافہام)

● جب کوئی بات بھول جائے درود شریف پڑھے، ایک حدیث شریف میں ہے کہ اس کی برکت سے وہ بات یاد آجائے گی۔

(رواہ فی جلاء الافہام عن انس بن مالک)

● جب کوئی مصیبت یا حاجت درپیش ہو تو درود شریف پڑھے۔ ایک حدیث پاک میں ہے کہ جو مجھ پر سو مرتبہ درود پاک پڑھے۔ صبح کی نماز کے بعد اس سے قبل کہ کسی سے گفتگو کرے تو اس کی سو حاجات اللہ تعالیٰ پوری فرمائے۔ تیس حاجتیں ان میں سے دنیا کی اور بقیہ ستر آخرت کی۔

(جلاء الافہام عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

● جب کان بولے درود شریف پڑھے اور یہ کہے۔

ذَكَرَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مَنْ ذَكَرَنِي۔ اللہ تعالیٰ اس کو رحمت و بھلائی کے ساتھ یاد فرمائے جس شخص نے مجھ کو یاد کیا۔

(کما فی الحدیث الذی رواہ مرفوعاً فی جلاء الافہام)

● مسلمان سے ملاقات کے وقت درود شریف پڑھنا چاہیئے

مامن عبدین متحابین یستقبل احدھما صاحبہ فیصافحان فیصلیان علی النبی صلی اللّٰہ عَلیہ وَسَلَّم لَمْ یتفرقا حتی یغفر لھما ذنوبھما ما تقدم منھما وما تاخر،

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو دوست آپس میں ملاقات کرتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر درود شریف بھیجتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں (الترغیب والترہیب ص۵۰۲ جذب القلوب)

• ابتداً رسائل و کتب میں بعد بسم اللہ اور حمد باری تعالےٰ کے درود شریف لکھنا چاہیئے۔ حضرت ابن حجر مکی نے لکھا ہے کہ یہ طرزِ تحریر سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جاری فرمایا۔ خود انہوں نے اپنے خطوط میں اسی طرح فرمایا۔ (زاد السعید صـ ۲۱)

خلفاءِ عباسیہ کے زمانہ میں یہ رسمِ تحریر بہت عام ہو گئی اور سب نے اس کو معمول بنا لیا۔ حضرت قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالےٰ نے لکھا ہے کہ ختمِ کتاب پر بھی درود شریف تحریر کیا جائے تو یہ امر مستحسن ہے۔
(کتاب الشفاء۔ کنز البرکات، فضائل درود و سلام صـ ۹۳)

• جب کوئی چیز نظر میں مستحسن معلوم ہو تو درود شریف پڑھنا چاہیئے جیسے گلاب کا پھول وغیرہ (جذب القلوب صـ ، فضائل درود و سلام صـ ۹۳)

خاص مقامات

تمام مقامات سے افضل و اعلیٰ مقام روضۂ اقدس ہے (علیٰ صاحبہ الف الف صلوٰۃ و سلام) وہاں پر درود و سلام عرض کرنا بہت بڑی سعادت اور انوار و برکات کا عظیم سبب ہے۔ زیارت دربارِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب مشرف ہوں تو درود و سلام عرض کرتے ہوئے کمال ادب اور انتہائی خشوع و خضوع ظاہر و باطن جس قدر ممکن ہو ملحوظ رکھے جو درود و سلام روضۂ انور کے سامنے عرض کیا جاتا ہے روایات سے ثابت ہے کہ اس کا جواب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنفسِ نفیس مرحمت فرماتے ہیں
(کتاب الصلات)

اس کے علاوہ حسبِ ذیل مقامات پر درود و سلام پڑھنا افضل و مستحب ہے۔

• حج میں مقام صفا و مروہ پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد درود سلام پڑھے اس کا ثواب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد مبارک اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے عمل مقدس سے ہے (کما رواہ مسندا فی جلاء الافہام)

اور ان تمام مقامات میں جہاں پر فریضہ حج ادا کرتے ہوئے ٹھہرنے قیام کرنے کا حکم آیا ہے درود و سلام پڑھنا چاہیئے جیسے موقف اعظم عرفات مزدلفہ وغیرہ۔

• تلبیہ کے بعد درود و سلام پڑھنا حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ وہ تلبیہ کے بعد درود پڑھنے میں مشغول ہوتے۔ (جلاء الافہام، فضائل درود و سلام صـ۹۴)

• طواف کعبہ کرتے ہوئے اور حجر اسود کو چومتے ہوئے درود و سلام پڑھے

• مقام ملتزم پر درود و سلام پڑھے۔

• مدینہ منورہ میں داخل ہوتے ہوئے اور ان تمام مقامات کی زیارت کے وقت کہ نبی کریم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو حیات ظاہری میں ان سے علاقہ تھا درود و سلام پڑھنا چاہیئے جیسے مسجد قبا، وادی بدر، جبل احد، مسجد نبوی، علی صاحبہ صلوات اللہ وسلامہ (جذب القلوب صـ)

• مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت درود و سلام پڑھنا چاہیئے۔ اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو مجھ پہ درود و سلام بھیجے (اور اپنے لئے بطور دعا کے) کہے۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب مسجد سے باہر جائے تو مجھ پہ سلام بھیجے اور کہے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ

(ابن قیم نے یہ دعا لکھی ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ)

• ابو اسحاق بن شعبان فرماتے ہیں کہ جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر درود عرض کرے اور آل نبوی کے لئے رحمت و برکت کا خواستگار ہو اور اہل بیت نبوت پر سلام عرض کرے کیونکہ مسجد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت کی جگہ بنایا ہے

(کتاب الشفاء صـ۱۲۳ ج ۲)

• حضرت علقمہ فرماتے ہیں میرا معمول یہ ہے جب میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو اس طرح کہتا ہوں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ صَلَّی اللّٰهُ وَمَلَائِكَتُهٗ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔

ترجمہ: تجھ پر سلام ہو اے نبی اور اللہ کی رحمت و برکت ہو اللہ تعالیٰ اور اللہ کے فرشتے درود بھیجتے ہیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

(کتاب الشفاء صـ۱۲۳ ج ۲)

امام العلماء حضرت علامہ محمد بن سیرین علیہ الرحمہ سے بسند صحیح مروی ہے کہ زمانہ سلف میں عام طور سے مسلمان مسجد میں یہ پڑھتے ہوئے داخل ہوتے۔ صَلَّی اللّٰهُ وَمَلَائِكَتُهٗ عَلٰی مُحَمَّدِنِ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ بِسْمِ اللّٰهِ دَخَلْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا وَكَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اِذَا خَرَجُوْا مِثْلَ ذَالِكَ

(شفاء شریف صـ۷۲ ج ۲)

ترجمہ: اللہ اور اس کے فرشتے درود و رحمت فرماتے ہیں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ پر سلام ہو اے اللہ کے نبی اور اللہ کی رحمت و

برکات ہوں اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام سے ہی ہم باہر آئے اور اللہ پر ہم نے بھروسہ کیا ہے۔

الحاصل مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت درود و سلام اور مذکورہ دعاؤں میں سے جونسی دعا چاہے پڑھ لیا کرے نیز حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ بھی مروی ہے کہ جب تم مسجد کے پاس سے گزرو تو درود شریف پڑھو۔

(جلاء الافہام)

و جب کسی محفل میں بیٹھے تو اٹھنے سے پہلے درود و سلام پڑھے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جب کوئی جماعت کسی مجلس میں بیٹھے اور پھر اس حالت میں متفرق ہو جائے کہ نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے تو اہل مجلس پر اللہ سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے تباہی و حسرت نازل ہو گی اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے چاہے مغفرت فرمائے۔

(رواہ ابن حبان ، فضائل درود و سلام صد ۹۶)

مجلس سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے وقت

حضرت سفیان بن سعید رحمۃ اللہ

جب کسی مجلس میں فارغ ہو کر کھڑے ہوتے تو اس طرح درود شریف پڑھتے

صَلَّى اللّٰهُ وَمَلَائِكَتُهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهٖ ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت کاملہ نازل فرماتے ہیں ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اللہ کے دیگر نبیوں پر۔

اور اگر مجمع جمع ہونے کے وقت بھی درود شریف پڑھ لیا جائے تو

موجب اجر ہے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اپنی مجالس کو درود شریف پڑھنے سے مزین وبارونق بناؤ۔

(جلاء الافہام بسند متصل، فضائل درود وسلام ص۹۶)

اور مجالس تبلیغ دین و نشر احکام اسلام میں درود شریف پڑھنا موجب مزید برکت ہے۔ (جذب القلوب)

● جب گھر میں داخل ہو تو درود شریف پڑھے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اپنی محتاجی اور تنگی معاش کی شکایت کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو اگر آدمی ہو تو اس کو سلام کرو اور مکان خالی ہو تو مجھ پر سلام بھیجو اور سورہ قل ہو اللہ احد، ایک مرتبہ پڑھو۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالٰی نے اس قدر رزق وسیع کر دیا کہ اس نے پڑوسیوں اور رشتہ داروں کو بہت نفع پہنچایا۔

(جلاء الافہام)

● بازار میں داخل ہوتے ہوئے درود شریف پڑھے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ جب بازار میں تشریف لے جاتے اور کثرت خرید و فروخت کی وجہ سے لوگوں کو غافل پاتے تو اللہ سبحانہ وتعالٰی کی حمد کرتے، درود شریف پڑھتے دعائیں کرتے۔

(ذکرہ فی جلاء الافہام بسند)

درود وسلام پڑھنے کے افضل طریقے اور آداب و احکام

جلیل القدر محدث حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے بعض سلف صالحین سے نقل فرماتے ہیں کہ ہر مؤمن کے لئے ضروری ہے کہ جب ذکر خاتم الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سامنے کیا جائے تو بوجہ کمال ادب خضوع وخشوع اختیار کرے اور نہایت سکون و وقار اور توجہ قلبی کے ساتھ ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہو اور دوسرے تمام اشغال و حرکات سے بالکل یکسو ہو جائے اور اس طرح سے مؤدب اور متواضع بن جائے جس طرح کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں مؤدب ہوتا اور جو اللہ تعالےٰ نے ہم کو آداب حرمت رسول ہاشمی سید العرب والعجم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم فرمائے ۔ ان سب کا پابند بن جائے ۔ چنانچہ سلف صالحین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت بوجہ غایت محبت و کمال عظمت و ہیبت خاص خاص حالات سے مشرف ہوا کرتے ہیں۔

(کتاب الصلوٰۃ والبشر)

مذکورہ کتاب میں چند آثار سلف صالحین کے اس سلسلہ میں نقل فرمائے ہیں جو قارئین کے پیش خدمت ہیں ۔

حضرت جعفر بن محمد رحمہ اللہ تعالےٰ کے سامنے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جمیل کیا جاتا تو ان کا رنگ زرد پڑ جاتا ان پر یہ اثر بوجہ غایت و عظمت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہوتا تھا اور یہ محدث رحمہ اللہ تعالےٰ احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس

قدر تعظیم فرماتے تھے کہ کبھی کوئی حدیث بغیر طہارت وضو بیان نہ فرماتے
اور جلیل القدر محدث حضرت عبد الرحمٰن بن القاسم جب نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک فرماتے تو بوجہ کمال ہیبت رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم ان کا یہ حال ہوتا کہ گویا ان کے جسم میں خون باقی نہیں
ہے. خشک ہو گیا ہے اور غلبہ ہیبت سے ان کی زبان بھی خشک ہو جاتی
اور حضرت عامر بن عبد اللہ بن الزبیر کے سامنے جب نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک کیا جاتا (بوجہ غلبہ محبت وعظمت کے)
اس قدر گریہ وزاری کرتے کہ آنکھوں میں آنسو باقی نہ رہتے خشک ہو جاتے
اور محدث جلیل القدر حضرت امام زہری رحمہ اللہ تعالیٰ نہایت
خلیق اور عام لوگوں سے مانوس تھے. لیکن جب نبی ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم
کا ذکر مبارک ان کے سامنے کیا جاتا تو بوجہ کمال عظمت وہیبت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہو جاتے کہ گویا نہ وہ حاضرین میں سے کسی
کو پہچانتے ہیں نہ ان سے کچھ تعارف وواقفیت رکھتے ہیں۔

اور حضرت صفوان رحمۃ اللہ علیہ جو کہ بڑے پایہ کے عابد و مجاہد
تھے، جب ان کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مقدس کیا جاتا
تو (بوجہ کمال محبت وعظمت) اس قدر روتے کہ حاضرین (کثرت گریہ
وزاری کی تاب نہ لاکر) مجبوراً اٹھ جاتے اور ان کو حالت گریہ میں تنہا
چھوڑ دیتے۔

اور جلیل القدر محدث حضرت ایوب رحمہ اللہ سجستانی کے سامنے
جب کوئی حدیث مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کی جاتی تو وہ اس قدر روتے
کہ لوگوں کو ان پر رحم آنے لگتا۔

حجۃ الخلف بقیۃ السلف ۔ فقیہ اعظم استاذی المکرم حضرت ابوالخیر محمد نوراللہ النعیمی محدث اعظم بصیرپوری قدس سرہٗ بڑے پایہ کے عابد تھے۔ ۱۹۸۳ء میں آپ کا وصال ہوا۔ جب آپ احادیث مبارکہ پڑھاتے یا جب آپ کے سامنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہوتا (اور ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا) کہ آپ بوجہ کمال محبت وعظمت اور عشق مصطفےٰ انمیں روتے اور آپ کا رونا دیکھ کر سلف صالحین کی یاد تازہ ہوجاتی اور ہم دعا کرتے ؎

یا الٰہی تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے   دل مرتضےٰ سوز صدیق دے

ان اولیاء کرام کے حالات وواقعات سے ثابت ہوا کہ درود وسلام پڑھنے کا سب سے بڑا ادب یہ ہے کہ ہر مومن درود شریف پڑھتے ہوئے خشوع وخضوع اور وقار کے ساتھ متصف ہو اور بکمال محبت درود وسلام میں اطمینان قلبی اور یکسوئی کے ساتھ مصروف ومشغول ہو اور حق یہ ہے کہ اس نعمت عظمٰی کا حصول، باطنی کی کمال نورانیت سے وابستہ ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ درود شریف کے انوار وبرکات معنویہ جن کا تفصیل سے ذکر ہوچکا ہے ان کا ترتب اس ادب باطنی پر موقوف ہے لہٰذا جو شخص ادب باطنی کی نعمت عظمٰی سے محروم ہے اس کا محض زبان سے درود وسلام ادا کرنا موجب اجر وثواب ضرور ہے اور عبادت بھی ہے مگر نہایت ناقص اور ناتمام عبادت ہے ۔ بعض آثار ماثورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کا درود وسلام رحمۃ للعالمین صلوات اللہ علیہ وسلامہ کی توجہ خاص سے بھی محروم رہتا ہے۔

چنانچہ دلائل الخیرات نے فصل فی فضل الصلوٰۃ میں نقل فرمایا ہے کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بتلا دیجئے کہ جو لوگ آپ کے پاس حاضر نہ ہو سکے یا جو دنیا میں آپ کے بعد آئیں گے اور درود شریف پڑھیں تو ان کا درود آپ کے دربار میں مقبول ہوگا یا مقبول نہیں ہوگا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان لوگوں کے درود پاک کو کہ جو مجھ سے محبت رکھتے ہیں سنا کروں گا۔ اور ان لوگوں کو پہچانتا ہوں گا اور ان کے علاوہ جس قدر آدمی مجھ پر درود پڑھیں گے وہ بھی مجھ پہ پیش کئے جائیں گے (مراد یہ ہے کہ میری خصوصی توجہ محبت کرنے والوں کے درود و سلام کی جانب ہو گی گو ان کے علاوہ لوگوں کا درود بھی میرے سامنے پیش کیا جاوے گا۔

الحاصل اس سے معلوم ہوا کہ درود شریف پڑھنے کا اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ اس وقت کمال عظمت و ہیبت اور جذبۂ شوق و محبت سیدالانبیاء صلوات اللہ علیہ وسلامہ دل میں موجزن ہو۔

لہٰذا درود شریف پڑھنے کی حالت میں ادب باطنی کا پورا اہتمام ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ سلف صالحین کرام رحمہم اللہ کی طرح ہم سب کو یہ دولت ادب باطنی نصیب فرمائیں۔ آمین برحمتک یاارحم الرحمین۔

(۲) درود و سلام پڑھنے کا افضل طریقہ یہ ہے کہ جس قدر درود و سلام توجہ قلبی، نشاط باطنی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو پڑھے، ایسا نہ کرے کہ خواہ دل متوجہ ہو یا نہ ہو بے دلی اور بے رغبتی کے باوجود تعداد سو یا دو سو یا ہزار پورا کرنے کی دھن میں لگا رہے اس لئے کہ بدون توجہ قلبی اور رغبت باطنی منافع و برکات درود و سلام کے فوت ہونے کا اندیشہ قوی ہے اور اس کا خطرہ ہے کہ اس قسم کا درود و سلام اللہ تعالےٰ کے یہاں مقبول نہ ہو

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی توجہ سے محرومی ہو۔ اس لیے نہایت درجہ اس کا اہتمام کرنا چاہیئے کہ درود شریف نشاط قلبی اور رغبت باطنی کے ساتھ پڑھا جائے اور یہ قاعدہ اور ضابطہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سمجھا گیا ہے کیونکہ آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو عبادت نافلہ کا یہ ضابطہ تعلیم فرمایا تھا کہ اس وقت تک نوافل ادا کرتے رہا کرو جب تک تھکن پیدا نہ ہو اور جی اکتا نہ جائے۔

(کما رواہ البخاری)

قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا تُطِیْقُوْنَ فَوَاللّٰہِ لَا یَمَلُّ اللّٰہُ حَتّٰی تَمَلُّوْا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نوافل و عبادات کے لئے جتنی طاقت ہے وہ طریقہ اختیار کرو (او کما قال)

لیکن اگر کوئی شخص مشائخ صوفیہ کرام میں سے کسی شیخ کا مرید ہو اور ان کی تجویز کے مطابق کسی خاص درود کی متعین مقدار بطور معمول کے پڑھتا ہو جیسا کہ سلاسل اربعہ میں روزانہ درود شریف کی ایک خاص مقدار کی تعلیم کی جاتی ہے تو ایسی صورت میں سالک کے لئے ضروری ہے کہ خواہ نشاط قلبی بھی میسر نہ ہو تب بھی معمول کے مطابق اس مقدار کو پوری کرے انشاء اللہ اس معمول کی پابندی سے نشاط باطنی بھی نصیب ہو جائے گا۔

(۳) درود و سلام پڑھنے والے کو چاہیئے کہ ایسی ہیئت اور آداب ظاہری کو اختیار کرے کہ جس کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر جمیل اور درود شریف کی عظمت شان اور محبت نمایاں ہو۔ یہ آداب اگرچہ فرض

اور واجب کا درجہ شرعاً نہیں رکھتے مگر ان کی رعایت سے درود وسلام کے انوار و برکات میں زیادتی و ترقی ہوتی ہے۔ اس لئے ان کی پابندی کی کوشش کرنا چاہیئے۔

آداب کی تفصیل یہ ہے (ا) قبلہ رخ نہایت مؤدب دوزانو ہو کر بیٹھے یا مؤدب طریقہ سے کھڑے ہو کر جیسا کہ نماز جمعۃ المبارک کے بعد اہلسنّت وجماعت کی اکثر مساجد میں درود وسلام پڑھا جاتا ہے۔

(ب) جس جگہ پر درود وسلام پڑھا جائے وہ بالکل پاک ہو تعفن اور غلاظتوں سے دور ہو بہتر یہ ہے کہ مسجد میں یا گھر میں جو مخصوص جگہ عبادت کے لئے ہو وہاں پر درود شریف پڑھا جائے۔

(ج) درود وسلام پڑھنے والے کے کپڑے بھی پاک وصاف ہونے چاہیئے۔ ان میں تعفن اور بدبو نہ ہو۔

(د) درود وسلام باوضو پڑھنا چاہیئے اگر کسی وجہ سے ٹوٹ جائے تو بہتر یہ ہے کہ نیا وضو کرے نہ ہو سکے تو تیمم ہی کرے۔

(س) درود وسلام پڑھنے سے پہلے منہ کو خوب صاف کرنا چاہیئے گندگی اور بدبودار شئے اپنے ہمراہ نہ رکھے۔ اگر حقہ سگریٹ وغیرہ کا عادی ہو تو اس کو چاہیئے کہ جب تک بدبو منہ سے ان چیزوں کی بالکل زائل نہ ہو جائے ہرگز درود وسلام نہ پڑھے اور اگر درود وسلام پڑھنے سے قبل کوئی خوشبو لگائے یا اس جگہ پر کوئی خوشبو جیسے اگر بتیاں وغیرہ لگائے تو بہت بہتر ہے اللہ تعالٰی ہم سب کو ان آداب ظاہری وباطنی کی پابندی نصیب فرمائے آمین

(فضائل درود وسلام ص۴۷)

تنبیہ: ان آداب ظاہری کو اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے نہ کر سکتا ہو تو جس طرح اور جس حال سے چاہے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے وضو بلا وضو درود شریف پڑھ سکتا ہے۔ اس میں کمی نہ کرے۔ اس طرح بھی انشاءاللہ تعالےٰ درود شریف کے بہت سے انوار و برکات حاصل ہوجائینگے۔ غرض یہ کہ مسلمان کو جس طرح بھی ممکن ہو اپنے اوقات کا معتد بہ حصہ درود و سلام پڑھنے میں مشغول رکھنا چاہیئے تاکہ محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دل میں مستحکم رہے۔

درود شریف میں سیّدنا و مولانا کا اضافہ

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک زبان سے ادا کرے تو اس سے پہلے لفظ سیّدنا کہنا چاہیئے، اسی طرح لکھتے وقت لفظ سیدنا اسم مبارک سے قبل تحریر کرنا بہتر ہے اور موجب ثواب ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ایک قول ہے انہوں نے فرمایا کہ جب تم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرو تو اسے سنوار لیا کرو میں امید کرتا ہوں کہ وہ ویسے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔
(ابن ماجہ شریف)

ہم اپنے کسی بزرگ کا ذکر کریں تو کبھی ان کے نام سے نہیں کرتے "بھائی جان نے یہ کہا" اور قبلہ والد صاحب فرمایا کرتے تھے" کہتے ہیں۔ پھر یہ کیسے مناسب ہے کہ دو جہاں کے مالک و مختار و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے ساتھ احترام و تکریم کے الفاظ استعمال نہ کیئے جائیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ،

کی روایت ہے، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور اس پہ فخر نہیں کرتا

(ترمذی شریف، بخاری شریف)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے سید کے معنیٰ میں لکھا ہے سید وہ ہے جس کی بارگاہ میں لوگ اپنی حاجتیں پیش کریں۔

(شرح شفا بحوالہ یٰسین کانپوری، صلوٰۃ وسلام نمبر ۳۹)

علامہ خفاجی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضور سید العالمین صلی اللہ وآلہ وسلم کی سیادت دنیا و آخرت میں تمام لوگوں کے لئے ہے، بلکہ ساری مخلوقات کے لیے ہے۔ (نسیم الریاض صفحہ ۳۲۰ ج ۲)

اسی طرح بقول پروفیسر ابوبکر غزنوی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "مولانا" کہنا عین حسن ادب ہے۔

(درود و سلام ماہنامہ نعت لاہور حصہ دوئم صفحہ ۴۰ نومبر ۱۹۸۹ء)

سیدنا کے معنیٰ ہمارے سردار۔ در مختار میں ہے کہ لفظ سیدنا کی زیادتی افضل اور مستحب ہے اس لیے کہ ایسی چیز کی زیادتی جو واقعہ میں ہو وہ عین ادب ہے اور درود شریف کے بیان میں یہ الفاظ تحریر فرمائے ہیں۔

وندب السیادۃ لان زیادۃ الاخبار بالواقع عین سلوک الادب فھوا فضل من ترکہ، انتھی (در مختار صفحہ ۷۹ ج ۱)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے درود شریف کا جو صیغہ تعلیم فرمایا اس کے الفاظ میں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ مُحَمَّدًا الخ ہے۔

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما درود شریف میں سید المرسلین امام المتقین خاتم النبیین کے الفاظ منقول ہیں۔

(ذکرہ فی شفاء الاسقام، فضائل درود و سلام صد ۷۵)

اس سے معلوم ہوا کہ لفظ سیدنا کی زیادتی افضل ہے۔

اگر کوئی شخص غایت محبت اور غلبہ عظمت کی وجہ سے لفظ سیدنا آپ کے اسم مبارک کے ساتھ نماز کے درود شریف میں پڑھے تو یہ بھی جائز ہے اس سے نماز میں کوئی نقص پیدا نہ ہوگا۔

(فضائل درود و سلام صد ۷۵)

علامہ شافعی اور رملی رحمہما اللہ فرماتے ہیں یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سید ہونا ایک امر واقعی ہے۔ لہٰذا اس کے بڑھانے میں کوئی اشکال کی بات نہیں، بلکہ ادب یہی ہے۔ لیکن بعض لوگ اس سے منع کرتے ہیں، غالباً اُن کو ابوداؤد شریف کی ایک حدیث سے اشتباہ ہو رہا ہے۔ ابوداؤد شریف میں ایک صحابی ابو مطرف رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں ایک وفد کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اَنت سیدنا آپ ہمارے سردار ہیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ السید اللہ۔ یعنی حقیقی سید تو اللہ ہی ہے اور یہ ارشاد عالی بالکل صحیح ہے۔

یعنی حقیقی سیادت اور کمال سیادت اللہ ہی کے لئے ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر سیدنا کا بڑھانا ناجائز ہے۔ بالخصوص جبکہ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں بروایۃ شیخین (بخاری و مسلم) حضرت ابو ہریرہ رضی

اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (الحدیث)
کہ میں لوگوں کا سردار ہوں گا۔ قیامت کے دن اور دوسری حدیث میں مسلم
کی روایت سے نقل کیا ہے۔ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ کہ
میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا۔ نیز بروایتہ ترمذی حضرت
ابو سعید خضری رحمہ اللہ کی حدیث سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد
نقل کیا گیا ہے اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا فَخْرَ۔ کہ میں قیامت
کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا۔ اور کوئی فخر کی بات نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کے اس پاک ارشاد کا مطلب جو ابوداؤد شریف کی روایت میں گزرا وہ
کمال سیادت مراد ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ مسکین وہ نہیں ہے جس کو ایک ایک یا دو
دو لقمے دربدر پھراتے ہوں۔ بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس نہ وسعت ہو نہ
لوگوں سے سوال کرے۔ (بخاری شریف)

اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ تم پچھاڑنے والا کس کو سمجھتے ہو (یعنی
وہ پہلوان جو دوسرے کو زیر کر دے) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول
اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم اس کو سمجھتے ہیں۔ جس کو کوئی دوسرا پچھاڑ نہ سکے، حضور صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پہلوان نہیں بلکہ پچھاڑنے والا (یعنی پہلوان) وہ ہے
جو غصہ کے وقت میں اپنے نفس پر قابو پالے۔

اسی حدیث پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سوال بھی نقل کیا گیا
کہ تم رقوب (یعنی لاولد) کس کو کہتے؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے عرض
کیا کہ جس کے اولاد نہ ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لاولد نہیں بلکہ لاولد

وہ ہے جس نے کسی چھوٹی اولاد کو ذخیرہ آخرت نہ بنایا ہو (یعنی اس کے کسی معصوم بچہ کی موت نہ ہوئی ہو) اب ظاہر ہے کہ جو مسکین بھیک مانگتا ہو اس کو مسکین کون ناجائز کہہ دے گا۔ اسی طرح جو پہلوان لوگوں کو پچھاڑ دیتا ہو لیکن اپنے غصہ پر اس کو قابو نہ ہو وہ تو بہرحال پہلوان ہی کہلائیگا اسی طرح ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر مہر نبوت دیکھ کر یہ درخواست کی تھی کہ آپ کی پشت مبارک پر یہ (جو اُبھرا ہوا گوشت) مجھے دکھلایئے کہ میں اس کا علاج کروں کیونکہ میں طبیب ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طبیب تو اللہ تعالےٰ ہی ہے جس نے اس کو پیدا کیا (الی آخر القصہ ابوداؤد شریف) اب ظاہر ہے کہ اس حدیث پاک سے معالجوں کو طبیب کہنا کون حرام کہہ دے گا، بلکہ صاحب مجمع نے تو یہ کہا کہ اللہ تعالےٰ کے ناموں میں طبیب نہیں ہے اور اسی طرح سے احادیث میں بہت کثرت سے یہ مضمون ملے گا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مواقع میں کمال کے اعتبار سے نفی فرمائی ہے حقیقت کی نفی نہیں۔

علامہ سخاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ علامہ مجدالدین (صاحب قاموس) نے لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کہتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر انکار کیا تھا جس نے آپ کو سید لفظ سے خطاب کیا تھا جیسا کہ حدیث مشہور میں ہے (وہی حدیث ابوداؤد جو اوپر گذری) لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار احتمال رکھتا ہے کہ تواضع ہو یا منہ پر تعریف کرنے کو پسند نہ کیا ہو یا اس وجہ سے کہ یہ زمانہ جاہلیت کا دستور تھا یا اس وجہ سے کہ انہوں نے مبالغہ بہت کیا۔ چنانچہ

انہوں نے کہا تھا کہ آپ ہمارے سردار ہیں آپ ہمارے باپ ہیں آپ ہم سے فضیلت میں بہت زیادہ بڑھے ہوئے ہیں آپ ہم پر بخشش کرنے میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں اور آپ جفنۃ الغراء ہیں یہ بھی زمانۂ جاہلیت کا ایک مشہور مقولہ ہے کہ وہ اپنے اس سردار کو جو بڑا کھلانے والا ہو اور بڑے بڑے پیالوں میں لوگوں کو دنبوں کی چکی اور گھی سے لبریز پیالوں میں کھلاتا ہو اور آپ ایسے ہیں تو ان سب باتوں کے مجموعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ شیطان تم کو مبالغہ میں نہ ڈال دے حالانکہ صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ثابت ہے اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ثابت ہے اپنے نواسہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے لئے اِبْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یُّصْلِحُ اللّٰهُ عَلٰی یَدَیْهِ بَیْنَ فِئَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

میرا یہ بیٹا حسن سید ہے سردار ہے جس کے ہاتھوں اللہ تعالے مسلمانوں کی ۲ جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔

(ترمذی شریف ص ۲۱۸ ج ۲ بخاری شریف ص ۵۳۰ ج ۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں (مشکوٰۃ شریف ص ۵۷۰)

اسی طرح سے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بارے میں ان کی قوم کو یہ کہنا قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ کہ

کھڑے ہو جاؤ اپنے سردار کے لئے۔

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یا سیّدی کے ساتھ خطاب کیا۔

(کتاب عمل الیوم واللیلہ از امام نسائی علیہ الرحمہ)

ان سب امور میں دلالت واضحہ ہے اور روشن دلائل ہیں اس لفظ کے جواز میں اور جو اس کا انکار کرے وہ محتاج ہے اس بات کا کوئی دلیل قائم کرے۔

علاوہ اس حدیث کے جو اوپر گزری اس لئے کہ اس میں احتمالات مذکورہ ہونے کی وجہ سے اس کو دلیل نہیں بنایا جا سکتا (الیٰ آخر ماذکرہ) یہ تو ظاہر ہے جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا کہ کمال سیادت اللہ ہی کے لئے ہے لیکن کوئی دلیل ایسی نہیں جس کی وجہ سے اس کا اطلاق غیر اللہ پر ناجائز معلوم ہوتا ہو۔

قرآن مجید حضرت یحیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں سَیِّدًا وَّحَصُوْرًا کا لفظ وارد ہے۔

حضرت سید عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ فرمایا کرتے تھے۔ سَیِّدُنَا وَ اَعْتَقَ سَیِّدَنَا بِلَالًا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار یعنی بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کیا۔ (بخاری شریف)

علامہ عینی شرح بخاری میں لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ یعنی اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ فرمایا کہ اس سے استدلال کیا جاتا ہے اس بات پر کہ اگر کوئی شخص سیدی اور مولائی کہے تو اس کو نہیں روکا جائے گا اس لئے سیادت کا مرجع اور مآل اپنے ماتحتوں پر بڑائی ہے اور ان کیلئے

حسن تدبیر، اسی لئے خاوند کو سید کہا جاتا ہے۔ جب قرآن مجید میں وَاَلْفَیَا سَیِّدَھَا فرمایا۔

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے پوچھا کہ کیا کوئی شخص مدینہ منورہ میں اس کو مکروہ سمجھتا ہے کہ اپنے سردار کو یا سیّدی کہے؟ آپ نے فرمایا کوئی نہیں الخ

امام بخاری علیہ الرحمہ نے اس کے جواز پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد من سَیِّدُکُمْ سے بھی استدلال کیا ہے جو ایک حدیث پاک کا ٹکڑا ہے جس کو خود امام بخاری علیہ الرحمہ نے ادب المفرد میں ذکر کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو سلمہ سے پوچھا مَنْ سَیِّدُکُمْ کہ تمہارا سردار کون ہے؟ انھوں نے عرض کیا جد بن قیس۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بَل سَیِّدُکُمْ عَمْرُو بْنُ جَمُوْحٍ بلکہ تمہارا سردار عمرو بن جموح ہے نیز اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ سَیِّدَہٗ مشہور حدیث ہے جو متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے حدیث کی اکثر کتابوں اور بخاری شریف وغیرہ میں مذکور ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اَطْعِمْ رَبَّکَ وَضِّیْ رَبَّکَ نہ کہے یعنی اپنے آقا کو رب کے لفظ سے تعبیر نہ کرے۔ وَلْیَقُلْ سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ بلکہ یوں کہے کہ میرا سید اور میرا مولیٰ اس میں تو سید اور مولا کہنے کا حکم صاف ہے

و اسی طرح سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک پر مولانا کا لفظ بھی بعض لوگ پسند نہیں کرتے۔ ممانعت کی کوئی دلیل باوجود تلاش کے اس بندہ ناچیز کو اب تک نہیں ملی۔ البتہ غزوہ احد کے قصہ میں ابو سفیان کو جواب دیتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد

اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ۔ وارد ہے اور قرآن کریم سورہ محمد میں ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْکٰفِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ وارد ہوا ہے لیکن اس سے غیر اللہ پر لفظ مولیٰ کے اطلاق کی ممانعت وارد نہیں ہوتی۔ یہاں بھی کمال ولایت مراد ہے کہ حقیقی مولا وہی پاک ذات ہے جیسا کہ اللہ جل شانہ، نے ارشاد فرمایا۔

مَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ہ

کہ تمہارے لئے اللہ کے سوا نہ کوئی ولی ہے نہ کوئی مدد گار۔ اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور بخاری شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے مَنْ تَرَکَ کَلًّا اَوْ ضِیَاعًا فَاَنَا وَلِیُّہ، یہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو ولی بتایا ہے ابھی بخاری شریف کی حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک وَلْیَقُلْ سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ گزر ہی چکا ہے کہ اپنے آقا کو سیدی و مولائی کہا کریں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِھِمْ مشہور ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا

وَلِکُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَکَ الْوَالِدَانِ آلایہ اور حدیث و فقہ کی کتاب النکاح تو کتاب الاولیاء سے پُر ہے۔

شیخین کریمین رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ کو فرمایا۔

اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا (مشکوٰۃ شریف)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ جس کا میں مولیٰ ہوں علی اس کے مولا ہیں۔

(مسند احمد - ترمذی شریف)

یہ حدیث مشہور ہے متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے نقل کی گئی ہے۔

النسائی، ابن ماجہ، وقال القاری بعد ذکر تخریجہ والحاصل ان ہذا حدیث صحیح لامریتہ فیہ بل بعض الحافظ عدہ متواتراً اذ فی روایۃ الاحمد انہ سمعہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثون صحابیاً وشہدوا بہ لعل لماتوزع فی خلافتہ)

ملا علی قاری علیہ الرحمہ اس حدیث کی شرح میں نہایہ سے لکھتے ہیں کہ مولیٰ کا اطلاق بہت سے معنیٰ پر آتا ہے۔ جیسے رب اور مالک اور سید اور منعم یعنی احسان کرنے والا اور معتق یعنی غلام آزاد کرنے والا اور ناصر و مددگار اور محب اور تابع اور پڑوسی اور چچا زاد بھائی اور حلیف وغیرہ وغیرہ بہت سے معنیٰ گنوائے ہیں۔ اس لئے ہر کے مناسب معنیٰ مراد ہوں گے جہاں اَللّٰہُمَّ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَا لَکُمْ وارد ہوا ہے۔ وہاں رب کے معنیٰ میں ہے اور جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر آیا ہے جیسا کہ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ وہاں ناصر اور مددگار کے معنیٰ میں ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا یا رسول اللہ مدد بھی جائز ہے اور یا علی مدد بھی جائز ہے۔

ملا علی قاری علیہ الرحمہ نے اس حدیث کا شان ورود یہ لکھا ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ کہہ دیا کہ تم میرے مولا نہیں ہو۔ میرے مولیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس پر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ میں جس کا مولیٰ ہوں علی اس کا مولیٰ ہیں۔

علامہ سخاوی علیہ الرحمہ نے قول بدیع میں اور علامہ قسطلانی علیہ الرحمہ نے مواہب لدنیہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمار مبارکہ میں بھی لفظ مولیٰ کا شمار کرایا ہے۔

علامہ زرقانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ مولیٰ یعنی سید منعم مددگار محب اور یہ اللہ تعالےٰ کے ناموں میں سے ہے اور عنقریب مصنف یعنی علامہ قسطلانی علیہ الرحمہ کا استدلال اس نام پر اَنَا اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ سے آرہا ہے۔ اس کے بعد علامہ زرقانی علیہ الرحمہ، علامہ قسطلانی علیہ الرحمہ کے کلام کی شرح کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کی شرح میں کہتے ہیں کہ وَلِی اور مولیٰ یہ دونوں اللہ تعالےٰ کے ناموں میں سے ہیں اور ان دونوں کے معنیٰ مددگار کے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَنَا وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مؤمن ایسا نہیں کہ میں اس کے ساتھ دنیا و آخرت میں اولیٰ نہ ہوں پس جس نے مال چھوڑا ہو وہ اس کے ورثہ کو دیا جائے اور جس نے قرضہ یا ضائع ہونے والی چیزیں چھوڑی ہوں وہ میرے پاس آئے میں اس کا مولیٰ ہوں۔

(بخاری شریف)

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا میں مولیٰ ہوں علی رضی اللہ عنہٗ اس کے مولیٰ ہیں۔ (ترمذی شریف)

علامہ رازی علیہ الرحمہ سورہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آیت شریفہ وَاَنَّ الْکَافِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَہُمْ کے ماتحت فرماتے ہیں کہ اگر یہ اشکال کیا جائے کہ آیت بالا اور دوسری آیت شریفہ ثُمَّ رُدُّوْا اِلَی اللّٰہِ مَوْلٰہُمُ الْحَقّ میں کس طرح جمع کیا جائے تو یہ کہا جائے گا کہ مولیٰ کے کئی معنیٰ آتے ہیں، سردار کے، رب کے، مددگار کے، پس جس جگہ یہ کہا گیا ہے کہ کوئی مولا نہیں ہے۔ وہاں یہ مراد ہے کہ کوئی مددگار نہیں اور جس جگہ مَوْلٰھُمُ الْحَقّ کہا گیا ہے وہاں ان کا رب اور مالک مراد۔ انتہی

صاحب جلالین علیہ الرحمہ نے سورہ انعام کی آیت مَوْلٰھُمُ الْحَقّ کی تفسیر مالک کے ساتھ کی ہے اس پر صاحب جمل علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ مالک کے ساتھ تفسیر اس واسطے کی گئی ہے کہ آیت شریفہ مومن اور کافر دونوں کے بارے میں وارد ہوئی ہے اور دوسری آیت یعنی سورہ محمد میں اِنَّ الْکَافِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَہُمْ وارد ہوا ہے۔ ان دونوں میں جمع اس طرح یہ ہے کہ مولیٰ سے مراد پہلی آیت میں مالک، خالق، اور معبود ہے اور دوسری آیت میں مددگار، لہٰذا کوئی تعارض نہیں رہا اس کے علاوہ بہت سی وجود اس بات پر دال ہیں کہ مولانا جب کہ رب اور مالک کے معنیٰ میں استعمال ہو تو وہ مخصوص ہے اللہ جل شانہٗ کے ساتھ لیکن جب سردار اور اس جیسے دوسرے معنیٰ میں مستعمل ہو تو اس کا نہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بلکہ ہر بڑے پر استعمال کیا جا سکتا ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گزر چکا ہے کہ غلام اپنے آقا کو سیدی و مولائی کے لفظ سے پکارا کریں۔

ملا علی قاری علیہ الرحمہ نے بروایت احمد حضرت رباح سے نقل کیا

ہے کہ ایک جماعت حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس کوفہ میں آئی انہوں نے آکر عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَوْلَانَا ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہارا مولا کیسے ہوں تم عرب ہو۔ انہوں نے عرض کیا ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔ میں جس کا مولیٰ ہوں علی رضی اللہ عنہ اس کے مولیٰ ہیں۔ جب وہ جماعت جانے لگی تو میں ان کے پیچھے لگا اور میں نے یہ پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ یہ انصار کی جماعت ہے جس میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

حافظ ابن حجر علیہ الرحمہ اس سلسلے میں بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مولیٰ کا اطلاق سید کے بہ نسبت اقرب الیٰ عدم الکراہتہ ہے (یعنی سید کے لفظ میں جو کسی درجہ میں کراہت ہو سکتی ہے مولیٰ کے لفظ میں اس سے بھی کم ہے اور پہلے ثابت ہو چکا ہے کہ سید کے لفظ کی صریح اجازت موجود ہے لہٰذا اس کے بولنے کا جواز بدرجہ اولیٰ ثابت ہو گیا) اس لئے کہ سید کا لفظ تو اعلیٰ ہی پر بولا جاتا ہے۔ لیکن لفظ مولیٰ تو اعلیٰ اور اسفل دونوں پر بولا جاتا ہے۔ (فتح الباری)

یَا رَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَائِمًا۔

عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(فضائل درود شریف ص۹۱ از مولوی زکریا سہارنپوری)

یا علی رضی اللہ عنہ مدد

مولوی زکریا صاحب نے مولیٰ کے معنیٰ ناصر مددگار کے کیئے ہیں۔ اور ساتھ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک بھی پیش کیا ہے۔

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا میں مددگار ناصر ہوں اس کے حضرت علی کرم اللہ وجہ بھی ناصر مددگار ہیں۔ معلوم ہوا کہ مولوی زکریا صاحب کے نزدیک یارسول اللہ مدد بھی جائز ہے اور یا علی مدد بھی جائز ہے۔

مگر موجودہ دیوبندی وہابی تبلیغی کہتے ہیں کہ یا اللہ مدد جائز مگر یارسول اللہ مدد اور یا علی مدد شرک و بدعت ہے تو ان لوگوں کو سب سے پہلے اپنے مولوی زکریا اور مولوی قاسم نانوتوی پر شرک فتویٰ لگانا چاہیئے۔ مولوی قاسم نانوتوی نے لکھا ہے ؂

کروڑوں جرموں کے آگے یہ نام کا اسلام
کرے گا یا نبی اللہ مجھ پہ کیا یکار
مدد کر اے احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار

؂ تیری اٹکے تو وکیلوں سے کرے استمداد
یا علی سن کے بگڑ جائے طبیعت تیری

چنانچہ درود و سلام کی اہمیت سمجھ لینے والے خوش بخت حضرات سے گزارش کے درود و سلام کا جو صیغہ بھی پڑھیں، اس میں اللہ تعالےٰ کے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک سے پہلے "سیدنا و مولانا"، کہیں یقیناً یہ کام اللہ تعالےٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کا باعث ہو گا اور آپ کے فیوض و برکات کو دیکھتی آنکھوں دیکھیں گے۔

● نبی کریم صلی اللہ علیہ کا جب نام پاک کسی مجلس میں ذکر کیا جائے تو ایک بار درود و سلام پڑھنا نام مبارک لینے والے اور تمام سننے والوں پر واجب

ہے اور ہر بار اسم مبارک کے ساتھ درودو سلام پڑھنا اگرچہ بعض علمار محققین کے نزدیک مثل امام طحاوی علامہ عینی وغیرہم نے واجب قرار دیا ہے۔ مگر قول مفتی بہ یہ ہے کہ ایک بار واجب ہے اور اس کے بعد ہر بار مستحب ہے (کما فی الدر المختار صـ۴۸۲ ج ۱)

ذکر اسم مبارک کے وقت تارک درودو سلام کے حق میں سخت وعید ہے ان احادیث پر نظر کرتے ہوئے ہر امتی کا یہ وظیفہ ہونا چاہیئے کہ جب اسم گرامی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھے یا سنے تو فوراً درود شریف پڑھے۔ جو حضرات علم حدیث کے پڑھنے پڑھانے یا احادیث بیان کرنے میں مشغول ومصروف ہیں ان کو ہر مرتبہ اسم مبارک کے ساتھ درود شریف پڑھنے کی پابندی کرنی چاہیئے۔

حضرت حافظ ابن صلاح فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت درودو سلام کے ذکر کے وقت درودو سلام کی محافظت وپابندی ہونی چاہیئے اور ہر مرتبہ ذکر شریف کے ساتھ درود شریف پڑھنے سے بالکل غفلت وسستی نہ کرے کیونکہ یہ ہی تو سب سے بڑا نفع اور فائدہ عظیمہ ہے طالبین علم حدیث کے لئے اور جس نے اس میں غفلت کی تو وہ بڑی نعمت سے محروم ہو گیا۔

حضرت ابو احمد عبداللہ رحمہ اللہ بن بکر شامی سے جو کہ بڑے درجہ کے زاہد وعابد تھے منقول ہے۔ کہ قرآن کریم کے بعد تمام علوم میں بابرکت اور افضل دنیا وآخرت میں سب سے زیادہ نافع علم احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ اس میں بکثرت درودو سلام پڑھنے کا موقعہ مل جاتا ہے حضرت ابو نعیم نے حضرت ابو الحسن نہاوندی سے جو کہ بڑے پایہ کے

زاہد ہیں نقل فرمایا کہ ایک شخص کو حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات نصیب ہوئی اس کو حضرت خضر علیہ السلام نے یہ نصیحت فرمائی کہ سب اعمال میں افضل اتباع سنن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور درود وسلام پڑھنا ہے اور سب سے بہتر درود وہ ہے جو حدیث بیان کرتے ہوئے پڑھا جائے یا حدیث شریف لکھتے ہوئے تحریر کیا جائے اس لئے کہ رحمۃ للعالمین صلوات اللہ علیہ وسلامہ اس درود کو بہت پسند فرماتے ہیں اور اس سے نہایت خوش ہوتے ہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ درود ابراہیمی کے علاوہ اور بھی درود وسلام ہیں، جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت پسند فرماتے ہیں۔

حضرت عروبہ حرانی جلیل القدر محدّث فرماتے ہیں کہ علم حدیث کی برکت دنیا میں یہ ہے کہ کثرت سے درود شریف پڑھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اور آخرت میں علم حدیث کی برکت سے عظیم الشان نعماء جنت حاصل ہوں گی اور ان محدّث موصوف کا یہ معمول تھا کہ کسی طالب علم کو بدون درود شریف پڑھنے کے کسی حدیث کی قرأت نہ کرنے دیتے تھے۔ انتہی۔

حدیث شریف پڑھنے والے کے لئے جیسا کہ حضرت خطیب نے فرمایا افضل ومستحب یہ ہے کہ جب نام مبارک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھے تو ذرا آواز کو بلند کرکے درود وسلام ادا کرے مگر بے ادبی کے ساتھ چلائے نہیں

فائدہ: اگر تلاوت قرآن مجید کی حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سُنے تو درود شریف پڑھنا واجب نہیں، لیکن اگر تلاوت سے فارغ ہونے کے بعد درود شریف پڑھ لے تو بہتر ہے۔

قرآن مجید میں جہاں کہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک آئے تو افضل یہ ہے کہ قرآن مجید کے موافق ترتیب پڑھتا رہے درود شریف پڑھ

کہ اس میں فصل نہ کرے اور تلاوت سے فراغت کے بعد درود شریف پڑھ لے تو اچھا ہے ایسے ہی خطبہ جمعہ و عیدین میں جب اسم گرامی سنے تو درود شریف نہ پڑھے کیونکہ قرآن پاک اور خطبہ خاموشی سے سننا واجب ہے۔ (ردالمحتار صـ۳۱۳)

• جب اسم مبارک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی جگہ لکھے تو صلوٰۃ و سلام ضرور لکھے اور زبان سے بھی درود شریف پڑھے۔ صرف لکھنے پر اکتفا نہ کرے، محض اسم مبارک تحریر کرنا اور صلوٰۃ و سلام نہ لکھنا بڑی گستاخی اور بڑی محرومی ہے۔

• اگر چند بار اسم مبارک لکھنے کا اتفاق ہو جیسے کہ علم حدیث کے لکھنے والوں کو ہوتا ہے تو چاہیئے کہ ہر اسم مبارک کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم پورا لکھے ایسا نہ کرے کہ صرف صلی اللہ علیہ یا محض عم، صلعم، یا فقط ؐ کی علامت نام مبارک کے ساتھ بنائے کیونکہ یہ ادب کے خلاف ہے۔

حضرت اسماعیل حقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک لکھتے وقت اشارۃً لکھ دینا یعنی دو حرفوں پر اکتفا کرے جیسے عم، صلعم، ؐ یہ مکروہ ہے (روح البیان صـ۲۲۸ ج ۷)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کا حکم اس امّت کے خواص سے ہے اس سے پہلے کسی امت کو اپنے نبی پر درود و سلام کا حکم نہیں فرمایا گیا۔ (روح المعانی صـ۷۹ ج ۲۰)

• تمام انبیاء علیہم السلام پر درود و سلام بھیجنا موجب اجر و ثواب ہے اس لئے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ تمام انبیاء اور رسولوں پر درود پڑھا کرو کیونکہ

ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے میری طرح رسالت کے عہدہ پر فائز فرمایا تھا۔
(روح المعانی میں علامہ الوسی نے عبدالرزاق و بیہقی و دیگر اجلہ محدثین سے)

ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا باقی انبیاء کرام علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام پر سلام بھیجنا جائز ہے حدیث شریف میں ہے۔

اِذْ صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ فَصَلُّوا عَلَیَّ مَعَهُمْ فَاِنِّیْ رَسُوْلٌ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ وَفِیْ لَفْظٍ اِذَا سَلَّمْتُمْ عَلَیَّ فَسَلِّمُوْا عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ

جب تم درود بھیجو رسولوں پر تو مجھ پر بھی درود پڑھو اس واسطے کہ میں بھی رسول ہوں اور ایک روایت میں یوں ہے جب مجھ پر سلام بھیجو تو دوسرے رسولوں پر بھی بھیجو۔ (روح المعانی ص ۷۹ ج ۲۰)

اس لئے ہر نبی کے نام مقدس کے ساتھ افضل ہے کہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ پڑھا جائے اور تحریر کیا جائے۔

• صحابہ کرام اور آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم کے لئے مستقلاً درود شریف پڑھنا اور لکھنا مثلاً سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کہنا اور لکھنا اکثر علماء کے نزدیک درست نہیں، البتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع کر کے صلوٰۃ وسلام بھیجنا اور لکھنا درست ہے جیسے کہ صیغ درود میں ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔

ترجمہ: اے اللہ درود رحمت کاملہ نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پر (علیہ السلام)

اور اس صورت میں تمام مؤمنین اور مؤمنات کو بھی درود میں شامل کر

سکتے ہیں۔ چنانچہ ایک صیغہ درود اس طرح مروی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

ترجمہ: اے اللہ رحمت کاملہ نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو آپ کے بندے ہیں اور رسول ہیں اور اپنی رحمت عطا فرما تمام مسلمان مرد و عورتوں پر۔ (ذکرہ فی کتاب الصلوٰۃ)

آں رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرام میں سے ہر ایک کے اسم مبارک کے ساتھ رضی اللہ عنہ کہنا اور لکھنا موجب برکت و ثواب ہے اور سلف صالحین کا معمول ہے۔

درود شریف ایسے صیغوں اور الفاظ سے ادا کرنا اولیٰ و افضل ہے جو روایات مرفوعہ یا آثار موقوفہ سے ثابت ہوں۔ اپنے ایجاد کردہ الفاظ اور صیغوں سے بھی درود شریف پڑھنا اس شرط پر جائز ہے کہ ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے طلب صلوٰۃ و رحمت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہو۔ اس شرط مذکورہ کے ساتھ عربی زبان کے تمام زبانوں میں درود شریف پڑھنا نماز کے علاوہ تمام مواقع میں جائز ہے۔ البتہ عربی زبان میں پڑھنا اولیٰ اور اقرب الی القبول ہے۔ اور جو صیغے بزرگان دین نے ارشاد فرمائے ہیں۔ ان کے درود کو بھی بیکار و ضائع نہ سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ وہ بھی موجب اجر عظیم ہیں۔

(تنقیح الکلام، فضائل درود و سلام ص۹۴-۱۰۴)

مولوی سید حسن استاذ دار العلوم دیوبند نے لکھا ہے کہ اپنے ایجاد کردہ الفاظ اور صیغوں سے بھی درود شریف پڑھنا تمام مواقع میں جائز ہے معلوم ہوا

؎ مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

یا نبی سلام علیک ، یا رسول سلام علیک ، صلوات اللہ علیک

پڑھنا نمازِ جمعہ یا محافل کے اختتام پر جائز ہوا۔ مگر دیو بندی وہابی طرح طرح کے فتوے لگاتے ہیں اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو ان کے فتووں سے بچائے۔

درود و سلام نہایت اخلاص کے ساتھ اس نیت سے پڑھنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی اس مبارک عمل سے نصیب ہو جائے اس نیت کی برکت سے جس قدر فضائل و فوائد درود و سلام ذکر کیئے گئے ہیں وہ خود بخود انشاء اللہ حاصل ہو جائیں گے دنیاوی اغراض کو مقصد بنا کر درود شریف پڑھنے سے حقیقی انوار و برکات سے محرومی کا خطرہ ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

درود و سلام کی حکمتیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ہم آپ پر درود پاک کس طرح بھیجیں۔ آپ نے فرمایا یوں پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ وَالسَّلَامُ کَمَا عَلِمْتُمْ اور سلام کا تمہیں علم ہے۔

(نسائی شریف)

یعنی التحیات میں درود سے پہلے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کا علم ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہمیں حکم ہوا کہ تم درود بھیجو مگر پھر ہم کو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تعلیم فرمایا گیا جس میں اللہ تعالےٰ سے ہی سوال ہے کہ یا اللہ توں درود بھیج۔

اس میں حکمت یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کے عیوب سے منزّہ و پاک ہیں اور ہم عیوب و نقائص سے ملوث ہیں ہمارا درود آپ کی شایان شان نہ ہوتا اس لئے گویا زبان سے عرض کیا جاتا ہے کہ یا اللہ ہمارا درود آپ کی شان عالی کے لائق نہیں اس لئے آپ سے سوال کرتے ہیں کہ یا اللہ درود بھیج تاکہ نبی طاہر پر رب طاہر کی طرف سے درود ہو۔

علامہ نیشاپوری فرماتے ہیں کہ اس پر اکتفا نہ کرے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک بھیج دیا ہے یعنی صَلَّیْتُ عَلٰی مُحَمَّدٍ نہ کہے کیونکہ بندہ کا مرتبہ اس سے قاصر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک بھیجے بلکہ اللہ تعالےٰ سے سوال کرے کہ اللہ تعالےٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجے اور اس وقت حقیقتاً درود پاک بھیجنے والا وہ اللہ تعالےٰ ہے اور بندہ درود پاک بھیجنے والا مجازاً ہے کہ اس لے اللہ تعالےٰ سے سوال کیا ہے صلوٰۃ بھیجنے کا۔ (تفسیر روح المعانی)

حضرات! نمازی جب نماز پڑھتا ہے تو وہ اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے اور اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود ہوتے ہیں۔ اس لئے نمازی نماز میں اللہ تعالےٰ سے ہی عرض کرتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الخ

اے اللہ توں درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر

دوسری حکمت امتی کا درود و سلام دنیا کے لحاظ سے ذکر جمیل اور رفع ذکر کا سبب ہے جس کی بشارت آیۃ کریمہ ورفعنا لک ذِکرک میں بیان فرمائی گئی ہے اور عالم آخرت کے لحاظ سے ایک دعا ہے رحمۃ اللعالمین صلوات اللہ علیہ وسلامہ کے حق میں جو احسانات عظیمہ کثیرہ کا ادنیٰ شکریہ ہے کیونکہ جب محسن کے ساتھ احسان کرنے کی طاقت و قدرت نہ ہو تو دعائے خیر کرنا اسلام کی تعلیم ہے اور صیغہ ماثورہ درود میں اللہ تعالٰی کی حمد کیلئے حمیدٌ مجیدٌ کے الفاظ شامل کئے گئے ہیں تاکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعا کرنے کے ساتھ شکر منعم حقیقی بھی ادا ہو جائے۔

تیسری حکمت آیت کریمہ میں صلوٰۃ و سلام کا ایمان والو کو علیحدہ علیحدہ حکم فرمایا بلکہ امر سَلِّمُوا کے ساتھ ساتھ اس کا مصدر تسلیما بھی ذکر فرمایا گیا ہے۔ جس سے سلام کے غایت اہتمام شان کا پتہ چلتا ہے اسی وجہ سے علماء کرام نے فرمایا کہ افضل یہ ہے کہ صیغہ درود شریف صلوٰۃ و سلام دونوں جدا جدا الفاظ سے ادا کئے جائیں۔

چوتھی حکمت آیت کریمہ میں صرف نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے لیکن رحمۃ اللعالمین صلوات اللہ علیہ وسلامہ سے جب یہ سوال کیا گیا۔ کس طرح درود پڑھا جائے تو آپ نے جو الفاظ تعلیم فرمائے اس میں آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی صلوٰۃ و سلام کا ذکر ہے تو معلوم ہوا کہ صیغہ درود میں اس کی رعایت کرنا اولیٰ و افضل ہے لیکن صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بطور تابعیت کے ایسا کرنا چاہیئے۔ صرف آل

رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے مستقلاً لفظ صلوٰۃ وسلام سے دعا کرنا ممنوع ہے اس لئے یوں درود میں پڑھا جاتا ہے ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اور اس کا برعکس درست نہیں اور اس شمول سے سادات کرام کے لئے فضیلت عظیمہ کا ثبوت ہوتا ہے ۔

جب آیت کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔

ترجمہ : بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے نورانی فرشتے رحمت خاص درود بھیجتے ہیں ۔ نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر اے ایمان والو تم نبی پر بکثرت درود و سلام بھیجو

یہ آیت نازل ہوئی اور اس آیت مبارکہ میں اہل ایمان کو درود وسلام بھیجنے کا امر فرمایا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ یا رسول اللہ کس طرح آپ پر درود بھیجا کریں ۔ جیسا کہ اس آیۃ کریمہ کے تحت میں حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم جان گئے کیونکہ تشہد میں سلام کے لئے یہ الفاظ تعلیم کر دیئے گئے تھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ، اب درخواست یہ ہے کہ یہ ارشاد فرمایئے کہ آپ پر درود بھیجنے کا کیا طریقہ ہے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درود بھیجنے کے لئے اس طرح کہا کرو ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(بخاری شریف ص۸۰، ج ۲ پارہ نمبر ۱۹)

درود شریف کے ان الفاظ کی مراد یہ ہے کہ ہر امتی اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہے کہ یا اللہ ہمارے سردار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کے آل و کنبہ پر رحمتیں و نعمتیں اور برکات نازل فرما۔ جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر نازل فرمائی ہیں۔ اے اللہ میری یہ دعا قبول فرما آپ ہی حمید (بہت لائق تعریف) مجید (بزرگ ہے) اس صیغے میں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ بطور تشبیہ کے کیا گیا۔ اس کی یہ مراد نہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلیٰ ہے بلکہ تشبیہ کے طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر وضاحت کی غرض سے اور اس وجہ سے فرمایا گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تعلق اس امت اسلام کے ساتھ بہت قوی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ملت اسلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کیا گیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

مِلَّةَ اَبِیْکُمْ اِبْرَاهِیْمَ هُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (پ۱۷ ع۱۸)

ترجمہ: تمہارے باپ ابراہیم کا دین اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ نیز تشبیہ کے ساتھ ذکر کرنا کبھی اس طرح بھی ہوتا ہے کہ ناقص سے کامل کو تشبیہ دی جائے اور اس سے مقصد محض وضاحت ہوتا ہے۔ جیسے قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ۔

(پ۱۸ ع ۱۱)

ترجمہ: اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اس کے نور کی مثال ایسی جیسے ایک طاق اس میں چراغ ہے۔

سوال: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درود کو درود ابراہیمی سے تشبیہ دی گئی ہے جیسا کہ كَمَا صَلَّيْتَ سے عیاں ہے اور مشبہ بہ مشبہ سے اعلیٰ و افضل ہوتا ہے تو اس سے صلوٰۃ محمدیہ کا نقص لازم آیا؟

جواب: مشبہ بہ کا مشبہ سے اعلیٰ و افضل ہونا ضروری نہیں جیسا کہ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ سے واضح ہے۔ ہاں مشبہ بہ کا اوضح و اشہر ہونا ضروری ہے۔ جیسا کہ پہلے تفصیل سے گزر چکا ہے۔

اس میں کیا حکمت ہے کہ ہم نماز میں درود صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام پر پڑھتے ہیں اور دیگر انبیاء کرام پر نہیں پڑھتے۔ حالانکہ صلوٰۃ وسلام سب انبیاء کرام پر متوجہ و نازل رہا ہے۔ اس کی کئی وجوہ ہیں، چند وجوہ پہلے گزر چکی ہیں، دو وجہیں مزید پڑھیں۔

وجہ اوّل: علامہ اسماعیل حقی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَفِي الْخَبَرِ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَاٰى فِي الْمَنَامِ جَنَّةً عَرِيْضَةً مَكْتُوْبٌ عَلٰى وَرَقِ اَشْجَارِهَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَسَاَلَ جِبْرِيْلَ عَنْهَا فَاَخْبَرَهٗ بِقِصَّتِهَا فَقَالَ يَا رَبِّ اَجْرِ عَلٰى لِسَانِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ذِكْرِيْ فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ دُعَاءَهٗ

ترجمہ: حدیث پاک میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں وسیع جنت کو دیکھا جس کے درختوں کے پتوں پر لکھا ہوا تھا۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ پس آپ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے اس کے متعلق دریافت فرمایا جبریل علیہ السلام نے دعا کی

اے میرے رب امّت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر میرا ذکر جاری فرما دے اللہ تعالےٰ نے آپ کی دعا قبول فرما لی۔

(روح البیان ص۲۲۶ ج ۶)

تو آپ کی استجابت دعا کا اثر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے نماز میں اور نماز سے باہر آپ کا ذکر درود شریف کی صورت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت کی زبان پر جاری فرما دیا۔

دوسری وجہ: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس امت مرحومہ کے لئے دعا فرمائی تھی

رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

ترجمہ: اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا تو اس دعا کی مکافات کے طور پر یہ امّت آپ پر درود پاک پڑھتی ہے،

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

آداب درود و سلام

درود و سلام پڑھنے والے کو چاہیئے کہ بدن اور لباس اور مکان پاک صاف رکھے۔

(۲)، اگر کوئی مانع نہ ہو تو درود و سلام بآواز بلند پڑھے علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں،

آثار میں آیا ہے کہ درود و سلام پڑھتے وقت آواز بلند رکھو کیونکہ بلند آواز کے ساتھ درود و سلام پڑھنے سے دلوں سے نفاق اور شقاوت دور ہوتی ہے۔

(روح البیان ص ج ۷)

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک سے پہلے سیّدنا بڑھا دینا افضل ہے
(۴) درود و سلام حضور قلب سے پڑھے کہ درود و سلام پڑھتے وقت کسی قسم کی غفلت نہ ہو۔
(۵) درود شریف پڑھتے وقت یہ نیت کرے کہ بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں درود و سلام اللہ تعالےٰ کا حکم بجا لانے کے لئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حصول کے لئے پڑھتا ہوں۔
(۶) درود و سلام پڑھتے وقت دل اور زبان میں موافقت ہونی چاہیئے ورنہ محض ذکر لسانی حضور قلب کے بغیر مفید نہیں۔
(۷) جب بھی نام مبارک لکھے تو درود و سلام پورا لکھے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم یا علیہ الصلوٰۃ والسّلام یا صلی اللہ علیک وسلم درود شریف میں تخفیف نہ کرے

علامہ شمس الدین سخاوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں

وَ لَا یَنبَغِی ان یرمز با الصَّلوٰۃ کَمَا یَفعَلَہ' الکسالیٰ وَا الجھلۃ وعوام الطلبۃ فَیَکتبُوُن صلعم بدلا من صلی اللّٰہ عَلَیہِ و سلم

ترجمہ: یہ مناسب نہیں کہ درود شریف اشارۃ لکھا جائے جیسا کہ سست لوگوں اور جہلا اور عام طلبہ کی عادت ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے صلعم لکھ دیتے ہیں۔ (القول البدیع ص ۲۵)

(۸) جب درود و سلام پڑھے تو یہ نیت کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرا درود و سلام سماعت فرما رہے ہیں اور مجھے دیکھ رہے ہیں اگر یہ نہ ہو سکے تو کم از کم یہ ضرور ارادہ کرے کہ میرا درود و سلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں فرشتے پیش کرتے ہیں۔

درود شریف کی غرض وغایت

جس طرح کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ ، سبحان اللّٰہ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ، اللّٰہ اَکْبَرْ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ ط وغیرہ ذکر اذکار میں اللہ تعالیٰ کی صفت و ثنا اور تعریف بیان کی گئی ہے۔ اسی طرح درود شریف کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی جاتی ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بلند ہو، آپ کو نیکیوں کا ثواب بہت بہت ملے گا، قیامت کے دن آپ مقام محمود اور مقام وسیلہ میں کھڑے ہوں، میدان محشر میں سب سے زیادہ قرب الٰہی آپ کو عطا ہو گویا کہ درود شریف پڑھنے سے یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ درود شریف میں جتنی چیزیں ہم آپ کے لئے مانگتے ہیں، یہ سب کی سب اور اس سے بہت بہت زیادہ نعمتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مل چکی ہیں۔

سوال: جب مل چکی ہیں تو ہمارے مانگنے اور درود وسلام پڑھنے کا کیا فائدہ

جواب: درود شریف پڑھنے والے کو یہ خیال ہرگز نہ ہونا چاہیئے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نفع پہنچا رہا کیونکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے لائق تو وہی درود ہے جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہنچ رہا ہے۔ بھلا ہم کیا چیز ہیں کہ ہماری زبان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نفع پہنچ سکے۔ بس ہم کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ ہماری زبان سے نکلی ہوئی دعا اگر اللہ تعالیٰ قبول فرمالے۔ تو یہ ہماری انتہائی خوش قسمتی اور اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم اور اس کا لطف وکرم ہے۔

ابو عبدالرحمٰن سلمی نے شیخ عبدالواحد سے درود شریف کے متعلق

دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔

اے شخص تم کبھی اپنے دل میں خیال بھی نہ کرنا کہ ایک لاکھ درود شریف پڑھنے سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ حق ادا کیا۔ کیونکہ اس طریقہ سے تو تے اپنی جان کا حق ادا کیا۔ یعنی فائدہ کیا۔ کہ حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا بلند ہے کہ اگر تمام امت جمع ہو کر ادا کرنا چاہیئے تو کچھ بھی ادا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کی صلوۃ میں ہر وقت مستغرق ہیں۔ پس توں نے جو درود شریف پڑھا تو شکر ادا کر کہ اس وسیلے سے اپنے لئے کچھ رحمت کھینچ لایا۔" (تفسیر مواہب ص ۸۸/۲۲)

شیخ ابن العربی فرماتے ہیں ,, درود شریف کا فائدہ درود پڑھنے والے کو پہنچتا ہے۔ کیونکہ درود شریف کے ذریعے سے پکی عقیدت خاص نیت، اظہار محبت اور اس باعزت واسطہ کے احترام کا پتہ چلتا ہے"

فتاویٰ شامی کے الفاظ بھی قابل غور ہیں۔ فرماتے ہیں۔

ابن حجر رحمہ اللہ نے فتاویٰ فقیہہ میں لکھا ہے کہ ابن تیمیہ کے خیال میں تلاوت قرآن مجید کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش نہیں کیا جا سکتا اور دلیل یہ بیان کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار عالی میں صرف وہی چیز پیش کی جا سکتی ہے جس کی آپ نے اجازت فرمائی ہے اور وہ صرف دو چیزیں ہیں درود شریف اور وسیلہ کی دعا۔ لیکن امام تاج الدین سبکی علیہ الرحمہ نے اس کی سخت تردید کی ہے۔

کیونکہ ایسی چیزوں کا ثواب پہنچانے کی عام اجازت جو موجود ہے تو خصوصی اجازت کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کے وصال کے بعد آپ کی طرف سے کئی دفعہ عمرہ کیا۔

ابن موفق نے جو حضرت جنید علیہ الرحمہ کے ہم عصر ہیں ستر حج کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ پیش کیا۔

ابن سراج علیہ الرحمہ نے دس ہزار سے زیادہ ختم قرآن پاک کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا اور اتنی ہی قربانیاں آپ کی طرف سے کیں میں کہتا ہوں کہ حنبلیوں میں سے ابن عقیل علیہ الرحمہ بھی تلاوت قرآن پاک کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کرنا مستحب قرار دیتے ہیں اور ہمارے حنفی علماء کا جو عام فتویٰ ہے کہ انسان اپنے عمل کا ثواب دوسروں کو دے سکتا ہے اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں، بلکہ آپ ہماری نیکیوں کے ثواب کے سب سے زیادہ حق دار ہیں۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے اور کامل زیادہ کمال کے قابل ہوتا ہے۔

بعض حضرات نے یہ دلیل پیش کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ثواب پہنچانا ہی کیسا! جب کہ ہماری تمام نیکیاں آپ ہی کی نیکیاں ہیں، جو مسلمان نیکی بھی کرتا ہے اس کا ثواب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ملتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نامۂ اعمال میں بھی درج ہو جاتا ہے کیونکہ ہر نیکی کا سرچشمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ پس جب ثواب پہنچ ہی جاتا ہے تو پہنچانے کا کیا مطلب؟

جواب یہ ہے کہ وہ کام تو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے کیا۔ مگر ہمیں بھی اپنی طرف سے پہنچانا چاہیئے۔ جیسا کہ صلوٰۃ یعنی درود اللہ تعالیٰ کا کام ہے پھر ہمیں بھی حکم دیا کہ تم بھی درود پڑھا کرو۔

نیز انتہائی شرف و کمال باوجود آپ کے لئے زیادتی کی دعا جائز ہے جیسا

کہ کمال ابن ہمام نے یہ دعا جائز رکھی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ اَبَدًا صَلَوَاتِكَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ نَبِیِّكَ وَ رَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ سَلِّمْ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا وَ زِدْهُ شَرَفًا وَ تَكْرِیْمًا وَ اَنْزِلْهُ الْمُنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

(شامی صـ۸۴۵)

علامہ شامی فرماتے ہیں۔ درود شریف اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے کیونکہ درود شریف پڑھنے والا قرآن کریم میں جو درود شریف پڑھنے کا حکم آیا ہے اس کی تعمیل کرتا ہے اس بنا پر کہ علماء کی ایک جماعت جن میں ابوالعباس مبرّد اور ابوبکر ابن العربی بھی شامل ہیں۔ کے نزدیک پسندیدہ بات یہی ہے کہ درود شریف کا فائدہ فقط درود پڑھنے والے کو پہنچتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پہنچتا۔ سنوسی نے شرح وسطی میں یہی کہا ہے کہ درود کا مقصد عام دعاؤں کی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فائدہ پہنچانا نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت مقصود ہے لیکن قشیری اور قرطبی فرماتے ہیں کہ درود شریف کا فائدہ دونوں کو پہنچتا ہے۔ بہرصورت یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

(فتاویٰ شامی صـ۴۸۲ ج ۱)

خلاصہ یہ ہے کہ ہر قسم کے نیک اعمال کا ثواب بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ثواب پہنچانے والے کی نیت یہ ہو کہ بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں ثواب پہنچانے میں سراسر ہمارا ہی فائدہ ہے اور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم تو بزرگی اور عزت کے اس درجہ پر ہیں۔ جس سے زیادہ بلندی ہمارے تصور سے باہر ہے۔ اس

کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال پر زیادتی اور شرف کی دعا جائز ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں۔

درود وسلام کا فائدہ

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ سعادت دارین میں تحریر کرتے ہیں ۔

ابن حجر نے الدر المنضود میں لکھا ہے، اس کا تمام تر فائدہ درود شریف پڑھنے والے کو ہے کیونکہ کثرت درود اس بات کی دلیل ہے کہ درود شریف پڑھنے والے کا عقیدہ صحیح اور نیت خالص ہے اس سے محبت کا اظہار ہوتا ہے، دائمی اطاعت نصیب ہوتی ہے اور اس وسیلہ جلیلہ کا احترام پیدا ہوتا ہے پس یہی آپ کی وہ محبت و توقیر ہے جو ایمان کا سب سے بڑا شعبہ ہے کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شکریہ ادا ہوتا ہے جو ہم پر واجب ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پر عظیم احسانات ہیں کہ آپ نے ہم کو جہنم سے بچایا اور دائمی نعمتوں سے سرفراز فرمایا، سو درود وسلام پڑھنے والا درحقیقت اپنے لئے دعا کر رہا ہے اور اپنی ہی ذات کی تکمیل کر رہا ہے، کیونکہ جب ہم آپ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں اللہ تعالےٰ ہم پر صلوٰۃ (رحمت) بھیجتا ہے اور ہم آپ کا ذکر اسی لئے تو کرتے ہیں کہ خود اللہ تعالےٰ نے آپ کا ذکر ہمارے سامنے کیا ہے۔ لہٰذا آپ کا ذکر کرنے والا خود اللہ تعالےٰ ہے اور جس کو جس سے محبت ہو اکثر اسی کا ذکر کرتا ہے"۔

ابن حجر نے فرمایا، کہا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے رب نے امّت کا احسان مند نہیں رکھا، بلکہ اس کے عوض آپ کو حکم دیا کہ آپ امت پر صلوٰۃ بھیجیں (دعا فرمائیں) فرمان باری تعالےٰ ہے۔

وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ان کے حق میں دعا فرمائیں۔

بے شک آپ کی دعا ان کے لئے باعث سکون ہے"۔

علامہ احمد بن المبارک فرماتے ہیں" میں کہتا ہوں کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے درود و سلام سے نفع ہوتا ہے یا نہیں کیونکہ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ سیدی عبدالعزیز بن الدباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو درود و سلام کا اس لئے حکم نہیں دیا کہ اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فائدہ پہنچانا مقصود ہے بلکہ ہمیں درود و سلام کا جو حکم دیا گیا ہے اس سے صرف ہم کو فائدہ پہنچانا مقصود ہے۔ جیسے کسی کے غلام ہوں پس اس نے اپنی زرعی زمین کی طرف دیکھا کہ اس جیسی زرخیز زمین کہیں نہ تھی سو اس نے ترس کھا کر وہ زمین اپنے غلاموں کو عطا کر دی کہ تمام فصل تمہاری ہے اور اس زمین کے تم بلا شرکت غیرے مستقل مالک ہو یہی حال ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارے درود و سلام پڑھنے کا کہ اس کا سارا اجر و ثواب ہمارے لئے رہے۔ بعض اوقات جب درود و سلام کے اجر و ثواب کا نور چمکتا ہے اور نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے تو تم اس کو دیکھو گے جیسے کوئی شے غیر کی طرف نہیں بلکہ اپنے اصل کی طرف لوٹ رہی ہے کیونکہ وہ اجر و ثواب جو مسلمانوں کو ملتے ہیں قطعاً ایمان کی بدولت ملتے ہیں جو ان کے سینوں میں محفوظ ہے اور ان میں جو نور ایمان ہے وہ نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس ہے پس ہم کو جتنے اجر و ثواب حاصل ہوتے ہیں آپ کی طرف سے حاصل ہوتے ہیں۔

عجیب و غریب مثال: محسوسات میں اس کی ایک ہی مثال ہے اور وہ ہے سمندر اور بارش کی مثال کے ذریعے سیلاب آتے ہیں اور سمندر میں جا گرتے ہیں لیکن چونکہ بارش کا پانی بھی بادلوں اور ہواؤں کے ذریعے سمندر

ہی سے آملتا ہے۔ لہٰذا یہی دریاؤں اور سیلابوں کا پانی جب سمندر میں گرتا ہے
تو یوں نہیں کہا جاتا کہ اس سمندر میں اضافہ ہو گیا۔"

(کتاب الابریہ باب سوئم صـ از علامہ احمد بن المبارک)

ے سوہنے دی ذات تے ہر ویلے پھل پڑھن درودوں دے
چرچا میرے آقا دا پیا شام و سحر ہووے

سیّدنا حضرت آدم علیہ السّلام کا حق مہر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جمعۃ المبارک کے دن عصر کی نماز کے وقت بنایا اور حضرت آدم علیہ السلام نے جنت میں قیام فرمایا تو اپنے دل میں آرزو کی کہ کاش میرا کوئی ہم جنس پیدا ہوتا۔ تاکہ میں اس سے اُنس پکڑتا۔ اللہ تعالےٰ نے رحمت فرمائی۔ فرشتوں کو حکم دیا کہ جب آدم علیہ السلام سوئیں تو ان کی بائیں پسلی سے ایک بہت خوبصورت عورت بنائیں۔ پھر جب وہ پیدا ہوئیں تو ایک لمحہ میں ان کا قدوقامت درست ہو گیا۔ حضرت آدم علیہ السلام بیدار ہوئے تو دیکھا میری ہم جنس ایک عورت میرے پہلو میں بیٹھی ہے پوچھا توں کون ہے ؟

اللہ تعالےٰ نے فرمایا یہ امۃ اللہ "اللہ کی بندی" ہے۔ اس کا نام حوا ہے۔ تیری انسیت کے لئے میں نے اس کو پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہما السلام کا نکاح کیا۔ ملائکہ گواہ بنے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے چاہا کہ ہاتھ لگائیں۔ تو حکم ہوا اے آدم علیہ السلام ابھی ہاتھ نہ لگانا جب تک اس کا حق مہر ادا نہ کر لو۔ عرض کیا اے مولا اے کریم! وہ کیا ہے! فرمایا اس کا حق مہر یہ ہے کہ میرے محبوب

پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر تین بار درود وسلام پڑھو۔ ایک روایت میں ہے دس بار اور ایک روایت میں ہے بیس بار آیا ہے۔ وہ درود پاک یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ سَلِّمْ

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کے جسم مبارک میں روح پھونکی گئی تو آپ کی آنکھ سب سے پہلے جنت کے دروازہ پر پڑی آپ نے اس پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا دیکھ کر تعجب سے پوچھا یا اللہ کیا توں نے مجھ سے بھی کسی کو زیادہ عزت والا پیدا کیا ہے۔ فرمایا، ہاں بے شک اس نام والا حبیب جو کہ تیری اولاد میں سے ہوگا وہ میرے نزدیک تجھ سے بھی مکرم ہے اور اس کو بہت بڑی عظمت وشان عطا فرمائی ہے

شَجیعٌ مُطیعٌ رفیعٌ شفیع ! محمد میں یہ خوبیاں ہیں جمیع
وہاں بہر یوسف تھا شاہد رفیع یہاں سنگ ریزے ہوئے کلمہ گو
مطاع زمانہ ہیں جن کے مطیع زہے شان سرکار پیغمبری

اے پیارے آدم اگر میرا محبوب جس کا یہ نام مبارک ہے نہ ہوتا تو نہ میں آسمان پیدا کرتا نہ زمین نہ جنت نہ دوزخ

جب حضرت حوا پیدا ہوئیں اور حضرت آدم علیہ السلام نے اُن کی جانب رغبت ظاہر کی تو ارشاد ہوا۔ اے آدم اس کا مہر ادا کرو عرض کی یا اللہ! مہر کی مقدار اور جنس کیا ہے حکم ہوا جن کا نام نامی تم جنت کے دروازے پر اور عرش پر لکھا ہوا دیکھا ہے، ان پر سو بار درود بھیجو۔ بعض روایتوں میں بیس بار اور بعض میں تین بار بھی آیا ہے۔

عرض کی یا اللہ اگر درود پاک پڑھوں تو حوا کے ساتھ میرا نکاح کر دے گا. فرمایا ہاں تو حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے درود پاک پڑھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا حضرت حوا کے ساتھ نکاح کر دیا۔ لہٰذا حضرت حواء کا مہر حبیب پاک پر درود پاک ہے صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم.

حضرت آدم علیہ السلام حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد حضرت حوا کو اپنے تصرف میں لائے ؎

انت الّذی صل علیك اللّٰہ یا خیرالوریٰ فی ذکرہ وکذا قوی

صَلیّٰ عَلَیْكَ وَکَانَ ذٰلكَ مھرھا واطور بین مھلل ومکبرہ

وَابوكَ اٰدم اد لای جواوقد زینت بانواع الحلی والجوھر

انت الذی حقّا علیہ سلمت وحش الفلا فی کلّ بر مقفر

صلی علیك اللّٰہ یا خیرالوریٰ

ماناح قمری بغصن اخضر

؎ تاں پھر حضرت آدم تائیں پاک خدا فرماوے

مہر حوا تیرے پاسوں جد تک لیا نہ جاوے

مدت تک ہرگز جائز نائیں حوا پیاری تینوں

آدم آدا بوں عرض سنایا طاقت قدر نہ مینوں

نبی محمد اشرف نبیاں ذات مبارک عالی

پڑھو درود اس پہ ویہہ واری امر کیتا رب عالی

اکرام محمدی ص۲۷ از مولوی عبدالستار وہابی۔ تفسیر فتح العزیز از شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی، مدارج النبوت ص۵ ج ۲ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ، سعادت دارین ص۸۸ زاد السعید ص۱۸ از مولوی اشرف علی تھانوی۔

الانوار المحمدیہ من المواہب الدنیہ ص۲۷ . برکات درود شریف ص۱۰۲ از مولوی ظفر احمد دیوبندی ، تبلیغی نصاب فضائل درود شریف ص۹۶ مطبوعہ تاج کمپنی از مولوی زکریا تبلیغی دیوبندی ، جلاء الافہام ص۲۹۷ از ابن قیم الصلوٰۃ والسلام ص۲۵ از مولوی فردوس شاہ قصوری ، نشر الطیب ص۱۱ از تھانوی ۔

حضرات گرامی ! اللہ تعالیٰ نے حضرت حوا علیہا السلام کو پیدا فرمایا تو حضرت آدم علیہ السلام بتقاضائے بشریت اپنی جنس سمجھ کر حضرت حوا کو ہاتھ لگانے لگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم اس کو ہاتھ نہ لگانا یا اللہ کیوں فرمایا ، پہلے حق مہر ادا کرو ۔ یا اللہ پیسہ میرے پاس نہیں ، حق مہر کہاں سے لاؤں ۔ فرمایا آج پیسے ضروری نہیں ، میرے محبوب پر تین بار درود شریف پڑھ لو حق مہر ادا ہو جائے گا ۔ تو ہمارے باپ حضرت آدم علیہ السلام نے حق مہر ادا کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھا تو جو شخص درود شریف نہیں پڑھتا پہلے وہ نکاح ثابت کرے حضرت آدم علیہ السلام ہمارے باپ ہیں ہم اس کے بیٹے ہیں باپ تو درود پڑھے اور بیٹا فتوے لگاتا ہے تو معلوم ہوا یہ اپنے باپ کا بیٹا ہی نہیں اور پھر بیٹے بیٹے میں فرق ہے ایک ہوتا ہے حقیقی بیٹا اور ایک ہوتا ہے متبنیٰ پرایا بیٹا ۔

ارے خارجیو اور درود و سلام کے منکرو ہوش کرو ۔ حق مہر کے بغیر نکاح نہیں تو جو شخص درود و سلام نہیں پڑھتا پہلے وہ نکاح ثابت کرے اور خود ہی فیصلہ کرے کہ کس نسل سے ہے ۔

● جب حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پہ بطور حق مہر درود شریف پڑھا تو درود شریف کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے حضرت شیث علیہ السلام جیسا بیٹا جو نبی تھا عطا فرمایا ۔

جبرئیل علیہ السلام کو حکم کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو

ایک روز جبرئیل علیہ السلام نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے پیدا فرمایا تو دس ہزار سال تک مجھے یہ پتہ نہ چل سکا کہ میں کس مقصد کے لیئے پیدا کیا گیا ہوں اور میں کیا کروں۔ دس ہزار سال کے بعد ندا آئی یا جبریل! جب مجھے معلوم ہوا کہ میرا نام جبرئیل ہے میں نے فوراً جواب میں عرض کیا۔ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ۔

حکم ہوا میری تقدیس بیان کرو۔ میں دس ہزار سال تک خدا کی بزرگی بیان کرتا رہا۔ اس کے بعد مجھ پر کچھ انوار عرش ظاہر ہوئے۔ عرش پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا دیکھا۔ میں نے خدا تعالےٰ سے دریافت کیا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلَ اللّٰہِ کون ہیں؟

حکم ہوا اے جبرئیل! اگر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ ہوتے تو میں تجھ کو پیدا نہ کرتا بلکہ جنت کو پیدا کرتا نہ دوزخ کو۔ نہ چاند کو نہ سورج کو۔ اے جبرئیل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ درود پڑھو۔ چنانچہ میں دس ہزار سال تک درود شریف پڑھتا رہا۔

شیر خوار بچے کا درود شریف پڑھنا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سال بھر تک کے شیر خوار بچے کو ہرگز نہ مارا کرو۔ کیونکہ شیر خوار بچہ پہلے چار مہینوں میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور دوسرے چار مہینوں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہے اور تیسرے چار مہینوں میں اپنے ماں باپ

کے لئے دعا کرتا ہے۔

(درود و سلام ص۲۳/۳/۷ حصہ پنجم ماہنامہ نعت لاہور اپریل ۱۹۹۰ء)

؎ چوں بنام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خوانم درود
از خجالت آب میگردد وجود

ترجمہ: جب میں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اسم گرامی پر درود پڑھتا ہوں تو میرا وجود ندامت کے باعث پانی پانی ہو جاتا ہے۔

؎ عشق میگوید کہ اے محکوم غیر
سینۂ تو از بتان مانندِ دیر

عشق مجھے کہتا ہے کہ اے غیر کے محکوم! تیرا سینہ تو بتخانے کی طرح اصنام سے بھرا ہوا ہے۔"

؎ تا ندادی از محمد رنگ و بود
از درودِ خود میالا نامِ اُو

جب تک تو حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رنگ و بود کو اختیار نہیں کر لیتا، اپنے درود سے ان کے نام گرامی کو آلودہ نہ کر۔"

(مثنوی پس چہ باید کرد اے اقوام شرق ص از علامہ اقبال لاہوری)

انما الصلوۃ علی النبی فسیرۃ مرضیۃ تمحیٰ بھا الاثام

حضور علیہ السلام پر درود بھیجنا پسندیدہ عادت ہے اس سے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں

وبھا ینال المرء عزّ شفاعۃ یئتا بھا الاعزاز والاکرام

درود شریف سے آدمی کو شفاعت کا اعزاز ملتا ہے اور یہ اس کا بہت بڑا اکرام ہے

کن للصّلوٰۃ علی النبی ملازماً فصلاتہ لک جنّۃ وسلام

حضور علیہ السلام پر درود شریف کو لازم کر وہ تیرے لئے جنت و سلامتی کا باعث ہوگا

(ابو سعید کا نذرانۂ عقیدت)

اولیائے کرام کے واقعات اور درود و سلام کے برکات

حضرات گرامی بندہ ناچیز نے فضائل درود و سلام احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تفصیل سے ذکر کر دیئے ہیں۔ چند حکایات اولیاء کرام و دیگر علماء کی پیش کرتا ہوں۔

درود شریف گناہوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ نے بخش دیا

شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے نقل کیا ہے کہ ایک نیک آدمی کو کسی شخص نے خواب میں دیکھا، اس سے نجات کا حال پوچھا۔

اس نیک آدمی نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور بخش دیا اور جنت بھی عطا فرمائی۔ خواب میں دیکھنے والے نے نجات کا سبب پوچھا۔ اس نیک آدمی نے جواب دیا کہ فرشتوں نے میرے گناہوں اور درودوں کا شمار کیا، خدا کا شکر ہے کہ میرے درود کا شمار گناہوں کی تعداد سے زائد نکلا۔ اللہ تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا اتنا کافی ہے (یعنی اس کا حساب اعمال نہ کرو) اس کو بہشت میں لے جاؤ۔

(فضائل درود و سلام صـ۳۴)

درود پاک لکھنے کی برکت سے نجات

حضرت ابو الفضل الکندی سے مرنے کے بعد حضرت عیسیٰ بن عباد نے خواب میں پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا، انہوں نے جواب دیا کہ میرے ہاتھ کی صرف دو انگلیوں نے نجات دلائی۔ حضرت عیسیٰ بن عباد نے حیرانی و تعجب سے پوچھا کہ اس کی مراد سمجھ میں نہیں آئی انہوں نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ جب میں کتاب میں نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لکھتا تھا تو آپ کے اسم گرامی کے بعد (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھا کرتا تھا۔ (فضائل درود و سلام صـ۳۴ صلوٰۃ و سلام صـ۵۴)

چونکہ لکھنے کا کام کم از کم دو انگلیوں سے ہوتا ہے اس لیئے اس بزرگ نے فرمایا کہ میری نجات دو انگلیوں کے عمل سے ہوئی۔

طالب علم اور عام اہل مجلس کو اللہ تعالےٰ نے بخش دیا

ایک طالبعلم جو حدیث پاک پڑھنے والا تھا کسی نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ کہہ رہا ہے کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے بخش دیا اور تمام اہل مجلس کو جو حدیث پاک سنتے تھے بخش دیا ہے درود شریف کی برکت سے جو کہ ہر حدیث کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

(جذب القلوب صـ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا اور رخسارے کو بوسہ دینا

حکایت: محمد بن سعید ابن مطرف جو بڑے پایہ کے بزرگ ہیں فرماتے ہیں کہ میرا یہ معمول تھا کہ رات کو سوتے وقت ایک مقرر تعداد کے مطابق درود شریف پڑھتا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اس عمل کی برکت سے ایک رات یہ انعام کیا کہ جب میں مقررہ تعداد کے مطابق پڑھ چکا تو فوراً نیند آگئی، میں اس رات ایک بالا خانہ پر مقیم تھا تو عالم رؤیا میں میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانہ کے دروازہ سے تشریف لا رہے ہیں اور آپ کی تشریف آوری سے سارا گھر روشن بقعہ نور اور معطر ہوگیا۔ رحمۃ للعالمین آقا صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوکر ارشاد فرمایا کہ جس منہ سے تم مجھ پر کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھتے ہو میرے قریب لاؤ تاکہ

یں اس کو بوسہ دوں (اس ارشاد گرامی کا منشا یہ ہی سمجھ میں آتا ہے کہ کمال شفقت اور انتہائی محبت کا اظہار مقصود تھا یہ وصف تو ہمارے آقا نبی ہاشمی فداہ ابی وامی صلوات اللہ علیہ وسلامہ کا خلق عظیم ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے آپ کی مدح میں شاندار طریقہ سے ارشاد فرمایا۔ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ اور بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

حضرت محمد بن سعید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد مبارک سے بوجہ شرم و ندامت پسینہ و پسینہ ہو گئے کہ بھلا میرا منہ عصیاں آلودہ اس اس قابل کہاں کہ دہن سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف تقبیل سے مشرف ہو مگر تعمیل ارشاد کے لئے اپنے رخسارے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک کے قریب کیا۔ پیارے آقا فداہ روحی وروح ابی وامی صلوات اللہ علیہ وسلامہ نے (بکمال شفقت) میرے رخسارے کو بوسہ دیا۔ اس مبارک خواب کے بعد محمد بن سعید فرماتے ہیں کہ میں بیدار ہو گیا اور اپنے ساتھی کو بھی جگایا تو عجب ماجرا دیکھا کہ تمام کمرہ مشک و کستوری کی تیز خوشبو سے معطر اور مہک رہا ہے اور آٹھ دن تک برابر میرے چہرہ سے مشک کی خوشبو آتی رہی۔

جذب القلوب صد ۲۴۹ مطالع المرات صد ۵۸ علامہ سخاوی، کتاب الصلوٰت والبشر)

اس سے معلوم ہوا کہ درود شریف پڑھنے والے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے بالخصوص اگر سونے سے پہلے ہر شخص کم از کم سنو مرتبہ ہمیشہ درود پاک پڑھا کرے تو توقع ہے کہ زیارت جمال جہاں آرا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو جائے گا۔

محبوب نوں راضی کر یا کر، سُتے ہوئے لیکھ جگایا کر
دن رات مدینے والے تے ہر آن درود پہنچایا کر

درود شریف مصیبت کے وقت کام آگیا

حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا، میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پر درود شریف ہی پڑھتا ہے اور حج کے ہر رکن کی ادائیگی پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہے۔ اور کوئی تسبیح و تہلیل وغیرہ نہیں پڑھتا میں نے اس سے کہا یہاں تو تسبیح و تہلیل وغیرہ پڑھنی چاہیئے مگر توں درود پاک پڑھ رہا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس نے پوچھا تم کون ہو! میں نے کہا کہ میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ہوں، اس نے کہا اگر تم اپنے زمانہ کے یکتا اور کاملین میں سے نہ ہوتے تو میں بھی کبھی یہ اپنا راز تجھ پہ ظاہر نہ کرتا۔ اس نے جواب دیا کہ مجھے تو بہت سی دعائیں یاد ہیں مگر جو نفع اس درود شریف میں دیکھا اور کسی دعائیں نہیں دیکھا۔ پھر شیخ نے دریافت کیا کہ یہ کیونکہ بتلاؤں تو سہی جوان نے کہا کہ فلاں سال میں اور میرا باپ حج کو جا رہے تھے کہ دوران سفر حجاز مقدس بغداد شریف کے قریب میرا باپ بیمار ہو گیا میں نے علاج کیا مگر آرام نہ ہوا ایک دم ان کا انتقال ہو گیا اور منہ کالا ایک روایت میں ہے کہ چہرہ بالکل سور کا سا یعنی مسخ ہو گیا، میں باپ کے چہرہ کی رنگت متغیر ہونے کی وجہ سے بہت رنجیدہ اور پریشان ہوا اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی اور چادر سے ان کا منہ ڈھانپ دیا۔

بدل گئی تد اُس دی صورت آیا رنگ سیاہی
خبر نہیں کیا غیرت ہوئی طرفوں ذات الٰہی

میں اپنے باپ کے چہرے کی رنگت متغیر ہونے کی وجہ سے بہت پریشان ہوا نہ کسی سے شرم کے مارے کہہ سکتا ہوں اور تنہا تجہیز و تکفین بھی نہیں کر سکتا اس رنج میں سر بہ زانو ہو کر سوچ رہا تھا مسافری اور مصیبت پر رونے لگا، حالت گریہ میں کچھ غشی بھی ہو گئی۔ اس پریشانی کے عالم میں مجھ پر ناگاہ نیند کا غلبہ ہوا میری آنکھ لگ گئی۔

دیکھتا ہوں کہ ایک صاحب نہایت حسین وجمیل جن سے زیادہ حسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ کپڑے خوشبو میں معطر اور ان سے زیادہ بہترین خوشبو میں نے کہیں نہیں دیکھی اور نہ یہ خوشبو سونگھنے میں آئی۔ گھوڑے پر سوار ہیں وہ میرے باپ کی لاش کے پاس پہنچے فَكَشَفَ الْاِزَارَ عَنْ وَجْهِهٖ وَمَسَحَ عَلٰى وَجْهِهٖ فَصَارَ اَشَدَّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ۔

پس اس نے میرے باپ کے منہ سے کپڑا اٹھایا اور اپنا دست رحمت میرے باپ کے چہرے پر پھیرا تو اس کا چہرہ دودھ سے بھی زیادہ سفید ہو گیا۔ نہایت خوبصورت اور اس قدر منور ہو گیا جیسے چودویں کا چاند اور مثل چاند کے چمکنے لگا

؎ جس دم دست مبارک اپنا مکھ اس دے تے لایا
حسن مبارک صورت جلوہ نور و نور وکھایا

میری خوشی کی انتہا نہ رہی جب اس جمیل و شکیل نے جانے کا ارادہ کیا۔ میں نے اس مقدس ہستی کے پاؤں پکڑ کر عرض کی اللہ تعالےٰ آپ پر رحم کرے کہ آپ مجھے یہ تو بتائیں کہ آپ کون ہیں اور نام مبارک کیا ہے۔ کہ آپ نے اس مسافری اور بے کسی میں میرے باپ پر احسان فرمایا۔

ے کون تسیں کی نام تساڈا ، کس طرفوں تسیں آئے
ایڈی سختی تنگی اندر آ کر کرم کمائے

فَقَالَ اَوَ مَا تَعْرِفُنِیْ اَنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تو آپ نے مسکرا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا کیا تجھے نہیں پہچانتا میں شفیع مجرماں اور پناہ عاصیاں محمد رسول اللہ محمد بن عبداللہ صاحب قرآن ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) میں یہ سنتے ہی آپ سے لپٹ گیا اور رو کر عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ نے اس جنگل میں کیوں تکلیف فرمائی۔

ے سن کر عرض رسول پیارے ، میں وَل نظر اٹھائی
میں محمد بن عبداللہ ، نرم کلام سنائی
میں محمد بن عبداللہ ، مکی ، مدنی ، ماہی
کرن امداد باپ تیرے دی آیا ہاں اس راہی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا باپ بڑا فاسق گنہگار تھا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے باپ پر شفقت کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کَانَ یُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ تیرا باپ مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ایک روایت میں ہے۔ سو بار پڑھتا تھا۔

میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے انتقال کی خبر کیسے ہوئی آپ نے فرمایا تیرا باپ ہر روز تین سو بار درود شریف پڑھتا تھا آج رات وہ درود میرے پاس نہیں پہنچا پتہ چلا کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے اور یہ حال ہو رہا ہے۔

جب اس پر یہ مصیبت نازل ہوئی تو میں اس کی فریاد کو پہنچا اور میں

ہر اس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھے

؎ اتنی بات سنا کر پیارے جلدی قدم اٹھایا
اُکھڑی نیند زلیخا و انگوں یوسف نظر نہ آیا
اچن چیت چھپایا میں تھیں خوش رخسار نورانی
دل وچہ نقش پیارے والا رہ گیا، یاد نشانی
گذر گئی شب قدر وصل دی رہ گیا یاد نظارا
ہر ہر وقت نمانے دل نوں آوے یار پیارا
ایہو درود وظیفہ میرا روون نین نمانے
کراں اُمید جو مشکل اندر ملسن نبی پیارے

میں نے عرض کی حضور! کچھ نصیحت فرما دیجئے، ارشاد فرمایا کہ ہر وقت درود شریف پڑھا کر! اے سفیان!

میں بیدار ہوا تو میں نے اپنے باپ کو اسی طرح چمکتا ہوا پایا۔ اس دن سے میں نے درود شریف کو اپنا وظیفہ بنا لیا ہے۔

بعد نماز صبح دیکھتا ہوں کہ آدمی شہر کے چاروں طرف سے جوق در جوق آ رہے ہیں مجھے یہ حال دیکھ کر بڑا تعجب ہوا کہ ان لوگوں کو کس نے خبر دی ہے۔ حتیٰ کہ میں نے خود لوگوں سے دریافت کیا کہ آپ کو کس نے خبر دی ہے سب نے کہا کہ ہم صبح کو آسمانی ندا سن رہے تھے کہ جو شخص چاہے اپنے گناہوں سے بری اور پاک ہو جائے تو وہ فلاں مقام پر فلاں شخص کا انتقال ہو گیا ہے۔ اس کی نماز جنازہ میں شریک ہو جائے۔ المختصر نہایت احتیاط کے ساتھ نماز جنازہ ادا کی گئی اور نہایت ہی شرف و عزت کے ساتھ دفن کیا۔ لہٰذا سب دعاؤں کو چھوڑ کر میں نے درود شریف ہی کو اختیار اور

پسند کیا۔

شیخ نے فرمایا گذار ایں ستون زاد محکم گیر آں را۔ یعنی اس ستون کو اور بھی مضبوطی کے ساتھ پکڑو اور کبھی اس کو مت چھوڑو۔ سبحان اللہ درود شریف پڑھنے والوں کی کیا کچھ فضیلتیں ہیں خداوندا۔ مثنوی

بر محمد می رسانم صد سلام ۔ آں شفیع مجرماں یوم القیام

معلوم ہوا درود شریف پڑھنے والا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں رہتا ہے۔ جب وہ کسی مصیبت میں کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرے اور فریاد کرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فوراً مصیبت اور مشکل کے وقت پہنچتے ہیں اور امداد کرتے ہیں۔ (نزہۃ الناظرین، تجلیات مدینہ صد ۲۳۹)
(روض الفائق، برکات درود شریف صد ۱۸ تنبیہ الغافلین، صلوٰۃ وسلام صد ۱۴۱)

سہ دل نور و نور درود کرے ، ہر مشکل دور درود کرے

تیرا وی بلند زملتے اس نال ستارہ ہووے گا

درود شریف اور موئے مبارک کی برکت

ایک تاجر بلخ کا رہنے والا تھا اور بہت دولت مند تھا علاوہ دولت کے اس کے پاس حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین موئے مبارک بھی تھے اس کے دو لڑکے تھے۔ جب تاجر کا انتقال ہو گیا تو کل مال دونوں لڑکوں میں تقسیم کیا گیا۔ جب ایک ایک بال مبارک دونوں نے لے لیا تو بڑا لڑکا بولا کہ تیسرے بال کے دو ٹکڑے کر کے وہ بھی تقسیم کیا جائے اس پر چھوٹے لڑکے نے کہا کہ میں ہرگز ہرگز گوارا نہ کروں گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کو ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے۔

بڑا لڑکا بولا اگر تم کو موئے مبارک سے ایسی ہی محبت و عقیدت ہے تو ایسا کرو کہ سب مال و دولت جو تمہارے حصے میں آیا ہے مجھے دے دو اور تینوں موئے مبارک لے لو۔ چھوٹا لڑکا اس تبادلہ پہ بخوشی راضی ہوگیا اور اپنا سب مال دے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی موئے مبارک لے لئے اب اس کا یہ کام اور وظیفہ ہوگیا کہ حضور کے مبارک بالوں کی روزانہ زیارت کرتا اور کثرت سے درود شریف پڑھتا۔ اللہ تعالےٰ کی قدرت کا کرشمہ دیکھئے کہ بڑے لڑکے کا مال دن بدن گھٹنا شروع ہوگیا اور چھوٹے لڑکے کے مال میں بہ برکت موئے مبارک روز افزوں ترقی شروع ہوگئی۔

کچھ عرصے کے بعد وہ چھوٹا لڑکا مر گیا، اس زمانے کے ایک بزرگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ لوگوں سے کہہ دو کہ جس کو کوئی حاجت حق تعالےٰ سے ہو تو وہ اس تاجر کے لڑکے کی قبر پر جائے۔ اور اپنے حصول مقصد کے لئے جا کر دعا کرے تو اس کا مقصد پورا ہوگا۔ اس واقعے کے بعد لوگوں میں لڑکے کے مزار کی بڑی عظمت ہوگئی۔ اور لوگ وہاں جانے لگے۔ یہاں تک کہ اس مزار کی عزت ہوئی کہ بڑے بڑے لوگ امیر اور سردار بھی وہاں سے سوار ہوکر نہیں گزرتے تھے۔ بلکہ بوجہ غایت ادب پیدل چلتے تھے ؎

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لکۂ ابر رافت پہ لاکھوں سلام (اعلیٰ حضرت)

علامہ صفوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ایک عرصہ کے بعد بڑا بھائی جس نے سارا مال لے لیا تھا نہایت فقیر اور محتاج ہوگیا تو اس نے حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور آپ سے فقر و فاقہ اور مفلسی کی شکایت کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور محروم اور بدبخت تو نے میرے بالوں سے بے رغبتی کی ان کے مقابلے میں دنیا کو پسند کیا تیرے چھوٹے بھائی نے ان بالوں کو لے لیا اور وہ جب ان کو دیکھتا ہے مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے اللہ جل شانہٗ نے اس کو دنیا اور آخرت میں سعید بنا دیا اور ان بالوں کی برکت سے اس نے سعادت دارین حاصل کر لی جب اس کی آنکھ کھلی تو آ کر چھوٹے بھائی کے خادموں میں داخل ہو گیا اور خادم بن گیا۔

فائدہ: اس قصہ سے کس قدر عظمت اخلاص درود شریف پڑھنے والے کی ثابت ہوئی اور اس لڑکے نے اس قدر مرتبہ عظیم محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور موئے مبارک کا ادب اور برکت درود شریف سے پایا ؎

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

فائدہ: اس واقعہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضر ہونا اور ان کو ایصال ثواب کرنا اور ایصال ثواب کے بعد حق تعالیٰ سے صاحب مزار کی طفیل اپنی حاجت طلب کرنا درست ہے۔

(فضائل درود و سلام ص۴۵ - ۴۶، ہہب النسیم علی نفحات الصلوٰۃ والتسلیم از مولوی سید حسن بن مولوی نبیہ مدرس مدرسہ دیوبند، صلوٰۃ و سلام ص۴۶ از مولوی احمد سعید دہلوی، نزہتہ المجالس۔ رونق المجالس مصنف ابو حفص عمر حسین اسم قندی برکات درود شریف ص۱۱ از مولوی ابوالمظفر ظفر احمد دیوبندی۔ قول بدیع۔ فضائل درود

شریف ص۱۱۱ از مولوی زکریا سہارنپوری۔ ذکر جمیل ص۶۶)

سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود شریف کی برکت سے منہ کالا روشن ہو گیا

امام غزالی علیہ الرحمہ نے عبدالواحد بن زید بصری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ میں حج کو جا رہا تھا، ایک شخص میرا رفیق ہو گیا وہ ہر وقت چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ میں نے اس سے کثرت درود و سلام کا سبب پوچھا۔ اس نے کہا کہ جب میں سب سے پہلے حج کے لئے حاضر ہوا تو میرا باپ ساتھ تھا جب ہم واپس ہوئے تو ایک منزل پر سو گئے۔ میں نے خواب میں دیکھا مجھ سے کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ اٹھ تیرا باپ مر گیا ہے اور اس کا منہ کالا ہو گیا ہے۔ میں گھبرایا ہوا اٹھا تو اپنے باپ کے منہ سے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو واقعی میرے باپ کا انتقال ہو چکا تھا اور اس کا منہ کالا ہو رہا تھا مجھ پر اس واقعہ سے اتنا غم سوار ہوا کہ میں اس کی وجہ سے بہت ہی مرعوب ہو رہا تھا اتنے میں میری آنکھ لگ گئی۔ میں نے دوبارہ خواب میں دیکھا کہ میرے باپ کے سر پر چار حبشی کالے چہرے والے جن کے ہاتھوں میں لوہے کے بڑے بڑے ڈنڈے تھے مسلط ہیں اتنے میں ایک بزرگ نہایت حسین چہرہ دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تشریف لائے اور انہوں نے ان حبشیوں کو ہٹا دیا اور اپنے دست مبارک کو میرے باپ کے منہ پہ پھیرا اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اٹھ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کے چہرے کو سفید کر دیا ہے۔

میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا نام محمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے

بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کبھی نہیں چھوڑا۔
برکات درود شریف ص۱۱۷ فضائل درود وسلام ص۱۱۷

درود شریف کی برکت سے عذاب قبر معاف

حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنے لڑکے کو اس کی موت کے بعد خواب میں دیکھا کہ اسے قبر میں عذاب ہو رہا ہے تو اسے بہت ہی رنج ہوا مگر چند دنوں کے بعد اس نے پھر خواب میں اپنے لڑکے کو دیکھا۔
فِی النُّوْرِ وَالرَّحْمَۃِ کہ اس کی قبر نور سے بھرپور ہے اور وہ خدا کی رحمت میں ہے تو ماں نے اس کا سبب پوچھا تو لڑکے نے جواب دیا۔
مَرَّ رَجُلٌ بِالْمَقْبَرَۃِ فَصَلَّی عَلَی النَّبِیِّ وَاَھْدٰی ثَوَابَھَا لِلْاَمْوَاتِ
کہ ایک آدمی اس قبرستان سے گزرا اور اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو بخش دیا۔ پس اس درود شریف کے سبب اللہ تعالٰی نے مجھے بخش دیا ہے
(تفسیر روح البیان ص۱۴۷ ج ۳)

قرض سے نجات

بغداد شریف میں ایک بہت بڑا مالدار شخص تھا تجارت میں خسارہ ہونے کی وجہ سے گردش ایام میں گرفتار ہو گیا۔ تنگی معاش کے ساتھ ساتھ قرض کے بوجھ نے اس کی زندگی کا سکون ختم کر دیا۔
قرض خواہ اپنا قرض اس سے طلب کرتے اور یہ ان کی منت وسماجت کرتا۔ ایک قرض خواہ نے بار بار اس سے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کیا مگر یہ شخص اپنی مجبوری کی وجہ سے قرض نہ ادا کر سکا اس نے قاضی کی عدالت میں مقدمہ

دائرہ کو دیا۔

قاضی نے اس قرض دار کو اپنی عدالت میں طلب کیا اور کہا کہ تم نے اس شخص کا قرض دینا ہے؟ مقروض نے اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ میں نے اس شخص کا قرض دینا ہے مگر میرے پاس ابھی کوئی چیز نہیں جو میں اس کو پیش کر سکوں۔ قاضی نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا یا تو تم اس کا قرض ادا کر دو یا کوئی ضامن پیش کر دو یا پھر جیل جانے کے لئے تیار ہو جاؤ اس مقروض کے پاس نہ ہی تو کوئی سرمایہ تھا جو پیش کرتا اور نہ ہی کوئی شخص اس کے لئے ضمانت دینے کو تیار ہوا۔

قاضی نے مقروض سے کہا کہ تم جیل جانے کے لئے تیار ہو جاؤ مقروض نے قرض خواہ کی بہت منت سماجت کی لیکن اسے کوئی رحم نہ آیا۔ آخر مقروض نے کہا کہ مجھے اللہ تعالٰے کے نام پر ایک رات مہلت دے دو میں ایک رات اپنے بچوں میں گزار کر واپس آ جاؤں گا اور تم مجھے جیل میں بند کر لینا۔ قرض لینے والا مان گیا اور کہنے لگا کہ تم مجھے کوئی ضامن دے دو کہ تم صبح حاضر ہو جاؤ گے۔ مقروض نے کہا میرے ضامن مدینے کے تاجدار بیکسوں کے غم خوار صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ قرض خواہ نے منظور کر لیا۔ اور وہ مقروض گھر آ گیا بیوی نے اپنے شوہر کو پریشان اور غمزدہ دیکھا تو ماجرا پوچھا اس مقروض نے اپنی رفیقۂ حیات سے یہ سارا ماجرا بیان کر دیا اور کہا کہ میں سلطان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ضامن دے کر صرف ایک رات کے لئے گھر آیا ہوں۔

نیک بیوی نے شوہر کو تسلی دیتے ہوئے کہا کہ جس کے ضامن تاجدار مدینہ سرور سینہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں تو اس کو پریشان ہونے کی کیا ضرورت

ہے۔ چنانچہ اس شخص نے اسی پریشانی کے عالم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا شروع کیا اور پھر ذکر محبوب خدا صلی اللہ وسلم کرتا ہوا سو گیا اور اس کے مقدر کا ستارا چمک اٹھا اور والی بے کساں رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں جلوہ گر ہوئے اور فرمایا میرے امتی تو کیوں پریشان ہے۔ فکر مت کرو۔

تم علی الصبح بادشاہ وقت کے وزیر کے پاس جانا اور اسے کہنا کہ تمہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ وہ میری طرف سے تمہارا پانچ صد دینار قرض ادا کر دے اور وزیر کو اس بات کی صداقت کی یقین دہانی کرانے کے لئے کہنا کہ تم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں روزانہ ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے اور گزشتہ روز تمہیں غلطی ہو گئی۔ تمہیں شک ہوا کہ پورا ہزار پڑھا گیا ہے یا نہیں حالانکہ تم نے پورا ہزار پڑھ لیا تھا۔

اس ارشاد مبارک کے بعد رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور مقروض شخص بیدار ہو گیا اور اس کی خوشی کی کوئی حد نہ رہی۔ علی الصبح وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا تو وزیر صاحب دروازے میں کھڑے تھے اور سواری بھی تیار تھی۔ اس مقروض نے وزیر صاحب کو سلام کیا وزیر صاحب نے جواب دینے کے بعد کہا کہو کیسے آئے ہو؟ مقروض نے کہا کہ میں آیا نہیں بھیجا گیا ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی طرف بھیجا ہے میں ایک مقروض آدمی ہوں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور فرمایا کہ تم میرا پانچ صد دینار قرض ادا کر دو۔ وزیر نے اطمینان قلبی کے لئے نشانی

طلب کی تو اس نے اس کے درود پاک پڑھنے کے متعلق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنا دیا۔

وزیر یہ سنتے ہی اسے اپنے گھر کے اندر لے گیا اور عزت و تکریم سے بٹھایا اور عرض کیا میرے آقا کا پیغام مجھے دوبارہ سناؤ۔ وزیر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام سن کر خوش ہو گیا اور اس شخص کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا کہ یہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کر کے آیا ہے پھر وزیر صاحب نے پانچ صد ۵۰۰ دینار دیئے پھر مزید پانچ صد دینار دیتے ہوئے کہا یہ آپ کے لیے ہے کہ آپ نے مجھے سچا خواب سنایا ہے۔

مقروض یہ رقم لے کر خوشی خوشی گھر آیا اور اس میں سے پانچ سو (۵۰۰) دینار ساتھ لئے اور قرض خواہ کے مکان پر پہنچا اور کہا چلو قاضی صاحب کے سامنے میں تمہارا قرض ادا کر دوں گا۔ جب قاضی کی عدالت میں پہنچے تو قاضی صاحب اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا رات سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس مقروض کا قرض ادا کر دوں اور قاضی نے اپنے پاس سے قرض خواہ کو پانچ صد دینار ادا کر دیئے اور قرض خواہ کو کہا کہ میں اس مقروض کو معاف کرتا ہوں اور پانچ صد ۵۰۰ دینار مزید بطور نذرانہ پیش کرتا ہوں اس لئے کہ مجھے بھی حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی حکم دیا ہے۔

(سعادت دارین ص ۱۴۷)

مشکل جو سر پہ آ پڑی، آقا تیرے ہی نام سے ٹلی

مشکل کشا ہے تیرا نام، تجھ پہ درود اور سلام

بندہ مٹ جائے نہ آقا پہ وہ بندہ کیا ہے

بے خبر ہو جو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے

امّت کی پہچان کثرت درود پاک سے

روایت میں ہے کہ ایک شخص نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے سے غافل تھا۔ ایک رات اس نے خواب میں دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب سے اپنا رخ انور پھیر لیا ہے۔ خواب میں اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یارسول! آپ مجھ سے ناراض ہیں کیا؟" نہیں تو" آپ نے نہ تو میری طرف نگاہ فرمائی ہے اور نہ ہی مجھ سے کلام فرمایا ہے"۔

آپ نے فرمایا اس لئے کہ میں تجھے جانتا نہیں"۔ اس نے عرض کی حضور! میں آپ کا امتی ہوں اور علماء روایت کرتے ہیں کہ جتنی پہچان ایک ماں کو اپنی اولاد کی ہوتی ہے اس سے کہیں بڑھ کر آپ کو اپنی امت کی پہچان ہے"۔ آپ نے فرمایا علماء ٹھیک کہتے ہیں"۔ تو سرکار! پھر آپ نے مجھے کیوں نہ پہچانا"، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس لئے کہ تم نے مجھ پر کبھی درود نہیں بھیجا۔ امّت کی پہچان کثرت درود پاک کے حوالے سے ہے"۔

اس شخص کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے اپنے اوپر لازم کر لیا کہ وہ روزانہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک سو۱۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھا کرے گا۔ اور وہ ایسا کرتا رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد خواب میں اسے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب میں تجھے اچھی طرح پہچانتا ہوں اور قیامت کے روز تیری شفاعت کروں گا"۔ (جامع المعجزات فی سیّد خیر البریات علیہ ازکی التحیات صـ۹۴ از شیخ محمد الواعظ الرہاوی رحمۃ اللہ علیہ)

درود شریف کی برکت سے چشمہ جاری ہوگیا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پتھر سے پانی نکالنے کے لئے اپنا عصا پتھر پر مارا تو پانی نہ نکلا۔ اُسی وقت وحی آئی "اے موسیٰ علیہ السلام! محمد(صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود پڑھو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے درود شریف پڑھ کر دوبارہ عصا مارا تو پانی کا چشمہ جاری ہوگیا۔

(الملاذ والاعتصام بالصلوۃ)

فرشتے کا ہر بال درود شریف پڑھنے والے کیلئے دعائے مغفرت کرتا ہے

مقاتل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے عرش کے نیچے ایک ایسا فرشتہ پیدا کیا ہے جس کے اتنے بڑے بڑے پر ہیں، جنہوں نے پورے عرش کا احاطہ کر رکھا ہے اور اس کے ہر بال پر لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا ہے پس جب کوئی شخص درود شریف تلاوت کرتا ہے، اس فرشتے کا ہر بال اس شخص کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے

کثرت سے درود شریف پڑھنے والے کیلئے جنت میں عظیم الشان قبہ

ایک روز جبرئیل علیہ السلام نے بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ نے آپ کو جنت میں ایک بڑا عظیم الشان قبہ مرحمت فرمایا ہے۔ اس قبہ کا عرض تین سو سال کی مسافت ہے۔ اس قبہ میں آپ کا وہی امتی داخل ہوگا جو آپ پر کثرت سے درود پڑھتا رہا ہو۔ (منازل الانوار صـــ م)

جنّت اور زمین و آسمان کے درمیان سیر

حضرت سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک شخص تھا جس کے ظاہری اعمال تو کوئی اچھے نہیں تھے اور لوگوں کی نگاہ میں بھی پسندیدہ نہیں تھا، مگر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کثرت سے پڑھتا تھا۔ جان کنی کے وقت اسے نزع کی تکلیف ہوئی۔ چہرے کا رنگ سیاہ ہوگیا۔ اسی عالم میں اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ندا دی اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجرم ضرور ہوں، مگر آپ سے محبت ہے اور درود شریف پڑھتا ہوں۔ بس یہ درخواست ہوتے ہی ایک پرندہ آسمان سے اترا جس نے پَر اس کے چہرے پر مارا جس سے اس کا چہرہ روشن ہوگیا اور خوشبو آنے لگی اور وہ شخص کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے خالقِ حقیقی سے جاملا، تجہیز و تکفین کے بعد جب اسے قبر میں اتارنے لگے تو آواز آئی ہم نے اسے جنت میں پہنچادیا۔ میت کی اس خوش قسمتی پہ لوگ حیران ہوئے۔ اسی رات ایک صاحبِ دل نے انہیں خواب میں دیکھا وہ زمین و آسمان کے درمیان سیر کر رہا ہے اور یہ آیۂ کریمہ تلاوت کر رہا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

(دُرّۃ النّاصحین صـ ۲۷۲)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

مُردے کو خواب میں دیکھنے کا عمل اور ایک دفعہ درود شریف کی برکت سے ستر ہزار آدمی کا عذاب معاف

ایک عورت حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالٰی کے پاس آئی اور عرض کیا کہ میری لڑکی کا انتقال ہو گیا۔ میری یہ تمنا ہے کہ میں اس کو خواب میں دیکھوں۔ حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ عشاء کی نماز پڑھ کر چار رکعت نفل نماز پڑھ اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد الھٰکم التکاثر پڑھ اور اس کے بعد لیٹ جا اور سونے تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتی رہ۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ اس نے لڑکی کو خواب میں دیکھا کہ نہایت ہی سخت عذاب میں مبتلا ہے تارکول کا لباس اس پر ہے۔ دونوں ہاتھ اس کے جکڑے ہوئے ہیں اور اس کے پاؤں آگ کی زنجیروں میں بندھے ہوئے ہیں۔ میں صبح کو اٹھ کر پھر حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ کے پاس گئی۔

حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اس کی طرف سے صدقہ کر شاید اللہ تعالٰی اس کی وجہ سے تیری لڑکی کو معاف فرما دے اگلے دن حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ نے خواب میں دیکھا کہ جنت کا ایک باغ ہے اور اس میں ایک بہت اونچا تخت ہے اور اس پر ایک بہت نہایت حسین و جمیل خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اس کے سر پر ایک نور کا تاج ہے۔ وہ کہنے لگی اے حسن بصری تم نے مجھے بھی پہچانا۔ میں نے کہا نہیں میں نے تو نہیں پہچانا۔ کہنے لگی میں وہی لڑکی ہوں جس کی ماں کو تم نے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ (یعنی عشاء کے بعد سونے تک (حضرت

حسن بصری علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ تیری ماں نے تو تیرا حال اس کے برعکس بتایا تھا جو میں دیکھ رہا ہوں اس نے کہا کہ میری حالت وہی تھی جو ماں نے بیان کی تھی۔ میں نے پوچھا پھر یہ مرتبہ کیسے حاصل ہو گیا۔ اس نے کہا کہ ہم ستر ہزار آدمی اسی عذاب میں مبتلا تھے۔ جو میری ماں نے آپ سے بیان کیا صلحا میں سے ایک بزرگ کا گزر ہمارے قبرستان پر ہوا۔ انہوں نے ایک دفعہ درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ہم سب کو پہنچا دیا۔ ان کا درود پاک اللہ تعالے کے یہاں ایسا قبول ہوا کہ اس کی برکت سے ہم سب اس عذاب سے آزاد کر دیئے گئے اور ان بزرگ کی برکت سے یہ رتبہ نصیب ہوا۔ (درود و سلام علی خیر الانام صہ ۵۶)
(القول البدیع۔ فضائل درود شریف صہ ۱۱۲ از مولوی زکریا سہارنپوری (تجلیات مدینہ صہ ۲۳۸)

کچھ قرآن شریف اور بیس مرتبہ درود شریف کی برکت سے نجات

اسی نوع کا ایک دوسرا قصہ لکھا ہے کہ ایک عورت تھی اس کا لڑکا بہت ہی گناہگار تھا اس کی ماں اس کو بار بار نصیحت کرتی مگر وہ بالکل نہیں مانتا تھا۔ اسی حال میں وہ مر گیا۔ اس کی ماں کو بہت ہی رنج تھا کہ وہ بغیر توبہ کے مرا۔ اس کو بڑی تمنا تھی کہ کسی طرح اس کو خواب میں دیکھے۔ اس کو خواب میں دیکھا تو وہ عذاب میں مبتلا تھا۔ اس کی وجہ سے اس کی ماں کو اور بھی زیادہ صدمہ ہوا۔ ایک زمانہ کے بعد اس نے دوبارہ خواب میں دیکھا تو بہت اچھی حالت میں تھا۔ نہایت خوش و خرم ماں نے پوچھا کہ یہ کیا ہو گیا۔ اس نے کہا کہ ایک بہت بڑا گنہگار شخص اس قبرستان پہ گزرا قبروں کو دیکھ کر اس کو کچھ عبرت ہوئی وہ اپنی حالت پہ رونے لگا اور سچے دل سے توبہ اور کچھ قرآن شریف اور بیس ۲۰ مرتبہ درود شریف پڑھ

کہ اس قبرستان والوں کو بخشا جس میں کبھی تھا۔ اس میں سے جو حصہ مجھے ملا اس کا یہ اثر ہے جو تم دیکھ رہی ہو میری اماں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف دلوں کا نور ہے گناہوں کا کفارہ ہے اور زندہ و مردہ دونوں کے لئے رحمت ہے ؎

مولای صل وسلم دائماً ابداً

علیٰ حبیبك خیر الخلق کلھم

(روض الفائق ۔ فضائل درود شریف صـ۱۱۳)

؎ محبوب نوں راضی کر یا کر۔ ستے ہوئے لیکھ جگایا کر

دن رات مدینے والے تے ہر آن درود پہنچایا کر

نیکیوں والا پلہ بھاری

قیامت کے دن ایک مؤمن کی نیکیوں والا پلڑا ہلکا ہوگا اور بدیوں والا بھاری، کملی والے آقا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں جلوہ افروز ہوں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کاغذ کا ایک ٹکڑا سرانگشت کے برابر نکال کر اس کی نیکیوں والے پلڑے میں رکھ دیں گے تو وہ نیکیوں والا پلہ بھاری ہوجائے گا۔ وہ گنہگار بندہ عرض کرے گا۔

بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا اَحْسَنَكَ وَجْھَكَ وَاَحْسَنَ خُلُقَكَ مَنْ اَنْتَ فَیَقُوْلُ اَنَا نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَھٰذِہٖ صَلٰوتُكَ الَّتِیْ تُصَلِّیْ عَلَیَّ ۔

ترجمہ:- میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ سے بڑھ کر کوئی حسین و جمیل نہیں اور آپ کا خلق کتنا بلند ہے۔ آپ کون ہیں میری اس مشکل میں کام آنے والے ؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں اور میرا نام پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور یہ درود شریف ہے جو تو نے فلاں وقت مجھ پر پڑھا تھا اور آج میں نے تیری حاجت پوری کر دی۔

(حاشیہ حصن۔ زاد السعید فی الصلوٰۃ علی النبی الوحید صلی اللہ علیہ وسلم ص۱۷۱ تفسیر کبیر جلد ۴۔ مواہب لدنیہ بحوالہ تفسیر قشیری)

درود شریف کی برکت سے مچھلی پر آگ کا اثر نہ ہونا

دریا نیل سے ایک مرتبہ جہاز کسی سوداگر کا جا رہا تھا اس میں ایک شخص روزانہ درود شریف پڑھنے کا عادی تھا حسب عادت ایک روز درود شریف پڑھ رہا تھا کیا دیکھتا ہے کہ ایک مچھلی دریا سے جہاز کے کنارے آئی جب تک یہ درود شریف پڑھتا رہا وہ مچھلی سنتی رہی اتفاق سے ماہی گیر نے آکر جو جال پھینکا، اس جال میں پھنسی اور شکاری پکڑ کر بازار میں بغرض فروخت کرنے لے گیا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ یا حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بازار میں اس خیال سے تشریف لے آئے تھے کہ اگر کوئی بڑی مچھلی ہاتھ لگ گئی تو خریدیں گے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کریں گے۔

بازار میں آکر بڑی مچھلی دیکھ کر جو خریدی تو اتفاق سے وہی مچھلی آپ کے حصہ میں آئی آپ نے مکان پر تشریف لا کر اپنی بیوی سے فرمایا مچھلی کو خوب اچھی طرح مصالحہ وغیرہ لگا کر پکانا آج رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کروں گا۔ بی بی صاحبہ مچھلی کو صاف کر کے ہر چند کوشش کر کے آگ پر پکانا چاہتی ہے مگر پکنا تو درکنار مچھلی کے نیچے آگ بھی نہیں جلتی بلکہ وہ جانفشانی

سے آگ جلا کر مچھلی کو اس کے اوپر رکھ دیتی ہے تو آگ خود بخود بجھ جاتی ہے
آخر دونوں میاں بیوی حیران ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بلالائے
اور سارا واقعہ عرض کیا آپ نے مچھلی کا حال سنکر فرمایا۔ دنیا کی آگ کیا معنیٰ
دوزخ کی آگ بھی اس کو نہیں جلا سکتی۔ وہ آدمی شوق دل سے درود شریف
پڑھ رہا تھا اور مچھلی بھی شوق دل سے سن رہی تھی لہٰذا دنیا کی آگ تو کیا معنیٰ
دوزخ کی آگ بھی اس پر حرام ہے۔

مولوی عبدالستار وہابی لکھتا ہے ؎

ہک اصحاب نبی سرور دا مچھلی گھر وچہ لیایا ٹکڑے کر ہانڈی وچہ ڈالے راوی ذکر لیایا
تین دن گزرے ہانڈی اندر گرم نہ ہووے پانی ناں کجھ مچھلی رنگ وٹایا عجب قدرت ربانی
آکر پاس نبی سرور دے ہانڈی چک لیایا خدمت اندر بعد سلاموں اس نے عرض سنایا

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پہ آگ نے اثر نہیں کیا۔ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم مچھلی سے مخاطب ہوئے۔ مچھلی نے سلام عرض کیا اور حقیقت
بیان کی ؎

اوس کنارے پر نت آوے مومن مرد ربانا
پڑھے درود ہمیشہ شوقوں صاحب ادب سیانا
سننے کارن حاضر ہواں میں مسکین نمانی
اوس دی برکت ہانڈی اندر گرم نہ ہویا پانی
نہیں امید جو بدن میرے نوں آتش اثر پہنچاوے
بول درود سنا سب نوکاں پاک نبی فرماوے
بخت بلند محمدیاں دے کیتا فضل الٰہی
مچھلی جب نبی دا درجہ دے گئی صاف گواہی

جو دل حب نبی دیوں خالی دین ایمانوں خالی
حب نبی دیوں ولیاں قطباں پائے منصب عالی
کل مراداں حاصل ہودن حب نبی دی پاروں
رحمت دے دروازے کھلن خالق دی سرکاروں

یہ ہے درود شریف سننے والے کا حال اور جو شخص خود درود شریف اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے پڑھے وہ کیوں نہ جہنم کی آگ سے بچے گا سبحان اللہ درود شریف پڑھنے والوں کے فضائل کہاں شمار ہو سکتے ہیں مسلمانوں خوش ہونے کا مقام ہے یہ دیکھو یہ ایک مخلوق تھی جس کو عقل بھی نہ تھی جب اس پر درود شریف سننے کی وجہ سے دوزخ کی آگ حرام ہو جائے تو کیا ہم پر باوجود مسلمان اور اشرف المخلوقات ہونے کے حرام نہ ہو گی شاعر نے کیا ہی خوب فرمایا ہے۔ مثنوی ؎

ہر کہ باشد عامل صلوٰۃ مدام　　آتش دوزخ شود بروئے حرام

(خیر المواانس۔ ہدیہ ضمیر معرف بہ وعظ بے نظیر صہ ۲۳ - درود وسلام علی خیر الانام صہ ۵۳ ناشر حکیم محمد احمد پور شرقیہ) براکرام محمدی صہ ۷ از مولوی عبد الستار وہابی ،

درود شریف کی برکت سے قرضہ سے نجات

ایک مولوی صاحب نے ایک جاہل کو ایک وظیفہ روزانہ درود شریف کا بتلا دیا اور بہت فائدے بھی سنا دیئے وہ شوق دل سے رات و دن پڑھتا رہا۔ یہاں تک اس وظیفہ میں مشغول ہوا کہ تمام دنیا کے کاموں سے بالکل بیکار و معطل ہو گیا۔ اس کی بیوی جو

فاجرہ تھی، جب کبھی اس کا منہ دیکھتی تو صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۔ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھتے ہوئے دیکھتی اور بی بی کو یہ کام از حد ناگوار گزرتا ۔ ایک دن اپنے خاوند سے کہنے لگی کہ اے بد بخت تم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھتے رہتے ہو اس کو چھوڑ دو اور بندہ بن کر کچھ کما کے لاؤ۔

حضرات واقعی کسی نے عورتوں کی یہ حالت دیکھ کر کیا خوب فرمایا ہے ؎

اگر نیک بودے ہمہ فعل زن　　زنان را ہزن نام بودے نہ زن

مگر باوجود اس طعن و تشنیع کے وہ شخص درود شریف کا ورد نہ چھوڑتا تھا اور چھوڑتا بھی کیسے اللہ تعالٰے نے جو ذکر مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم میں مزہ رکھا ہے وہ دنیا کی کسی لذیذ چیز میں نہیں ۔ کسی عاشق نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

شہد سے میٹھا محمد نام　　شہد سے میٹھا محمد نام
لب پہ آجاتا ہے جب نام جناب　　منہ میں گھل جاتا ہے شہد نایاب
وجد میں ہو کے ہم اے جان بیتاب　　اپنے لب چوم لیا کرتے ہیں

اتفاق سے یہ شخص ایک مہاجن کا مقروض تھا، سو روپے مہاجن کے اس کے ذمہ تھے وہ مطالبہ کرنے لگا یہاں تک کہ عدالت میں جا کر نالش کر دی ۔ اب بی بی کو اور بھی موقع مِلا زبان درازی سے کچھ برا بھلا کہنے لگی اور خفا ہوئی ۔ بے چارے آخر عاجز ہو کر آدھی رات کو بیدار ہو کر نہایت عاجزی و زاری سے رونے لگا اور اپنے حال کا اظہار اس طریقہ سے کرنا شروع کیا کہ یا اللہ تو دانا اور بینا ہے میں بی بی سے بالکل عاجز اور مہاجن سے لاچار ہو گیا ہوں تو بے وسیلوں کا وسیلہ ہے اور حاجت مندوں کا حاجت

روا ہے کوئی صورت جو میرے حق میں بہتر ہو نکال دے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا پھر اللہ اللہ میں جو مزہ ہے وہ دنیا کی کسی لذیذ چیز میں بھی نہیں ۔ مولانا روم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ؎

اللہ اللہ ایں چہ شیریں ست نام　　شیر و شکر می کند جانم تمام

چونکہ گریہ وزاری اس دربار بے نیازی میں از حد پسند ہے دریائے رحمت خداوندی جوش میں آیا اور اپنی شان رحیمی دکھانے کے لئے ان پر اسی وقت نیند غالب کر دی ۔ خواب میں دیکھتا ہے کہ ایک صاحب نہایت جمیل و شکیل پاکیزہ صورت والے اس سے نہایت پیار سے آہستہ آہستہ کہنے لگا کیوں پیارے بیقرار ہو کچھ گھبراؤ مت تمہارا سب کام بن جائے گا ۔ میں خود تمہارا مددگار ہوں یہ کہنے لگا آپ کون ہیں مجھے معلوم تو ہو جائے ۔ فرمایا

میں وہ اللہ کا محبوب ہوں جن پر تو درود پڑھا کرتا ہے ۔ یہ سنتے ہی یہ بہت خوش ہوئے اور دل کی بے قراری دور ہوئی ان سے فرمایا کہ تم کل صبح وزیر اعظم کے پاس جانا اور اس کو وظیفہ کی مقبولیت کی خوشخبری سنانا ۔ یہ بیدار ہو کر ٹوٹا پھوٹا لباس پہن کر وزیر اعظم کی طرف روانہ ہوا ۔ دروازے پر جا کر دربانوں سے کہا میں ذرا وزیر اعظم سے ملنا چاہتا ہوں ۔ ان کا پھٹا ہوا لباس دیکھ کر دربان نے مسکرا کر کہا ہاں آپ ہی وزیر اعظم سے ملنے کے قابل ہیں ۔ یہ صورت یہ سیرت مینڈکی کو زکام ۔ گوشمال کر کے نکال دیا ۔ مگر ان میں ایک اللہ والا بھی تھا اس کو ان کا حال دیکھ کر رحم آیا اور کہا کیوں بھائی کیا چاہتے ہو لے کہا میں ذرا وزیر اعظم سے تخلیہ میں ملنا چاہتا ہوں ۔ الحاصل وزیر سے جا کر خبر کر دی اور وزیر نے بھی ان کو بلا

لیا۔ انہوں نے وزیر سے سارا قصہ بیان کیا وزیر ان کی زبانی اپنے وظیفہ کی مقبولیت کی خبر سن کر نہایت خوش ہوا اور تین سو روپیہ اپنی جیب سے نکال کر ان کو انعام دیئے۔ پھر اپنے وظیفہ میں مشغول ہو گئے۔

جب تاریخ معینہ کا دن آیا۔ انہوں نے سو روپیہ لے کر عدالت میں حاکم کے سامنے روپیہ پیش کر دیا۔ مہاجن روپیہ کو دیکھ کر کہنے لگا کہ حضور یہ روپیہ کہیں سے چرا لایا ہے کیونکہ کل روٹی کو محتاج بھی تھا آج سو روپیہ اس کے پاس، اگر چوری نہیں کی تو کہاں سے آئے اس بات پر حاکم کو بھی شک ہوا یہاں تک کہ ان سے دریافت کیا یا تو بتاؤ یہ کہاں سے لائے ہو ورنہ تم کو قید کر دیا جائے گا۔ اس نے کہا کہ آپ وزیر اعظم سے معلوم کریں کہ یہ روپیہ میرے پاس کہاں سے آیا ہے اس کو سب حال معلوم ہے۔

المختصر وزیر اعظم کو خط لکھا گیا وزیر اعظم نے خط کو دیکھتے ہی جواب دیا کہ حاکم صاحب خبردار اگر ان کے ساتھ ذرا بھی بے ادبی کرو گے تو تم کو حکومت سے معزول کر دیا جائے گا۔

حاکم صاحب یہ خبر سنتے ہی خوف زدہ ہو گیا اور اس کو اپنی ہی کرسی پر ادب سے بٹھا دیا اور نہایت خاطر داری سے پیش آنے لگا۔ یہاں تک کہ سو روپے جو لئے تھے وہ بھی واپس کر دیئے اور مہاجن کو سو روپے اپنے پاس سے دیئے جب مہاجن نے یہ حال دیکھا کہ وزیر و حاکم دونوں اس کے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ شاید خدا بھی اس کے ساتھ ہے اس خیال سے سو روپے جو لئے تھے اس نے بھی اس کو واپس کر دیئے۔ سبحان اللہ مَنْ کَانَ لِلّٰہِ فَلَہُ الْکُلُّ یعنی جو اللہ کا ہوتا۔ سب وزیر و ناظر اس کے ہو جاتے ہیں اور درود شریف کا ورد دونوں جہاں کی مرادیں پوری کر دیتا ہے

کسی شاعر نے خوب کہا۔ مثنوی

ہر کہ سازو ورد جاں صل علیٰ   حاجت دارین او گرد د روا

بر محمدمی رسانم صد سلام   آں شفیع مجرماں یوم القیام

(انیس الواعظین ص — ہدیہ ضمیر معروف بہ دعظ بے نظیر ص۵)

درود شریف کی کثرت سے نیک عمل انسانی صورت

میں جو ہر تکلیف میں مدد کرتا ہے

حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمہ جو کہ اکابر اولیاء اللہ میں شمار کیے جاتے ہیں، سے منقول ہے کہ ان کے ایک پڑوسی کی وفات ہو گئی۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا۔ پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ سے کیا معاملہ کیا۔ اس نے جواب دیا کہ اے شیخ مجھ پر بڑی ہولناک مصیبتیں گذریں بالخصوص جس وقت کہ منکر نکیر نے سوال کیا تو جواب دینے کے وقت میں اتنا پریشان تھا کہ یہ خطرہ دل پر گذرنے لگا کہ شاید میری موت مذہب اسلام پر نہیں ہوئی (نعوذ باللہ منہ) اس وقت میں مجھ کو یہ ندا آئی کہ یہ تکلیف اس گناہ کی وجہ سے ہے کہ تم نے اپنی زبان کو ہماری یاد میں مشغول نہ رکھا بلکہ خرافات بیکار گفتگو میں زبان کو مشغول کیا) اس کے بعد میں نے دیکھا کہ ملائکہ کرام مجھے عذاب دینے کا ارادہ کرتے ہیں (مگر اللہ تعالیٰ کا فضل مجھ پر ہوا) کہ اچانک ایک شخص نہایت حسین وجمیل جس کے جسم سے خوشبو پھیل رہی تھی آیا اور فرشتوں کو عذاب الٰہی دینے سے روکنے لگا اور اس نے مجھ کو حجت ایمانی یاد دلائی (جب میں عذاب الٰہی سے بچ گیا تو قلب کو اطمینان نصیب ہوا) تب میں نے اس بابرکت بزرگ سے دریافت

کیا کہ اے میرے محسن آپ کون ہیں کہ ایسی مشکل میں مجھ پر کرم فرمایا۔ اللہ تعالےٰ آپ پر مہربانی نازل فرمائے۔ انہوں نے جواب دیا کہ تو دنیا میں کثرت سے درود شریف پڑھتا تھا اللہ تعالےٰ نے اس عالم میں اس نیک عمل کو ایک انسانی صورت عطا فرمائی ہے میں وہی تیرا نیک عمل ہوں جو جنت تک تیرے ہمراہ ہوں گا، اور اس کا حکم دیا گیا ہے کہ ہر تکلیف میں میں تمہاری مدد کروں۔ تجھے مبارک ہو۔ تو ہر قسم کے عذاب سے محفوظ ہے۔

(صلوٰۃ و سلام ص۷۴۔ کتاب الصلوٰۃ والبشر، جذب القلوب، فضائل درود و سلام ص۵۱)

حضرات: درود شریف کی برکت سے نیک عمل انسانی صورت میں مشکل کے وقت مدد کر سکتا ہے تو اللہ تعالےٰ کے محبوب بندے انبیاء کرام، اولیاء عظام بھی مشکل کے وقت ہماری مشکلکشائی اور مدد فرما سکتے ہیں

نماز فجر کے بعد پانچ ہزار مرتبہ درود شریف مقبول ہونے کی بشارت اور کل قرضہ معاف

ایک مرد صالح پر تین ہزار دینار قرض ہو گئے تھے قرض خواہ نے اس زمانہ کے قاضی اسلام کے یہاں دعویٰ دائر کیا قاضی اسلام نے شریعت کے مطابق تحقیق کے بعد جب قرضہ اس مرد صالح کے ذمہ ثابت پایا تو یہ حکم دیا کہ ایک ماہ کے اندر اندر رقم مذکور ادا کر دی جائے۔ یہ فیصلہ سن کر وہ نیک مرد مسجد میں معتکف ہو گیا اور غایت عاجزی و انکساری کے ساتھ درود شریف پڑھنے میں برابر مشغول رہے اور درود شریف کو حرز جاں بنایا ان کا یہ وظیفہ اللہ تعالےٰ کے ہاں مقبول ہو گیا اور انہوں نے ۲۷ تاریخ کی

رات میں یہ خواب دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ حق تعالٰے تیرا قرض ادا کرانا ہے۔ توں وزیر علی بن عیسٰی کے پاس جا اور اس سے کہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ تو مجھ کو تین ہزار دینار دے تاکہ میں اس سے اپنا قرض ادا کر دوں۔ وہ نیک مرد فرماتے ہیں کہ جب میں جاگا تو اپنے دل میں خوشی کا اثر پایا (جو کہ رویائے صادقہ کی ایک خاص علامت ہے) لیکن سوچا کہ اگر وزیر نے کہا کہ اس واقعہ کی سچائی کی کیا دلیل ہے تو میں کیا جواب دوں گا۔ اس لئے میں نے اس دن اس کے پاس جانے میں توقف کیا۔

پھر دوسری رات کو سرورِ عالم فخرِ آدم و بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ پھر وہی ارشاد فرماتے ہیں جو پہلی رات میں ارشاد فرمایا تھا میں بڑی خوشی و مسرت کے ساتھ خواب سے بیدار ہوا مگر اس دن بھی بمقتضائے بشریت علی بن عیسٰی کے پاس نہ گیا کہ کہیں وہ اس قصہ کی تصدیق چاہے اور میں اس پر کوئی دلیل قائم نہ کر سکوں۔

پھر تیسری رات کو سرورِ دین و دنیا علیہ الف الف صلوٰۃ وسلام کو خواب میں دیکھا کہ آپ مجھ سے وزیر علی بن عیسٰی کے پاس نہ جانے کا سبب دریافت فرما رہے ہیں۔ میں نے بصد ادب عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس واقعہ کی سچائی کی ایک علامت چاہتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سن کر میری تحسین فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا کہ اگر علی بن عیسٰی اس واقعہ کی سچائی کی کوئی علامت دریافت کرے تو کہنا کہ علامت یہ ہے کہ تو ہر نماز فجر کے بعد آفتاب نکلنے تک اس سے پہلے کہ کسی سے گفتگو کرے، پانچ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ کر ہمارے دربار میں پیش کیا کرتا ہے اور تیرے اس راز سے سوائے

اللہ تعالیٰ اور کراماً کاتبین کے کوئی واقف نہیں ہے (یہ مبارک خواب دیکھ کر جب میں بیدار ہوا تو نہایت خوش ہوا) اور بڑی خوشی کے ساتھ وزیر سلطنت حضرت علی بن عیسٰی کے پاس گیا اور ان سے خواب کا پورا واقعہ سنایا اور اس کی سچائی کی جو علامت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی اس کے سامنے بیان کر دی۔

وزیر صاحب اس واقعہ سے بہت مسرور ہوئے اور کمال مسرت میں کہنے لگے۔ مرحبا برسول اللہ حقاً (خوب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے قاصد) اس کے بعد وزیر صاحب نے پہلے تین ہزار دینار لا کر مجھ کو دیئے اور کہا کہ اس سے اپنا قرض ادا کرو۔ پھر تین ہزار دینار اور دیئے کہ اس کو اپنے عیال پر خرچ کرو۔ اس کے بعد تین ہزار دینار مزید عطا فرمائے کہ اس سے اپنا سامان تجارت خرید لو (تو وزیر صاحب نے بکمال اتباع ارشاد نبی کریم الف الف صلوٰۃ وسلام کی تین مرتبہ تعمیل فرمائی) یعنی نو ہزار دینار عطا فرمائے۔

اور مجھے قسم دی کہ محبت کا تعلق مجھ سے کبھی ترک نہ کرنا اور جب ضرورت واقع ہو میرے پاس آجایا کرو میں تمہاری ضرورت کے لئے بدل و جان کوشش کروں گا۔ اس کے بعد میں ان نو ہزار دینار سے تین ہزار دینار لے کر قاضی صاحب کے پاس گیا تاکہ ان کے سامنے قرضہ ادا کر دیا جائے۔ قاضی صاحب نے قرض خواہ کو بلوایا۔ میں نے دیکھا کہ وہ بہت حیران اور متعجب قاضی صاحب کے پاس آیا۔ میں نے دنانیر پورے تین ہزار گنے اور سارا قصہ اس کے سامنے بیان کر دیا (تاکہ چوری وغیرہ کا شبہ نہ کریں) قاضی صاحب نے یہ سن کر فرمایا کہ یہ ساری عظمتیں کرامتیں

وزیر صاحب ہی کیوں لیں میں تمہارا قرضہ ادا کرتا ہوں۔

قرض خواہ نے جب یہ سنا تو بڑی گرم جوشی کے ساتھ کہنے لگا کہ یہ سب کرامات آپ حضرات ہی کے حصہ میں کیوں رہیں، میں تو سب سے زیادہ اس برکت کا مستحق ہوں۔ اس لئے میں ان کو قرضہ سے بری کرتا ہوں، اور اس نے اللہ تعالٰے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی کے لئے تمام قرضہ معاف کر دیا

قاضی صاحب نے کہا کہ جو کچھ میں رضائے الٰہی اور حب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے نکال کر لایا ہوں اس کو واپس نہ لے جاؤں گا۔ الغرض وہ مرد صالح فرماتے ہیں کہ میں تمام اموال یعنی بارہ ہزار دینار لے کر اپنے گھر آیا اور اللہ تعالٰے کا اس فضل عظیم پر شکر ادا کیا۔

فللہ الحمد علی ما انعم بوسیلۃ تکثیر الصلوٰۃ علی النبی المختار صلوات اللہ علیہ وسلامہ من الانعامات الجزیلۃ السنیۃ) جذب القلوب صہ

(فضائل درود و سلام صہ ۵۳ تا صہ ۵۶ از مولوی سید حسن مدرس دار العلوم دیوبند)

حضرات، اس واقعہ سے معلوم ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلاموں کی تکلیف کو بھی جانتے ہیں اور ان کی حاجات کو پورا فرماتے ہیں۔ اور جہاں بھی جتنا بھی کوئی درود و سلام پڑھتا ہے عالم ما کان و ما یکون صلی اللہ علیہ وسلم درود و سلام پڑھنے والے کو جانتے ہیں اور درود شریف کی تعداد بھی جانتے ہیں ؎

جس پاسے میں ٹر جاواں، سرکار نظر رکھدے
بیٹھے نے مدینے وچ دو جگ دی خبر رکھدے

ایک ہزار مرتبہ درود شریف کی برکت سے ظالم بادشاہ سے نجات

ایک شخص ظالم بادشاہ سے ڈر کر صحرا کی جانب بھاگا اور وہاں ایک گوشہ میں بیٹھ کر ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا۔ پھر اللہ تعالےٰ سے بکمال خشوع دعا کی کہ الٰہی میں تیرے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے اس ظالم کے شر سے پناہ چاہتا ہوں تو اس پر ایسا فضل خداوندی متوجہ ہوا کہ ابھی دعا کرنے سے فارغ بھی نہ ہوا تھا کہ ندا آئی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا وسیلہ تمام وسیلوں سے اعلیٰ وسیلہ ہے ہم نے تیری دعا قبول کی اور تیرے دشمن کو ہلاک کر دیا۔ یہ بشارت سن کر وہ شخص شہر واپس آیا تو معلوم ہوا کہ وہ ظالم بادشاہ مر چکا ہے اور اس کے ظلم سے اہل دنیا نجات پا گئے ہیں۔

(نزہۃ المجالس صـــ فضائل درود وسلام صـ۵۳ ۔ صلوٰۃ وسلام صـ۴۲)

؎ محبوب نوں راضی کر یا کر ستے ہوئے لیکھ جگایا کر
دن رات مدینے والے تے ہر آن درود پہنچایا کر

درود شریف کی برکت سے دنیا و آخرت کے عذاب سے نجات

ایک جماعت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کے خلاف گواہی دی کہ اس نے فلاں شخص کا اونٹ چرایا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کے حکم کے موافق ارشاد فرما رہے تھے کہ اس کا داہنا ہاتھ کاٹ دو کہ اتنے میں اونٹ کے مالک کو رحم آیا اور فریاد کرنے لگا کہ خدا کے لئے اس کا ہاتھ قطع نہ کرو میں اپنا حق معاف کرتا ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (تعجب سے) دریافت فرمایا کہ کیا سبب (دفعۃً) تیری

نجات کا ہوا، اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نجات کا سبب یہ ہے کہ میں روزانہ آپ پر سنو مرتبہ درود شریف پڑھا کرتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا تو نے دنیا و آخرت دونوں جہان کے عذاب سے (اس مبارک عمل کی وجہ سے) نجات پائی۔

(کتاب الصلات والبشر از حافظ ابن بشکوال۔ فضائل درود وسلام صنہ ۶۰)

ایک روایت میں ہے کہ لوگ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک اعرابی کو پکڑ لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص نے فلاں کی اونٹنی چرائی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے استفسار ہی فرما رہے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے آکر اس تہمت کی تغلیط کر دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے دریافت کیا کہ تو کیا عمل کرتا ہے؟ اس اعرابی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر روز بلا ناغہ سنو بار درود شریف پڑھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو نے دنیا و آخرت دونوں کے عذابوں سے نجات پائی۔

(نزہتہ المجالس صہ صلواۃ و سلام صہ ۴۹)

درود شریف اور قرض

ایک عابد شخص پانچ سو درہم کا مقروض تھا اس نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے دیکھا تو نیشاپور کے ابوالحسن نامی سے میرا سلام کہہ اور میری جانب سے کہہ دے کہ وہ تیرا قرضہ ادا کر دے۔

اس عابد نے عرض کی حضور! وہ قاضی میرے خواب کا یقین کس طرح کرے گا؟ ارشاد ہوا وہ روز و شب کو مجھ پر سنو بار درود شریف پڑھتا ہے

لیکن شب گزشتہ میں وہ کسی وجہ مجھ پہ درود شریف نہ پڑھ سکا اور اس کے اس درود نہ پڑھنے کو، بجز اس کے کوئی نہیں جانتا۔ اگر وہ تجھ سے نشانی طلب کرے تو بس اتنا ہی کافی ہے۔

عابد نے صبح کو قاضی صاحب سے تمام واقعہ بیان کر دیا۔ قاضی نے یہ سن کر پروردگار کے سامنے شکر کا سجدہ کیا اور عابد کو آڈھائی ہزار درہم دیئے۔ ہزار اس بشارت کے بدلے میں اور ہزار اس عابد کی تشریف آوری کے صلے میں اور پانچ سو اس کے قرضہ کے اور آئندہ کے لئے حکم دیا کہ جب آپ کو ضرورت ہو بے تکلف تشریف لاکر مجھ سے کہہ دیا کیجئے۔ (صلوٰۃ و سلام صد۳۴)

ے مشکل جو سر پہ آپڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
رحمت بھرا ہے تیرا نام تجھ پہ درود اور سلام
صل علی نبینا صلی علی محمد صل علی شفیعنا صل علی محمد

سو بار درود شریف اور کچھ قرآن پاک پڑھنے سے قبرستان میں تمام گنہگار مُردوں کی نجات ہوگئی

ایک لڑکی فاسقہ کو اس کی ماں ہمیشہ توبہ کے لئے نصیحت کرتی، لیکن کم بخت اس کو خشک جواب دے دیتی۔ یہاں تک کہ وہ لڑکی فوت ہوگئی۔

ماں بیچاری ماما کی ماری کو سخت افسوس ہوا کہ دیکھئے گناہوں کی پاداش میں اس کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔ بار بار دعائیں مانگتی یااللہ میری بچی کو عذاب سے محفوظ رکھیو۔

ایک دن اس نے خواب میں دیکھا کہ اس کی لڑکی امید کے خلاف نہایت ہی عیش و آرام میں ہے۔ اس نے تعجب سے دریافت کیا بیٹی! یہ کیا حالت ہے؟ واقعی تو آرام میں ہے، یا یہ محض میری تسلی کی جا رہی ہے؟

لڑکی نے جواب دیا۔ اماں! میں اپنے گناہوں کے سبب عرصہ دراز تک عذاب میں مبتلا رہی لیکن ایک گنہگار شخص کا قبرستان میں گذر ہوا۔ وہ قبروں کی شکستہ حالت دیکھ کر رو پڑا۔ مردوں کی غربت اور بیکسی سے اس کا دل بھر آیا اور اس نے اسی وقت تمام گناہوں سے توبہ کی اور جب اس کے دل نے توبہ کی۔ مقبولیت کے متعلق شہادت دے دی تو اس نے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم پر سو دفعہ درود شریف اور کچھ قرآن مجید پڑھ کر گورستان کے مردوں کو بخش دیا۔ اس کی برکت سے تمام گنہگار مردوں کی نجات ہو گئی۔ اور ان کو بخش دیا گیا۔ ایک شاعر نے اس کی یوں ترجمانی کی ہے ؎

تھوڑے دن ہوئے اک مومن چلدا چلدا راہی
قبرستان وچوں سی لنگیا اوہ مقبول الٰہی
شوقوں پاک درود نبی تے پڑھیا اوس زباتوں
جد اس پڑھیا تاں پھر جلدی حکم ہویا رحمانوں
اس مومن محبوب میرے تے پڑھی صلوات گرامی
بخش دتا اساں اس دے پاروں قبرستان تمامی

(صلوٰۃ و سلام صہم ۵ ۔ روض الفائق)

ایک بار درود شریف کے ثواب سے پانچ سو پچاس مردوں کا عذاب معاف

حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمہ کی خدمت میں ایک عورت نے آکر عرض کی حضور میری بیٹی کو انتقال کیئے ہوئے چند ماہ کا عرصہ ہوا۔ آج تک خواب میں نہیں دیکھا۔ حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمہ نے دعا کی اور فرمایا۔ فلاں روز تو اس کو خواب میں دیکھے گی۔ عورت پھر ایک روز روتی ہوئی آئی۔ اور کہا۔ حضور! میں نے اس کو خواب میں دیکھا۔ لیکن سخت عذاب میں مبتلا ہے۔ آپ نے فرمایا تو اس کے لیئے دعاء مغفرت کرتی رہ اللہ تعالٰے بخش دے گا۔ ایک عرصہ کے بعد شیخ شبلی علیہ الرحمہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک عورت نہایت حسین جنت میں تخت پر بیٹھی ہوئی ہے اس نے شبلی سے کہا آپ مجھے جانتے ہیں، آپ نے فرمایا نہیں۔ اس عورت نے کہا میں اس بڑھیا کی بیٹی ہوں جو آپ کے پاس دعا کیلئے آئی تھی۔

حضرت شبلی علیہ الرحمہ نے اس لڑکی سے نجات کا سبب پوچھا۔ لڑکی بولی ایک شخص نے قبرستان سے گزرتے ہوئے ایک بار درود شریف کا ثواب مُردوں کو بخشا، جناب باری کا ارشاد ہوا۔

اِرْفَعُوْا الْعَذَابَ مِنْهُمْ بِبَرَکَۃِ ثوابِ صَلٰوۃَ ھٰذَا الرَّجُل

اے شبلی! گورستان میں پانچ سو پچاس مردے عذاب میں مبتلا تھے سب سے عذاب اٹھا لیا گیا۔ لڑکی کہنے لگی میں بھی انہی میں شریک ہوں ؎

تھوڑے دن ہوئے اک چلدا چلدا راہی
قبرستان وچوں سی لنگیا اوہ مقبول الٰہی

اس مومن محبوب میرے تے پڑھی صلوات گرامی
بخش دتا اساں اس دے پاروں قبرستان تمامی

درود شریف اور میزان عمل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ روز محشر بپا ہوگی میزان عدل کا قیام کیا جائے گا۔ انسانوں کی زندگیوں کے اعمال کا حساب کتاب کیا جائے گا۔ ہر شخص برگ آوارہ کی مانند کانپ رہا ہوگا۔ آنکھوں سے اشک ندامت رواں دواں ہوں گے روز ازل سے لے کر قیامت تک کے انسانوں کا ہجوم ایک میدان میں جمع ہوگا۔ حکم خداوندی کے مطابق سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سبز جوڑا پہنے ہوئے عرش الٰہی کے نیچے تشریف لائیں گے اور ملاحظہ فرمائیں گے کہ ان کی اولاد میں سے کون جنت کی طرف جا رہا ہے اور کون دوزخ کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔

اسی دوران آپ کی نظر ایک ایسے شخص پر پڑے گی جو نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہوگا اور فرشتے اس کو دوزخ کی طرف لئے جا رہے ہوں گے۔ حضرت آدم علیہ السلام اس گنا ہگار کو دیکھ کر حضور شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو پکار پکار کر کہیں گے۔ یا احمد یا محمد اے احمد۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ جواب میں فرمائیں گے۔ لَبَّیْكَ یَا اَبَا الْبَشَرِ۔ حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے کہ وہ دیکھو آپ کے امتی کو فرشتے دوزخ کی طرف لے جا رہے ہیں۔

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام کی پکار کو سن کر ان فرشتوں کے پیچھے جلدی جلدی قدم بڑھاتے ہوئے چلیں گے

اوران فرشتوں سے فرمائیں گے ٹھہرو! فرشتے عرض کریں گے یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اللہ تعالےٰ کے حکم کے پابند ہیں، ہم وہی کرتے ہیں جس کے کرنے کا حکم بارگاہِ خداوندی سے ملتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم فرشتوں کے اس جواب کو سن کر غمگین ہو جائیں گے اور اپنی ریش مبارک پکڑ کر بارگاہ صمدیت میں عرض کریں گے کہ یا اللہ! توں نے تو میرے ساتھ وعدہ فرما رکھا ہے کہ تجھے تیری امت کے بارے میں راضی کروں گا۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عرض پر فَیَاتِی النِّدَاءُ مِنْ عِنْدِ الْعَرْشِ اَطِیْعُوا مُحَمَّدًا۔ پس عرش الٰہی سے ندا آئے گی کہ اے فرشتو! محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرو۔

چنانچہ فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے رک جائیں گے اور آپ کے حکم کے مطابق اس گنہگار کو دوبارہ میزان عمل پر لایا جائے گا اور اس کے اعمال کا وزن ہوگا۔ تو اس کی نیکیوں والے پلڑے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفید کاغذ کا ٹکڑا ڈال دیں گے، جس سے اس کی نیکیوں کا پلڑا اوزنی ہو جائے گا۔ بدیاں مغلوب ہو جائیں گی اور نیکیاں غالب ہو جائیں گی ساتھ ہی اس شخص کی قسمت بدل جائے گی اور ایک آواز بلند ہو گی کہ کامیاب ہو گیا، کامیاب ہو گیا۔ اس کی نیکیاں وزنی ہو گئیں، اس کو جنت میں لے جاؤ۔

چنانچہ جب فرشتے اسے جنت میں لے جانے لگیں گے تو وہ کہے گا ذرا ٹھہرو! جس آقا نے مجھ پر اتنا کرم کیا ہے، مجھے دوزخ سے نکال کر جنت کا حقدار بنایا ہے کچھ ان سے بھی عرض کر لوں۔ پھر وہ شخص نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرے گا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کا چہرہ انور کتنا نورانی ہے آپ کس قدر حسین وجمیل ہیں اور آپ کا خلق عظیم کتنا عالی ہے آپ نے میری آہ وفغاں پر ترس کیا اور میرے گناہوں کو معاف کروایا۔ فرمائیے آپ کون ہیں۔

فَيَقُوْلُ اَنَا نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ وَهٰذِهٖ صَلَاتُكَ الَّتِيْ كُنْتَ تُصَلِّيْهَا عَلَيَّ۔ تو آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں اور یہ تیرا وہ درود شریف ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ میں نے اس کو محفوظ کر لیا۔ تاکہ بوقت حاجت تیرے کام آئے اور آج وہ تیرے کام آگیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

تفسیر کبیر صہ ج ۴، جواہر البحار ص۱۶۷ ج ۴، القول البدیع ص۱۲۳، معارج النبوت ص۳۰۳ ج ۱، مواہب لدنیہ تفسیر قشیری، حاشیہ حصن حصین، زاد سعید ص۱۴ از مولوی اشرف علی تھانوی صاحب)

ے تقدیر دا کاتب بندے تے جس وقت خفا ہو جاندا اے
اک نام محمد صل علیٰ ہر دکھ دی دوا ہو جاندا اے
محبوب نوں راضی کر یا کر ستے ہوئے لیکھ جگایا کر
دن رات مدینے والے تے ہر آن درود پہچایا کر

کنوئیں کا پانی درود شریف کی برکت سے کنارے پر

حضرت سید محمد بن سلیمان جزولی صاحب دلائل الخیرات رحمہ اللہ تعالیٰ ایک جگہ سفر میں نماز کا وقت ہو گیا آپ نے وضو کا ارادہ کیا دیکھا تو ایک کنواں ہے جس میں پانی موجود ہے لیکن اس پر کوئی پانی نکالنے کا سامان (رسی ڈول) وغیرہ نہیں ہے

فرمایا میں اسی فکر میں تھا کہ ایک بچی نے مکان کے اوپر سے جھانکا اور پوچھا۔ آپ کیا تلاش کر رہے ہیں ؟ فرمایا " بیٹی مجھے وضو کرنا ہے۔ مگر پانی نکالنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔"

اس نے پوچھا آپ کا نام کیا ہے ؟

فرمایا مجھے محمد بن سلیمان جزولی کہتے ہیں " یہ سن کر اس بچی نے کہا اچھا آپ ہی ہیں، جن کی مدح و ثناء کے ڈنکے بج رہے ہیں مگر کنوئیں سے پانی نہیں نکال سکتے "

یہ کہہ کر اس بچی نے کنوئیں میں اپنا لعاب دہن (تھوک) ڈال دیا تو آناً فاناً پانی کناروں تک آگیا بلکہ زمین پر بہنے لگا۔ آپ نے وضو کیا اور نماز سے فارغ ہو کر اس بچی سے پوچھا بیٹی میں تجھے قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بتا! تو نے یہ کمال کیسے حاصل کیا ؟ "

بچی نے کہا جو کچھ آپ نے دیکھا ہے یہ اس ذات گرامی پر درود پاک کی برکت ہے جو کہ اگر جنگل میں تشریف لے جائیں تو درندے چرندے آپ کے دامن میں پناہ لیں صلی اللہ علیہ وسلم تو حضرت شیخ جزولی قدس سرہٗ نے وہاں قسم کھائی کہ درود شریف کے متعلق کتاب لکھوں گا اور پھر آپ نے کتاب دلائل الخیرات لکھی ہے۔

(سعادت الدارین صـ۱۴۲۔ زاد سعید صـ۱۶)

قبر سے خوشبو شیخ زروق رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ مؤلف دلائل الخیرات کی قبر سے مشک و عنبر کی خوشبو آتی ہے کیونکہ آپ زندگی میں درود پاک بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے اور یہ سب برکت درود شریف کی ہے۔ (زاد سعید صـ۱۶ ، مطالع المسرات صـ۷)

۷۷ سال کے بعد جسم مبارک تر و تازہ

دلائل الخیرات کے مؤلف حضرت محمد بن سلیمان جزولیؒ کے وصال (۷۷) برس بعد آپ کا جسم قبر مبارک سے نکالا گیا اور سوس سے مراکش منتقل کیا گیا آپ کے جسد مبارک کو دیکھا گیا کہ بالکل تازہ تو انہ کفن بھی ۷۷ برس گزرنے کے باوجود بوسیدہ نہیں۔ آپ ایسے صحیح سالم تھے جیسے آج ہی لیٹے ہیں نہ آپ کی حالت بدلی نہ کوئی فرق پڑا۔ بلکہ جب آپ کا وصال ہوا تھا تو آپ نے تازہ تازہ خط بنوایا تھا اور جب آپ کا جسد مبارک نکالا گیا تو ایسے تھا جیسے آج ہی خط بنوایا ہے بلکہ برائے امتحان ایک شخص نے آپ کے رخسار پہ انگلی رکھ کر دبایا تو اس جگہ سے خون ہٹ گیا اور انگلی کی جگہ سفید ہوگئی جیسے زندہ لوگوں کا ہوتا ہے۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ جگہ سرخ ہوگئی جیسے کہ زندوں کے جسم میں خون رواں ہوتا ہے اور دبانے سے یوں ہی ہوتا ہے۔ یہ ساری بہاریں درود شریف کی کثرت کی برکت سے ہیں (مطالع المسرات ص۴)

ایک ماہ تک خوشبو عطر کی

مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری کے داماد نے مجھ سے بیان کیا کہ جس مکان میں مولوی فیض الحسن صاحب کا انتقال ہوا وہاں ایک مہینے تک خوشبو عطر کی آتی رہی۔ مولوی محمد قاسم سے اس کو بیان کیا۔ کہا یہ برکت درود شریف کی ہے۔ مولوی فیض الحسن صاحب کا معمول تھا کہ جمعہ کی رات کو بیدار رہ کر درود شریف کا شغل فرماتے۔ (زاد سعید ص۷ کتاب درود شریف ص۵۶)

ے ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ پہ چل دیئے کوچے بسا دیئے ہیں

آسمان میں فرشتوں کے ساتھ نماز

ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ آسمان میں فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے اس سے سبب حصول اس درجے کا پوچھا اس نے کہا میں نے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں۔ جب نام مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا میں درود لکھتا تھا۔ اس سبب سے یہ مجھے درجہ ملا۔ (فضائل درود وسلام صـ زاد سعید صـ ۱۷)

بیوی بچے بھوکے جو درود پاک کی برکت سے مالا مال ہو گئے

حضرت ابو عبداللہ صارع فرماتے ہیں کہ بغداد میں ایک شخص فقیر حاجت مند عیال دار صابر رہتا تھا ایک دن وہ رات کو نماز کے لئے اٹھا تو اس کے بچے بھوک کی وجہ سے رو رہے تھے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس نے بچوں اور بیوی کو بلایا اور کہا بیٹھو اور اللہ تعالٰی کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھو اور دیکھو کہ اللہ تعالٰی کیسے درود پاک کی برکت سے ہمیں غنی کرتا ہے اپنے فضل وجود اور احسان سے۔"

لہٰذا وہ سب بیٹھ گئے اور درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ درود پاک پڑھتے پڑھتے بچے سو گئے۔ اور اللہ تعالٰی نے اس نیک آدمی پر نیند طاری کر دی جب آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اٹھی۔ اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کی دولت سے مشرف ہوا۔ اور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تسلی دی اور فرمایا،، جب اللہ تعالٰی کے حکم سے صبح ہو گی تو اے پیارے امتی! تجھے فلاں مجوسی کے گھر جانا ہو گا اور اسے میرا سلام کہنا۔ نیز کہنا کہ تیرے حق میں جو دعا ہے وہ قبول ہو چکی ہے۔ اور تجھے اللہ

تعالیٰ کے رسول فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے میں سے مجھے (یعنی قاصد کو) دے"۔ یہ فرما کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور وہ نیک آدمی بیدار ہوا تو مسرت وشادمانی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ لیکن اس نے دل میں سوچا کہ جس نے خواب میں حضور کو دیکھا اس نے الحق حضور کو ہی دیکھا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیونکہ شیطان حضور کی شکل میں نہیں آ سکتا۔ اور یہ بھی محال ہے کہ حضور مجھے ایک آگ کے پجاری مجوسی کی طرف بھیجیں اور پھر اس کو سلام بھی فرمائیں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ پھر سو گیا تو قسمت کا ستارہ چمکا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہی حکم دیا جب صبح ہوئی تو مجوسی کے گھر پوچھتا ہوا پہنچ گیا۔ مجوسی کا گھر تلاش کرنا کچھ مشکل نہ تھا کیونکہ وہ بہت مالدار تھا۔ اس کا کاروبار وسیع تھا۔ جب مجوسی کے سامنے ہوا تو چونکہ مجوسی کے کارندے کافی تھے۔ اس نے اسے اجنبی دیکھ کر پوچھا، کیا آپ کو کوئی کام ہے؟" اس مرد صالح نے فرمایا وہ میرے تیرے درمیان علیٰحدگی کی بات ہے۔"

اس نے نوکروں غلاموں کو حکم دیا وہ باہر چلے جائیں جب تخلیہ ہو گیا تو مرد صالح نے کہا "تجھے ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سلام فرمایا ہے یہ سن کر مجوسی نے سوال کیا،

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ میں مجوسی ہوں اور میں ان کے لائے ہوئے دین کو نہیں مانتا اس پر مرد صالح نے فرمایا،" میں جانتا ہوں، لیکن میں نے دوبارہ حضور کو دیکھا ہے اور مجھے اسی بات کی تاکید فرمائی ہے،" یہ سن کر مجوسی نے اللہ تعالیٰ کی قسم دلائی کہ کیا واقعی تجھے تمہارے نبی نے بھیجا ہے۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ شاہد ہے اور مجھے یہی فرمایا ہے۔"

پھر مجوسی نے پوچھا" اور کیا کہا ہے"، اس نیک مرد نے کہا" نیز حضور نے فرمایا ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے میں سے مجھے کچھ دے اور یہ کہ تیرے حق میں دعا قبول ہے"، اس مجوسی نے پوچھا تجھے معلوم ہے کہ وہ کون سی دعا ہے ؟ اس نے جواباً فرمایا مجھے علم نہیں"، پھر مجوسی نے کہا میرے ساتھ اندر آ میں تجھے بتاؤں وہ کون سی دعا ہے" جب میں اندر گیا اور بیٹھے تو مجوسی نے کہا آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں اور اس نے ہاتھ پکڑ کر کہا،

اَشْہَدُ ان لا الٰہ الا اللّٰہ و اَشْہد ان محمد رسول اللّٰہ۔

صلی اللہ علیہ وسلم اسلام قبول کر لینے کے بعد اس نے اپنے ہم نشینوں کو کارندوں کو بلایا اور فرمایا" سن لو! میں گمراہی میں تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی ہے میں نے ہدایت قبول کر لی اور میں نے تصدیق کی اور میں ایمان لایا ہوں اللہ تعالیٰ سبحانہ پر اور اس نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

لہٰذا تم میں سے جو ایمان لے آئے تو اس کے پاس جو میرا مال ہے وہ اس پر حلال ہے اور جو نہ لائے وہ میرا مال ابھی واپس کر دے اور آئندہ نہ وہ مجھے دیکھے نہ میں اسے دیکھوں" تو چونکہ اس کے مال سے کافی مخلوق تجارت کرتی تھی اس کے اعلان سے اکثر ان میں سے ایمان لے آئے اور جو ایمان نہ لائے وہ اس کا مال واپس کر کے چلے گئے پھر اس نے اپنے بیٹے کو بلایا اور فرمایا"،

بیٹا! میں نے اسلام قبول کر لیا ہے لہٰذا اگر تو بھی اسلام قبول کر لے تو تو میرا بیٹا اور میں تیرا باپ ورنہ آج سے نہ تو میرا بیٹا اور نہ میں تیرا باپ"، یہ سن کر بیٹے نے کہا" ابا جان! جو آپ نے راستہ اختیار کیا ہے۔ میں اس کی مخالفت ہرگز نہیں کروں گا۔ لیجئے سن لیجئے!

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ
(صلی اللہ علیہ وسلم)

پھر اس نے اپنی بیٹی کو بلایا جو کہ اپنے ہی بھائی کے ساتھ شادی شدہ تھی اور یہ مجوسیوں کے مذہب کے مطابق تھا۔ اس نے اپنی بیٹی سے بھی وہی کچھ کہا جو اس نے اپنے بیٹے سے کہا تھا۔ یہ سن کر بیٹی نے کہا مجھے قسم ہے خدا کی! میرا شادی کے دن سے آج تک اپنے بھائی کے ساتھ ملاپ نہیں ہوا۔ بلکہ مجھے سخت نفرت رہی ہے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ

یہ سن کر باپ بہت خوش ہوا۔ پھر اس نے مرد صالح سے کہا،، کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو وہ دعا بتاؤں جس کی قبولیت کی خوشخبری آپ لائے ہیں اور وہ کیا چیز ہے جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے راضی کیا ہے؛ مرد صالح نے فرمایا ہاں! ضرور بتائیں،،

اس نے کہا،، جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے عام دعوت کی تھی۔ سب لوگوں کو کھانا کھلاتا رہا حتیٰ کہ کیا شہری کیا دیہاتی سب کھا گئے جب سب کھا کر فارغ ہو کر چلے گئے تو چونکہ میں تھک کر چور ہو چکا تھا۔ میں نے مکان کی چھت پر بستر لگوا لیا۔ تاکہ آرام کروں اور میرے پڑوس میں ایک سیدزادی جو کہ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہے۔ اور اس کی چھوٹی چھوٹی بچیاں رہتی تھیں۔ جب میں اوپر لیٹا تو میں نے ایک صاحبزادی کو سنا وہ اپنی والدہ محترمہ سے کہہ رہی تھی،، امی جان! آپ نے دیکھا کہ ہمارے پڑوسی مجوسی نے کیا کیا ہے! ہمارا اس نے دل دکھایا ہے۔ سب کو کھلایا مگر ہمیں اس نے پوچھا تک نہیں ہے

اللہ تعالٰے اُسے ہماری طرف اچھی جزاء نہ دے ۔،،

جب میں نے اس شہزادی سے یہ بات سنی تو میرا دل پھٹ گیا اور سخت کوفت ہوئی ۔ ہائے ! میں نے ایسا کیوں کیا ؟ میں جلدی سے نیچے اترا اور پوچھا کہ یہ کتنی شہزادیاں ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ تین شہزادیاں ہیں اور ایک ان کی والدہ محترمہ ہے ۔

میں نے کھانا چنا اور چار بہترین جوڑے کپڑوں کے لئے اور کچھ نقدی رکھ کر نوکرانی کے ہاتھ ان کے گھر بھیجا اور خود میں دوبارہ مکان کی چھت پر چڑھ کر بیٹھ گیا ۔ جب وہ چیزیں ، جو میں نے حاضر کی تھیں ان کے ہاں پہنچیں تو وہ بہت خوش ہوئیں اور شہزادیوں نے کہا ” امی جان ! ہم کیسے یہ کھانا کھالیں حالانکہ بھیجنے والا مجوسی ہے ۔ یہ سنکر ان شہزادیوں کی والدہ محترمہ نے فرمایا ” بیٹی ! یہ اللہ تعالٰے کا رزق ہے اس نے بھیجا ہے ۔

تو شہزادیوں نے کہا ،، ہمارا مطلب یہ نہیں ہے بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کھانے کو کیسے کھالیں جبکہ بھیجنے والا مجوسی ہی رہے پہلے اس کے لئے اپنے ناناجان کی شفاعت سے اس کے مسلمان ہونے اور اس کے جنتی ہونے کی اللہ تعالٰے سے دعا کریں ،،

ان شہزادیوں نے دعا کرنا شروع کی اور ان کی والدہ محترمہ آمین کہتی رہی ۔ لہٰذا یہ وہ دعا ہے کہ جس کی قبولیت کی بشارت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے ہاتھ بھیجی ہے اور اب میں حضور کے حکم کی تعمیل یوں کرتا ہوں کہ جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے ساری جائیداد میں سے نصف ان لڑکے لڑکی کو دی تھی اور نصف میں نے رکھی تھی اور اب چونکہ ہم سب مسلمان ہو گئے ہیں اور اس مبارک

اسلام نے دونوں (بہن بھائی) کے درمیان جدائی کر دی ہے اب وہ مال جو ان کو دیا تھا وہ آپ کا ہے آپ لے جائیں،،

(سعادت دارین صہ ۱۲۵ کتاب تحفہ از ابو عبد اللہ (صاع)

سبق :۔ اس واقعہ سے یہ سبق ملا کہ سادات کرام کی خدمت کرنے سے اللہ تعالےٰ اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم راضی ہوتے ہیں اور اس کے عوض جنت اور شفاعت نصیب ہوتی ہے ؎

جنہوں پنجتن نال پیار نہیں، اوہدے کلمے دا اعتبار نہیں
جہڑا اچہ نہواں یاراں دا یار نہیں، اوہ جنت دا حقدار نہیں
لکھ نفل نمازاں پڑھ بھانویں، لکھ لمے سجدے کر بھانویں
جے آل رسول دا دشمن ایں تیرا بیڑا ہونا پار نہیں

اور یہ کہ نبی اکرم نور مجسم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے ہر فرد سے باذن اللہ واقف ہیں۔ ع

بیٹھے نے مدینے وچہ دو جگدی خبر رکھدے

ابو عبد اللہ محمد بن موسیٰ بن نعمان کا مصیبت کے وقت یا محمداہ یا محمداہ!

اَنَا مُسْتَغِیْثٌ بِکَ پکارنا اور فریاد کرنا اور حضور کا فریاد کے وقت مدد کرنا

حضرت قاضی شرف الدین البازری نقل کرتے ہیں کہ شیخ ابو عبد اللہ محمد بن موسیٰ بن النعمان نے فرمایا کہ ۶۳۷ھ میں میں حجاج کے قافلہ کے ساتھ تھا قافلہ رواں دواں تھا کہ مجھے راستہ میں حاجت ایک ضرورت پیش آئی۔ اور میں اپنی سواری سے اترا۔ پھر مجھ پر نیند غالب ہو گئی اور میں سو گیا۔

جب بیدار ہوا اس وقت سورج غروب ہونے کو تھا۔ اور میں غیر آباد جنگل چٹیل میدان میں تھا اور میں بڑا خوف زدہ ہوا اور مجھے سخت خوف اور دہشت محسوس ہوئی اور میں ایک طرف چل دیا اور مجھے کچھ معلوم نہ تھا کہ کدھر جا رہا ہوں۔ اور کس طرف جانا ہے؟ آخر رات ہوگئی اور تاریکی چھا گئی میرے خوف و دہشت میں اور بھی اضافہ ہوگیا۔ مجھ پہ خوف اور وحشت طاری ہوئی۔ پھر مصیبت پر مصیبت یہ کہ پیاس کی شدت نے بے قرار کر دیا۔ اور پانی کا نام و نشان تک نہ تھا گویا میں ہلاکت کے کنارے پہنچ کر اب زندگی سے مایوسی ہوکر موت کے لئے تیار ہوگیا تھا اسی بے قراری میں ندا دی اور میری زبان سے نکلا یا محمداہٗ ! یا محمداہٗ اَنَا مستغیث یک دیا محمد یا محمد یارسول اللہ! یا حبیب اللہ! میں آپ سے فریاد چاہتا ہوں، میری فریاد رسی کیجیئے۔ یہ الفاظ زبان سے نکلے ہی تھے کہ مجھے ایک آواز سنائی دی "ادھر آؤ" میں نے دیکھا کہ ایک حسین و جمیل بزرگ ہیں انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا بس ان کا میرے ہاتھ کو پکڑنا تھا میرا سارا خوف اور پیاس جاتی رہی اور گھبراہٹ دور ہوگئی۔ نہ کوئی تھکاوٹ رہی نہ پریشانی نہ پیاس اور مجھے ان سے انس سا ہوگیا۔ پھر وہ مجھے لے کر چلے تھے کہ سامنے وہی حاجیوں کا قافلہ نے آگ روشن کی ہوئی تھی اور وہ قافلہ والوں کو آواز دے رہا تھا ایکدم اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ قافلہ اور میری سواری میرے سامنے کھڑی ہے کہ قافلہ اور میری سواری سامنے آگئی، میں فرطِ مسرت اور خوشی کے پکار اٹھا۔ ان بزرگ نے مجھ سے فرمایا خاموش رہو اور فرمایا یہ تیری سواری ہے اور مجھے اٹھا کر سواری پر بٹھا کر چھوڑ دیا۔ اور واپس ہونے پر فرمانے لگے جو شخص ہمیں بلاتا ہے اور ہم طلب کرے اور ہم سے فریاد کرے ہم اسے نامراد اور محروم نہیں رکھتے۔"

اب میں سمجھا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ حبیب خدا امت کے والی اور امت کے غمخوار ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور جب آپ سرکار واپس تشریف لے جا رہے تھے تو اس وقت آپ کے انوار چمک رہے تھے اور آپ کے انوار سے اندھیری رات میں سارا میدان چمک رہا تھا۔ پھر مجھے سخت رنج اس بات کا ہے کہ میں نے آپ حضور کی قدم بوسی کیوں نہ کی (نزہۃ الناظرین ص۳۳، تجلیات مدینہ ص۲۴۰ ص۲۴۱ از مولوی محمد احتشام الحسن کاندھلوی دیوبندی۔ آب کوثر ص۱۲۹ - ۱۳۰، توثیق عری الایمان ص__ از حضرت قاضی شرف الدین بازری علیہ الرحمہ)

معلوم ہوا سفر ہو حضر ہو جنگل و بیابان ہو مصیبت کے وقت نبی کریم حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کرنا اور یا محمد یا محمد کے نعرے لگانا اپنے آقا کو یاد کرنا۔ شرک و بدعت نہیں بلکہ عین شریعت ہے۔ اور کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلاموں کی فریاد کو سنتے ہیں اور فوراً پہنچ کر مدد فرماتے ہیں ؎

جس پاسے میں ٹرجاواں سرکار نظر رکھدے
بیٹھے نے مدینے وچہ دو جگدی خبر رکھدے

کشتیٔ نوح میں،، نار نمرود میں بطن ماہی میں، یونس کی فریاد پر
آپ کا نام نامی اے صل علیٰ ہر جگہ، ہر مصیبت میں کام آ گیا
یارب صل وسلم دائماً ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلھم

درود پاک کی برکت سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مہمان کو روٹی عنایت فرمائی

حضرت ابو حفص حماد رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں،، میں مدینہ منورہ حاضر

ہوا۔ میرے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا۔ بھوک سخت لگی ہوئی تھی۔ یوں ہی پندرہ دن گزر گئے۔

جب میں بھوک کی وجہ سے زیادہ ہی نڈھال ہو گیا تو میں نے روضہ انور پہ حاضر ہو کر کثرت سے درود و سلام پڑھ کر عرض کی "یا رسول اللہ! میں آپ کا مہمان ہوں۔ بھوک نے نڈھال کر دیا ہے آپ مجھے کچھ کھلایئے۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے مجھ پہ نیند غالب کر دی اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور کے دائیں طرف اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور کے بائیں طرف ہیں اور حیدر کرار حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ حضور کے سامنے ہیں۔

مجھے حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے بلایا اور فرمایا، "اٹھ! سرکار تشریف لائے ہیں۔ میں اٹھا اور دست بوسی کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے روٹی عنایت فرمائی میں نے آدھی روٹی کھالی اور آنکھ کھل گئی۔ میں بیدار ہوا تو آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(سعادت الدارین صـ۱۲ نزہۃ الناظرین صـ۳۳)

؎ روضے دے چوفیرے غلاماں دیاں ٹولیاں

اک سن والا یاہدو لکھاں دیاں بولیاں

روضے دے چوفیرے غلاماں دیاں ٹولیاں

اک بھرن والا یارو لکھاں دیاں جھولیاں

درود پاک کی برکت سے عیدی مل گئی

حضرت شیخ ابو الحسن بن حارث لیثی رحمۃ اللہ علیہ جو پابند شرع، متبع سنت اور مشہور اولیاء میں تھے۔ درود شریف

کثرت سے پڑھتے تھے۔ فرماتے ہیں کہ مجھ پر گردش کے دن آگئے۔ فقر و فاقہ تک نوبت پہنچ گئی اور عرصہ گزر گیا یہاں تک کہ عید آگئی اور گھر کوئی چیز نہ تھی کہ جس سے میں بچوں کو عید کرا سکوں۔ بچوں کے لئے عید کے کپڑے بھی نہیں اور گھر میں کھانے کا سامان بھی نہ تھا۔ جب عید کی رات آئی وہ رات میرے لئے نہایت پریشانی کی رات تھی۔ رات کا کچھ حصہ گزرا کسی نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور دستک ہوئی۔ میں نے دروازہ کھولا تو کچھ حضرات جنہوں نے شمعیں (قندیلیں) اٹھائی ہوئی ہیں ان کے پاس پرتکلف کھانا اور کپڑے موجود تھے۔ ان میں ایک سفید پوش جو اپنے علاقے کا رئیس تھا وہ میرے قریب آیا۔ میں حیران ہوا یہ اس وقت کیوں آئے ہیں رئیس نے بتایا کہ میں رات کو سو یا ہوا تھا کہ شاہ کونین امت کے غمخوار تشریف لائے اور مجھے فرمایا کہ ابوالحسن اور اس کے بچے بڑی تنگدستی اور فقر و فاقہ کی وجہ سے پریشان ہیں اور تجھے اللہ تعالٰے نے بہت کچھ دے رکھا ہے۔ جا، جا کر ان کی خدمت کر اسے کھانا پہنچاؤ اور اس کے بچوں کے لباس کا انتظام بھی کرو تاکہ وہ اچھے طریقے سے عید کر سکیں اور خوش ہو جائیں"

لہٰذا یہ سامان عید قبول کیجئے! یہ درزی بھی ساتھ لائیں ہیں۔ تاکہ بچوں کے لباس کی پیمائش لے کر تیار کر دے۔ چنانچہ رات ہی کو سارے کام ہو گئے اور صبح ہونے سے پہلے پہلے سب کچھ تیار ہو گیا اور گھر والوں نے خوشی خوشی عید منائی۔ (سعادت دارین ص ۱۴۸ ج ۱)

یہ تمام برکتیں درود پاک کی ہیں۔

عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ

اللہ تعالٰے کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت پر ایسی

شفقت ہے کہ اتنی والدین کو اپنی اولاد پر بھی شفقت نہیں ہو سکتی ہے
آپ کا نام نامی اے صلِّ علیٰ ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

درود پاک کی برکت سے شفا ہو گئی

ایک بادشاہ بیمار ہوا بیماری کی حالت میں چھ مہینے گذر گئے کہیں سے آرام نہ آیا، بادشاہ کو پتہ چلا کہ حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمہ یہاں آئے ہوئے ہیں بادشاہ نے پیغام بھیجا کہ تشریف لائیں۔ جب آپ بادشاہ کے پاس تشریف لے گئے تو بادشاہ کو فرمایا ،، فکر نہ کر! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آج ہی آرام ہو جائے گا۔ آپ نے درود پاک پڑھ کر اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اسی وقت وہ تندرست ہو گیا۔ یہ برکت ساری درود پاک کی ہے۔
(راحت القلوب صد ۱۶ ملفوظات شیخ الاسلام فرید الدین گنج شکر قدس سرہٗ)

درود پاک کی برکت سے کھجور کی گٹھلیاں سونے کے دینار بن گئے

حضرت فرید الدین گنج شکر قدس سرہٗ نے درود پاک کے فضائل بیان فرمائے تو اچانک پانچ درویش حاضر ہوئے۔ سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا ،، بیٹھ جاؤ،، وہ بیٹھ گئے۔ اور عرض کی ہم مسافر ہیں خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے جا رہے ہیں لیکن خرچہ پاس نہیں ہے۔ مہربانی فرمائیے! یہ سن کر حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر علیہ الرحمہ نے مراقبہ کیا اور سر اٹھا کر کھجور کی چند گٹھلیاں لیں اور کچھ پڑھ کر ان پر پھونکا اور ان درویشوں کو دے دیں وہ حیران ہو گئے کہ ہم ان گٹھلیوں کو کیا کریں گے؟،،

آپ نے فرمایا ،، حیران کیوں ہوتے ہو؟ ان کو دیکھو تو سہی،، جب دیکھا تو وہ سونے کے دینار تھے۔ آخر شیخ بدر الدین اسحاق سے معلوم ہوا کہ حضرت

خواجہ فریدالدین نے درود پاک پڑھ کر پھونکا تھا اور وہ گٹھلیاں درود پاک کی برکت سے سونے کے دینار بن گئے تھے۔ (راحۃ القلوب ص ۶۱)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا درود پاک پڑھ کر بند مٹھی پر پھونکنا اور سونے کے دینار بننا

ایک روز ابوجہل اور چند کافر ایک جگہ پر بیٹھے تھے ایک سائل نے آکر سوال کیا۔ انہوں نے سائل سے تمسخر کے طور پر کہنے لگے کہ تم حرم میں چلے جاؤ وہاں حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیٹھے ہیں وہ تم کو بہت سا مال دیں گے کیونکہ وہ بڑے سخی آدمی ہیں، سائل حسب گفتار ان کافروں کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس چلا آیا اور کہا للہ مجھے کچھ مرحمت فرمائیے، دیکھئے میں تنگدست ہوں۔

ابوجہل دے در تے آیا اک غریب سوالی
آکھے دے کجھ راہ مولا دے میری ویکھ بے حالی
نام اللہ دا سن کے کافر اگوں جھڑک سنائی
چل دی دوڑ فقیرا ایتھوں توں ایہہ کی نام لیوں ای
توں ونج محمدیاں دے در تے خیر ملے گی تینوں
جو کجھ ملے علی دے درتوں آن دیکھاوی مینوں
سائل حیدر دے گھر آن سوال سنا
میں عاجز مسکین گدائی میں منگن کارن آیا

اس وقت آپ کے پاس بھی بظاہر کوئی چیز نہ تھی جو سائل کو دیتے لیکن فراست سے جان گئے کہ کافروں نے تمسخر کے لئے بھیجا ہے۔ آپ نے دس بار درود پاک اور ایک روایت میں تین بار بھی آیا ہے پڑھ کر سائل کے ہاتھ

پر دم فرما کر پھونک ماری اور فرمایا ہتھیلی کو بند کر لے اور کافروں کے سامنے جا کر ہاتھ کھولنا۔ جب سائل کافروں کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا، تجھے علی نے کیا دیا ہے۔ اس نے مٹھی کھولی تو سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے ؎

حضرت شاہ علی نے اس دم گھر وَل نگاہ دوڑائی
راہ اللہ دے دیون کارن کوئی چیز نظر نہیں آئی
واپس ہو کے شیر اللہ دے سائل نوں فرماوے
سجا ہتھ میرے وَل کر دے مولا کرم کماوے
سائل نے ہتھ اگے کیتا لے میریا سائیاں
پڑھیا پاک درود علی نے پھوکاں تن لگائیاں
جا اوہ سائل واپس ہویا ابو جہل نے ڈٹھا
لگا پھر بولاون اس نوں بول آوازا مٹھا
دس فقیراں کی کجھ ملیاں ای حیدر دے درباروں
کہا سوالی پھوکاں وجیاں تنے اوس سرکاروں
ابو جہل کہا کر چھیتی دیر ذرا نہ لاوی
جو کجھ مٹھی تیری اندر مینوں کھول وکھاوی
اوہ کہا سوالی مٹھ نہ کھولاں نہیں اجازت مینوں
چل میرے سنگ شہروں باہر کھول وکھاواں تینوں
زور لگا کر اس کافر نے مٹھی جا کھولائی
ہو حیران کھڑا اوہ کافر قدرت رب وکھائی

تنے لعل مٹھی دے اندر آئے نظر پچھانی
قدرت ویکھ خداوندی والی ہویا وچہ حیرانی
علی دے گھر وچہ فاقہ خوانی رکھے شان امیراں
کتھوں ملن خزانے اس نوں ونڈے لعل فقیراں

مولوی محمد قاسم قاسمی احمد پور شرقیہ بہاولپور والے نے لکھا ہے کہ سائل نے کافروں کے سامنے جا کر اپنے ہاتھ کو کھولا ایک گوہر نکلا۔ جس کی قیمت ایک ہزار دینار تھی ان کافروں نے سائل سے پوچھا یہ گوہر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہاں سے دیا تو سائل نے جواب دیا میرے ہاتھ کو پکڑ کر کچھ دم کیا اس کی برکت سے یہ گوہر پیدا ہو گیا۔ کفار نے جا کر حضرت علی سے پوچھا کہ یہ بے بہا گوہر آپ کے پاس کہاں سے آیا تھا یہ لوگ جانتے تھے کہ آپ اس زمانہ میں نہایت ہی تنگ دست تھے فرمایا جب سائل نے سوال کیا تو مجھے شرم آئی کہ بغیر کچھ دیئے اسے واپس کر دوں میرے پاس اور تو کوئی چیز نہ تھی جو سائل کو دیئے دیتا لہٰذا میں نے سائل کے ہاتھ پر درود شریف پڑھ کر دم کر دیا تھا۔ اس درود پاک کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے گوہر بنا دیا۔ یہ سن کر کفار نہایت حیرت زدہ ہوئے۔ حتیٰ کہ تین شخص اسی وقت مشرف بہ اسلام ہوئے سبحان اللہ درود شریف سے اللہ تعالیٰ کیا کیا انسان کے کام نکال دیتا ہے۔ یارب صلّ وسلّم دائماً ابداً

عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(راحت القلوب ص۱۶۱ ملفوظات شیخ الاسلام فریدالدین گنج شکر قدس سرہ
درود وسلام علی خیرالانام ص۵۵ از مولوی قاسم قاسمی احمد پور شرقیہ)

؎ واہ سبحان اللہ ایہہ شاناں پاک درودوں پایاں
اوہندیاں برکتاں لعل بناؤ مل گیا وڈیایاں
برکت پاک درود نہ چھوڑاں توں سن یار پیارے
پڑھو درود آل نبی تے جنت ملن نظارے

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا فقر و فاقہ اختیاری تھا اگر سائل کو گوہر لعل دے سکتے ہیں تو اپنے لئے بھی بنا سکتے تھے مگر آپ نے سادگی اور فقر و فاقہ کو پسند کیا۔

بلند آواز سے درود شریف پڑھنے سے ساری مجلس کی مغفرت ہوگئی

صوفیاء میں سے ایک بزرگ نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو کہ جس کا نام مسطح تھا اور وہ اپنی زندگی میں دین کے اعتبار سے بہت ہی بے پرواہ اور بے باک تھا یعنی گناہوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتا تھا مرنے کے بعد خواب میں دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ اللہ تعالےٰ نے کیا معاملہ کیا اس نے کہا کہ اللہ تعالےٰ شانہ نے میری مغفرت فرمادی۔ میں نے پوچھا یہ کس عمل سے ہوئی۔ اس نے کہا کہ میں ایک محدث کی خدمت میں حدیث نقل کر رہا تھا۔ استاذ نے درود شریف پڑھا میں نے بھی ان کے ساتھ بہت آواز سے درود پڑھا۔ میری آواز سن کر سب مجلس والوں نے درود شریف پڑھا اللہ تعالےٰ اس وقت ساری مجلس والوں کی مغفرت فرمادی۔

(قول بدیع)

علامہ صفوری علیہ الرحمہ نے اسی قسم کا ایک اور قصہ نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی تھا۔ بہت گنہگار تھا میں اس

کو بار بار توبہ کی تاکید کرتا تھا۔ مگر وہ نہیں کرتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو میں نے اس کو جنت میں دیکھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تو اس مرتبہ پہ کیسے پہنچ گیا؟ اس نے کہا میں ایک محدث کی مجلس میں تھا انہوں نے کہا کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر زور زور سے درود پاک پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہے۔ میں نے بلند آواز سے درود پڑھا اور اس پر ہم سب کی مغفرت ہو گئی اس قصہ کو صاحب روض الفائق نے بھی ذرا تفصیل سے ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ صوفیاء میں سے ایک بزرگ نے فرمایا کہ میرا ایک پڑوسی تھا بہت گنہگار، ہر وقت شراب کے نشہ میں مدہوش رہتا تھا۔ اس کو دن رات کی بھی خبر نہ رہتی تھی۔ میں اس کو نصیحت کرتا تو سنتا نہیں تھا میں توبہ کو کہتا تو وہ مانتا نہیں تھا۔ جب وہ مر گیا تو میں نے اس کو خواب میں بہت اونچے مقام پر اور جنت کے لباس فاخرہ میں دیکھا۔ بڑے اعزاز و اکرام میں تھا۔ میں نے اس کا سبب پوچھا تو اس نے مذکورہ قصہ محدث والا ذکر کیا ہے

مولای صل وسلم دائماً ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلھم

(فضائل درود شریف ص ۱۰۲، ۱۰۳، نزہتہ المجالس، روض الفائق برکات درود شریف ص ۱۰۳، صلوٰۃ و سلام ص ۴۶)

اللہ تعالیٰ کسی کی ثناء یا دعا بغیر درود شریف قبول نہیں فرماتا اور نہ اس کی حاجت اور ضرورت کو پورا کرتا ہے

ایک عارف باللہ وہ ایک دن نماز میں درود شریف بھول گئے۔ کہتے ہیں، جب وہ سوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب

میں دیکھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج تو نے مجھ پر درود شریف نہ پڑھا۔ میں نے عرض کیا۔ حضور مجھے درود یاد نہ رہا۔ لیکن درود کے بجائے اللہ تعالےٰ کی ثناء تو بیان کی تھی۔ آپ نے فرمایا تجھے خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کی ثناء یا دعا بغیر مجھ پر درود شریف پڑھے قبول نہیں فرماتا اور نہ ایسے شخص کی حاجت اور ضرورت کو پورا کرتا ہے ۔

الٰہی ربنا صل وسلّم ۔ بحسب شان وشایان محمد صلی اللہ علیہ وسلّم
نثار خاک پائے مصطفےٰ میں ۔ میرے ماں باپ قربان محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلّم
زہے رتبہ زہے شان محمد ۔ کہ مصحف ہے ثناخوان محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلّم
نظر خورشید پر کس طرح ٹھہرے ۔ ہے عکس روئے تابان محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلّم
ہمیشہ رحمتیں نازل ہوں تیری ۔ بجان پاک خویشان محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلّم
فرشتے ہر بشر کے ہیں نگہبان ۔ مگر حق ہے نگہبان محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلّم
قسم کھاتا ہے جس کی رب باری ۔ پیاری ہے بہت جان محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلّم
سوا نیزے پہ ہو جس روز سورج ۔ رہوں میں زیر دامان محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
ہوئے ہم آدمی احسان خدا کا ۔ ملا اسلام، احسان محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلّم
غلامان محمد ہیں سلاطین ۔ سلاطین ہیں غلامان محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلّم

صداقت پر وماینطق ہے شاہد
کلام حق ہے فرمان محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

(روضۃ الفائق ۔ صلوٰۃ وسلام ص۵۱ از مولوی احمد سعید دہلوی)

معلوم ہوا کہ ہماری ثناء و دعا نماز درود شریف کے صدقے اللہ تعالےٰ قبول فرماتا ہے اور درود پاک، پڑھنے والے کی حاجت اور ضرورت کو پورا کرتا ہے ۔

جو کچھ پایا درود شریف سے پایا

دیوبندیوں کے مولوی ابوالحسن علی ندوی نے لکھا ہے کہ مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی نے ارشاد فرمایا۔ درود بکثرت پڑھو، جو کچھ ہم نے پایا درود سے پایا۔ (تذکرہ مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی ص۵)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے بھی اپنی بابرکت کتاب القول الجمیل میں اسی طرح فرمایا ہے۔ اور انہیں کے الفاظ غیر مقلدین کے پیشوا مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے بھی سراجاً منیرا کے صفحہ ۲۰ میں نقل کئے ہیں،

"وَاَوْصَانِیْ بِمُوَاظَبَۃِ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ (صلی اللہ علیہ وسلم) کُلَّ یَوْمٍ وَّقَالَ بِہَا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا"

"یعنی میرے سردار اور والد (حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب) نے مجھے وصیت فرمائی۔ درود شریف کی ہمیشگی پر ہر روز اور فرمایا کہ ہم نے جو کچھ پایا وہ اسی (کی برکت) سے پایا"،

بابرکت کتاب نے رنگ دیا

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے لکھا ہے کہ اس عاجز نے اس کتاب (القول الجمیل) کو "بابرکت" اس لئے کہا ہے کہ مجھ گنہگار کو اس کتاب نے رنگ دیا ہے۔ ورنہ میں گنہگار کہاں اور یہ فیوض و برکات کہاں ؎

وہ آئیں گھر پہ ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

(سراجاً منیرا ص۲۰)

معلوم ہوا کتاب بھی وہابی مولوی کے لئے مشکل کشا بن گئی جس نے مولوی ابراہیم سیالکوٹی کو رنگ دیا۔ مگر وہابیوں کے نزدیک انبیاء کرام

اولیاء عظام کو مشکلکشا کہنا شرک و بدعت ہے

درود شریف کا وظیفہ

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے لکھا ہے کہ ہر قسم کی ظاہری و باطنی جسماتی وروحانی ذہنی و اخلاقی عملی واعتقادی اور نفسانی وجذباتی پاکیزگی حاصل کرنے کے بعد سب سے بڑی چیز جس کے ذریعے ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی قرب حاصل ہوتا ہے۔ وہ درود شریف کا وظیفہ ہے اس کے بعد شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ کے مذکورہ الفاظ لکھے ہیں۔

(سراجاً منیر صنہ ۲ از مولوی ابراہیم سیالکوٹی)

معلوم ہوا کہ درود شریف وسلام پر پابندی لگانا یا یہ سوال کرنا کہ فلاں وقت درود شریف پڑھنا کہاں لکھا ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کے انعامات سے محروم ہونے کا ذریعہ ہے درود شریف وہ برکت ہے جس کے سبب بارگاہ ایزدی سے انعامات اور برکات حاصل ہوتے ہیں، جب بزرگوں نے بکثرت پڑھنے کا فرمایا ہے تو پھر وقت کا پوچھنا بہت بڑی حماقت ہے۔ پھر ان الفاظ کو بار بار پڑھیئے۔

جو کچھ ہم نے پایا درود پاک سے پایا

سے کبھی عیاں ہے کہ جب درود شریف کی یہ فضیلت ہے تو درود والے کی فضیلت وعظمت کو کون بیان کر سکتا ہے۔ پھر تو یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں علیہ الرحمہ نے پرسچ فرمایا ہے ؎

لاورب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا۔ بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

حضرات گرامی! ان حوالہ جات کی روشنی میں یہ حقیقت اظہر

من الشمس ہے۔

آج کل دیوبندی اور غیر مقلدین وہابی جن عقائد اور نظریات کو کفر و شرک قرار دیتے ہیں، وہ اولیاء کرام (جن کو وہ بھی ولی تسلیم کرتے ہیں) کے عقائد تھے اور ہیں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی زیارت

عام انسانی زندگی میں سب سے بڑی سعادت وفضیلت جو کسی صاحب قسمت کو حاصل ہو، وہ حبیب رب العالمین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) کی زیارت کی نعمت ہے، جس کی تمنا میں ہزاروں اولیاء اللہ نے بہت کڑی ریاضتوں میں لمبی لمبی عمریں صرف کر دیں، کسی کی قسمت نے یاوری کی، تو وہ مراد کو پہنچ گیا اور کوئی راہ ہی میں رہ گیا۔

بزرگان دین نے (خدا تعالےٰ ان سے راضی ہو) اس سعادت کی تحصیل کے کچھ طریقے اور عملیات لکھے ہیں اور اپنے عملیات سے ان طریقوں کا تجربہ بھی کیا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے ان کی آرزو پوری کر دی، حقیقت میں یہ اس کا فضل ہوتا ہے جس کے لئے وہ اس سعادت کا حصول چاہتا ہے، اسے اس ذات گرامی صفات سے روحانیت میں قریب کر کے نعمت زیارت کا شرف بخش دیتا۔ ولنعم ماقال العارف الجامی قدس سرہٗ ؎

تاب وصلت کاریاں من از یشاں نیستم
چوں سگا نم جائے دہ در سایۂ دیوار خویش

برکات درود شریف

درود شریف کے برکات وفضائل جو احادیث میں وارد ہیں ان پر نظر کرنے سے واضح ہو

جاتاہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات سے روحانی قرب حاصل کرنے کے لئے درود شریف سب سے بڑا ذریعہ ہے پس لازم ہے کہ طالب زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت ومحبت اپنے دل میں سب مخلوق سے زیادہ بٹھا دے۔ اور اس میں شوق زیارت کا چراغ ہمیشہ جلائے رکھے۔ یہاں تک، کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی طرح عشق ومحبت کا درجہ حاصل ہو جائے اور ایسی حالت ہو جائے کہ ماہی بے آب کی طرح سعادت دیدار کی طلب میں تڑپتا رہے اور بغیر دیدار و زیارت کے یا کم از کم بغیر درود شریف اور ذکر حبیب کے چین وآرام نہ پائے۔ کیونکہ کثرت ذکر سے دل اور دماغ میں ایک کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو قائم مقام ملاقات ہو کر ایک گونہ موجب تسکین و تسلی ہو جاتی ہے۔ (سراجاً منیرا صفحہ ۱۰۱ تا ۱۰۹)

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا میرے محبوب پر کثرت سے درود پاک پڑھو

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو تورات کے بہت بڑے عالم ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس وحی بھیجی کہ اے موسیٰ علیہ السلام! اگر دنیا میں ایسے لوگ نہ ہوں جو میری حمد وثنا کرتے رہتے ہیں تو آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ ٹپکاؤں اور زمین سے ایک دانہ نہ اگاؤں اور بھی بہت سی چیزوں کا ذکر کیا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام اگر تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھ سے اس سے بھی زیادہ قریب ہو جاؤں۔ جتنا تیری زبان سے تیرا کلام اور جتنے

تیرے دل سے اس کے خطرات اور تیرے بدن سے اس کی روح اور تیری آنکھ سے اس کی روشنی۔ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام نے عرض کیا یا اللہ ضرور بتائیں۔ ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھا کر۔

(القول البدیع ، فضائل درود شریف صـ۱۱۳)

؎ صلی اللہ علیک یا محمد تیرے ناز اٹھلے اللہ نے
تیرے ہی لئے اے محبوبا کونین سجائے اللہ نے
جو آپ سے آقا دور رہوئے وہ قرب الٰہی پا نہ سکے
جو تم نے بنائے ہیں اپنے وہ اپنے بنلئے اللہ نے
آدم سے مسیح تک نبیوں نے جو پایا تمہیں سے پایا ہے
نبیوں کو تمہاری عظمت کے ہیں شان بتائے اللہ نے
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم درود شریف کی تعداد اور پڑھنے والے کو بھی جانتے ہیں

محمد بن مالک علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں بغداد شریف گیا تاکہ قاری ابو بکر بن مجاہد کے پاس کچھ پڑھوں۔ ہم لوگوں کی ایک جماعت ان کی خدمت میں حاضر تھی اور قرأت ہو رہی تھی اتنے میں ایک بڑے میاں ان کی مجلس میں آئے۔ جن کے سر پہ بہت ہی پرانا عمامہ تھا، ایک پرانا کرتا تھا ایک، پرانی سی چادر تھی، ابو بکر علیہ الرحمہ ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے

اور ان کو اپنی جگہ بٹھایا اور ان سے ان کے گھر والوں کی اہل و عیال کی خیریت پوچھی۔ ان بڑے میاں نے کہا رات میرے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ گھر والوں نے مجھ سے گھی اور شہد کی فرمائش کی۔

شیخ ابو بکر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں ان کا حال سن کر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور اسی رنج و غم کی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اتنا رنج کیوں ہے۔ علی بن عیسٰی وزیر کے پاس جا اور اس کو میری طرف سے سلام کہنا اور یہ علامت بتانا کہ تو ہر جمعہ کی رات کو اس وقت تک نہیں سوتا جب تک کہ مجھ پر ایک ہزار مرتبہ درود شریف نہ پڑھ لے اور اس جمعہ کی رات میں تو نے سات سَو مرتبہ پڑھا تھا کہ تیرے پاس بادشاہ کا آدمی بلانے آگیا تو وہاں چلا گیا اور وہاں سے آنے کے بعد تو نے اس مقدار کو پورا کیا۔ یہ علامت بتانے کے بعد اس کے بعد اس سے کہنا کہ اس نومولود کے والد کو سَو دینار (اشرفیاں) دے دے تاکہ یہ اپنی ضروریات میں خرچ کر لے۔ قاری ابو بکر بن مجاہد علیہ الرحمہ اٹھے اور اس بڑے میاں نومولود کے والد کو ساتھ لیا اور دونوں وزیر کے پاس پہنچے۔ قاری ابو بکر بن مجاہد نے وزیر سے کہا اس بڑے میاں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ وزیر علی بن عیسٰی کھڑے ہو گئے اور اس کو اپنی جگہ بٹھایا اور اس سے قصہ پوچھا۔ شیخ ابو بکر علیہ الرحمہ نے سارا قصہ سنایا جس سے وزیر کو بہت ہی خوشی ہوئی اور اپنے غلام کو حکم کیا کہ ایک توڑا نکال کر لائے (توڑا ہمیانی تھیلی جس میں دس ہزار کی مقدار ہوتی ہے) اس میں سے سو دینار اس نومولود کے والد کو دیئے اس کے بعد

سَو اور نکالے تاکہ شیخ ابوبکر علیہ الرحمہ کو دے۔

شیخ نے ان کے لینے سے انکار کیا وزیر نے اصرار کیا کہ ان کو لے لیجئے۔ اس لئے کہ یہ اس بشارت کی وجہ سے ہے جو آپ نے مجھے اس واقعہ کے متعلق سنائی اس لئے کہ یہ واقعہ یعنی ایک ہزار درود شریف والا ایک راز ہے جس کو میرے اور اللہ تعالٰے کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر سَو دینار اور نکالے اور یہ کہا کہ یہ اس خوشخبری کے بدلہ میں ہیں کہ تم نے مجھے اس کی بشارت سنائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے درود شریف پڑھنے کی اطلاع ہے اور پھر سو اشرفیاں اور نکالیں اور کہا کہ یہ اس مشقت کے بدلہ میں ہے جو تم کو یہاں آنے میں ہوئی اور اسی طرح سَو سَو اشرفیاں نکالتے رہے۔ یہاں تک کہ ایک ہزار اشرفیاں نکالیں۔ مگر انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہم اس مقدار یعنی سو دینار سے زائد نہیں لیں گے جن کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔

(القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع فضائل درود شریف صـ۱۱۴)

صلی اللہ علی النبی الامی وآلہ واصحابہ وبارک وسلم)

کثرت درود کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت چوٹ کی تکلیف اور ورم کو دور فرما دیا

عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ غسل خانے میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں بہت ہی سخت چوٹ لگ گئی اس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم آگیا۔ میں نے رات بہت بے چینی میں گذاری، میری آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب

میں زیارت کی۔ میں نے اتنا ہی عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ!
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیری کثرت درود پاک نے مجھے گھبرا دیا۔ میری آنکھ کھلی تو تکلیف بالکل جاتی رہی تھی اور ورم بھی جاتا رہا تھا۔ (القول البدیع ، فضائل درود شریف صفحہ ۱۱۵)

خوشنویس لکھنؤ کی حکایت

اس کی عادت تھی کہ جب صبح کے وقت کتابت شروع کرتا تو اوّل ایک بار درود شریف ایک بیاض پر جو اسی غرض سے بنائی تھی۔ لکھ لیتے اس کے بعد کام شروع کرتے، جب اس کے انتقال کا وقت آیا تو غلبہ فکر آخرت سے خوفزدہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھئے وہاں جا کر کیا ہوتا ہے ایک مجذوب آنکلے اور کہنے لگے بابا کیوں گھبراتا ہے وہ بیاض سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش ہے اور اس پر صاد بن رہے ہیں (اس سے مراد یہ ہے کہ وہ پسند کئے جا رہے ہیں۔

(فضائل درود شریف صفحہ ۱۰۰)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مجلس میں جاؤ وہاں کثرت سے درود پڑھا جاتا ہے

علامہ سخاوی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ رشید عطار نے بیان کیا کہ ہمارے یہاں مصر میں ایک بزرگ تھے جن کا نام ابو سعید علیہ الرحمہ خیاط تھا۔ وہ بہت یکسو رہتے تھے لوگوں سے میل جول بالکل نہیں رکھتے تھے اس کے بعد انہوں نے ابن رشیق کی مجلس میں بہت کثرت سے جانا شروع کر دیا اور بہت اہتمام سے جایا کرتے۔ لوگوں کو اس پر تعجب ہوا لوگوں

نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کی خواب میں زیارت کی اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے خواب میں ارشاد فرمایا کہ ان کی مجلس میں جایا کر اس لئے کہ یہ اپنی مجلس میں مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے۔

(القول البدیع ۔ فضائل درود شریف صہ ۱۰۲)

کثرت درود پاک کی وجہ سے موتیوں کا تاج عطا ہوا

ابو عباس احمد بن منصور علیہ الرحمۃ کا جب انتقال ہو گیا تو اہل شیراز میں سے ایک شخص نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد میں محراب میں کھڑے ہیں اور ان پر ایک جوڑا ہے اور سر پہ ایک تاج جو جواہر اور موتیوں سے لدا ہوا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے ان سے پوچھا۔ انہوں نے کہا اللہ جل شانہٗ نے میری مغفرت فرمادی اور میرا بہت اکرام فرمایا اور مجھے تاج عطا فرمایا اور یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت درود پاک کی وجہ سے

(قول البدیع ۔ فضائل درود شریف صہ ۱۰۲)

درود پاک کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی اور رحم فرمایا

ابوالحسن بغدادی دارمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ انہوں نے ابو عبداللہ بن حامد کو مرنے کے بعد کئی دفعہ خواب میں دیکھا۔ اس سے پوچھا کہ کیا گذری؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالےٰ نے میری مغفرت فرمادی اور مجھ پر رحم فرمایا۔ انہوں نے ان سے یہ پوچھا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتاؤ جس سے

میں سیدھا جنت میں داخل ہوجاؤں۔ انہوں نے بتایا کہ ایک ہزار رکعت نفل پڑھا اور ہر رکعت میں ایک ہزار مرتبہ قل ہواللہ الخ پڑھ۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو بہت مشکل عمل ہے تو انہوں نے کہا کہ پھر تو ہر شب میں ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کر۔ دارمی علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ یہ میں نے اپنا معمول بنا لیا۔

(قول بدیع ۔ فضائل درود شریف صـ۱۰۴)

کثرت درود پاک کی برکت سے برے عمل سے نجات

ایک بزرگ نے خواب میں ایک بہت ہی بری بد ہیت صورت دیکھی۔ انہوں نے اس سے پوچھا تو کیا بلا ہے؟

اس نے کہا میں تیرے برے عمل ہوں۔ انہوں نے پوچھا تجھ سے نجات کی کیا صورت ہے؟ اس نے کہا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک کی کثرت۔

مولوی ذکریا سہارنپوری نے لکھا ہے کہ ہم میں سے کون سا شخص ایسا ہے جو دن رات بد اعمالیوں میں مبتلا نہیں ہے اس کے بدرقہ کے لئے درود شریف بہترین چیز ہے۔ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے جتنا بھی پڑھا جا سکے دریغ نہ کیا جائے کہ اکسیر اعظم ہے۔

(فضائل درود شریف صـ۱۰۵)

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

درود پاک کی برکت سے پل صراط سے گزر گیا

حضرت عبداللہ بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ میں نے رات ایک عجیب منظر دیکھا کہ ایک شخص ہے وہ پلصراط کے اوپر کبھی تو گھسٹ کر جاتا ہے کبھی گھٹنوں کے بل چلتا ہے کبھی کسی چیز میں اٹک جاتا ہے اتنے میں مجھ پر درود پڑھنا اس شخص کا پہنچا اور اس نے اس کو کھڑا کر دیا یہاں تک کہ وہ پلصراط سے گزر گیا۔

(قول بدیع عن الطبرانی ۔ فضائل درود شریف صـ ۱۰۷)

درود پاک کی برکت سے نزع کی حالت میں موت کی تلخی سے محفوظ رہتا ہے

علامہ عبدالرحمن صفوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب کسی بیمار کے پاس گئے (اس کی نزع کی حالت تھی) اس سے پوچھا کہ موت کی کڑواہٹ کیسی مل رہی ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے کچھ نہیں معلوم ہو رہا ہے اس لئے کہ میں نے علماء سے سنا ہے کہ جو شخص کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے وہ موت کی تلخی سے محفوظ رہتا ہے۔

(نزہۃ المجالس ۔ فضائل درود شریف صـ ۱۲۰)

صلی اللہ تعالےٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ و صحابہ وسلّم

مولانا محمد علی جوہر اور درود کی سوغاتیں

مولانا جوہر ۱۹۲۱ء میں گرفتار ہوئے

انگریزی حکومت نے اس جرم میں آپ کو سزا دی تھی کہ وہ اپنے ملک کی آزادی کے لئے جدوجہد کر رہے تھے اور حکومت وقت کی نگاہ میں بے حد خطرناک تھے۔ مولانا جوہر نے بیجاپور جیل کی کال کوٹھری میں ایک مدت زندگی بسر کی۔ قید تنہائی نصیب ہوئی تھی کہ بڑے سے بڑا آدمی تنہائی

میں اپنے ہوش و خرد سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔ مگر خدا بہتر جانتا ہے کہ جوہر کو قید تنہائی میں کیا کیا نعمتیں نصیب آئیں۔ کیسے کیسے تسنیم و کوثر کے وعدے ہوئے سینہ کیسے کیسے انوار سے جگمگا اٹھا۔ کیا معلوم کیسے کیسے دو عالم کے راز افشا ہوئے کیا کچھ دیکھ لیا کچھ سیکھ لیا۔

مولانا جوہر اپنے کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا کر چکے تھے۔ آپ کو بیجاپور جیل میں ایک روز دو پہر کے وقت بحالت نیم بیداری ایک دھندلا سا پر نور جمال تا جدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر آیا تھا۔ اللہ اکبر جس جمال کی زیارت خواب میں نظر آنا بڑے بڑے خوش نصیب اپنی خوش نصیبی سمجھیں اس کے دیدار سے بیداری میں مشرف ہونے کی خوش بختی کو کن الفاظ میں ظاہر کیا جائے۔ مولانا جوہر کا جب مقدر جاگ اٹھا۔ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے تو دو رکعت نماز بطور شکرانہ ادا کرنے کے بعد قلم دوات اور کاغذ لے کر بیٹھے بیٹھے چند اشعار لکھے ؎

تنہائی کے سب دن ہیں تنہائی کی سب راتیں
اب ہونے لگی ان سے خلوت میں ملاقاتیں

ہر آن تسلی ہے ہر لحظہ تشفی ہے
ہر وقت ہے دل جوئی ہر دم مدارتیں

کوثر کے تقاضے ہیں تسنیم کے وعدے ہیں
ہر روز یہی چرچے ہر رات یہی باتیں

معراج کی سی حاصل سجدوں میں ہے کیفیت
اک فاسق و فاجر میں اور ایسی کراماتیں

بے مایہ سہی لیکن شاہد وہ بلا بھیجیں
بھیجی ہیں درودوں کی کچھ ہم نے بھی سوغاتیں

(سیرت محمد علی جوہر ص۶۳۱ "محمد علی" ذاتی ڈائری کے چند اوراق از مولانا عبد الماجد دریا آبادی ص۳۵ گنجینہ جوہر از دوست قدوائی محراب ادب کراچی ص۲۱ تا ۲۷ سے ماخوذ زیارت نبی بحالت بیداری ص۹۲ از عبد المجید صدیقی ایڈووکیٹ لاہور)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رونا اور درود و سلام عرض کرنا

صاحب احیاء نے لکھا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ رو رہے تھے اور یوں کہہ رہے تھے کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پہ قربان ایک کھجور کا تنہ جس پر سہارا لے کر آپ منبر بننے سے پہلے خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب منبر بن گیا اور آپ اس پر تشریف لے گئے تو وہ کھجور کا تنہ آپ کے فراق سے رونے لگا یہاں تک کہ آپ نے اپنا دست مبارک اس پر رکھا جس سے اس کو سکون ہوا (یہ حدیث پاک میں مشہور قصہ ہے) یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی امّت آپ کے فراق سے رونے کی زیادہ مستحق ہے۔

بہ نسبت اس تنے کے (یعنی امّت اپنے سکون کے لئے توجہ کی زیادہ محتاج ہے) یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کا عالی مرتبہ اللہ کے نزدیک اس قدر اونچا ہوا کہ اس نے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا۔

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کی فضیلت اللہ کے نزدیک اتنی اونچی ہوئی کہ آپ سے مطالبہ سے پہلے معافی کی اطلاع فرما دی۔ چنانچہ ارشاد فرمایا

عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ لِمَ اَذِنْتَ لَھُمْ (پ۱۰ ع ۱۳) ترجمہ

اللہ تعالےٰ تمہیں معاف کرے تم نے انہیں کیوں اذن دے دیا۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ پر قربان آپ کا علو شان اللہ کے نزدیک ایسا ہے کہ آپ اگرچہ زمانہ کے اعتبار سے آخر میں آئے لیکن انبیاء کی میثاق میں آپ کو سب سے پہلے ذکر کیا گیا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

(الآیہ)

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَھُمْ وَمِنْکَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرَاھِیْمَ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے یہ معجزہ عطا فرمایا ہے۔ کہ پتھر سے نہریں نکال دیں تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی انگلیوں سے پانی جاری کر دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ مشہور ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان کہ اگر حضرت سلیمان (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کو ہوا ان کو صبح کے وقت میں ایک مہینہ کا راستہ طے کرا دے اور شام کے وقت میں ایک مہینہ کا طے کرا دے تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں ہے کہ آپ کا براق رات

کے وقت میں آپ کو ساتویں آسماں سے بھی پرے لے جائے اور صبح کے وقت آپ مکہ مکرمہ واپس آجائیں صلی اللہ علیک اللہ تعالٰی ہی آپ پر درود بھیجے۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر حضرت عیسٰی (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کو اللہ تعالٰی نے یہ معجزہ عطا فرمایا کہ وہ مردوں کو زندہ فرمادیں تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں کہ ایک بکری جس کے گوشت کے ٹکڑے آگ میں بھون دیئے گئے ہوں وہ آپ سے یہ درخواست کرے کہ آپ مجھے نہ کھائیں اس لئے کہ مجھ میں زہر ملایا گیا ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان حضرت نوح (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کے لئے یہ ارشاد فرمایا

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا۔

اے رب کافروں میں سے زمین پر بسنے والا کوئی نہ چھوڑ اگر آپ بھی ہمارے لئے بددعا کر دیتے تو ہم میں سے ایک بھی باقی نہ رہتا۔ بے شک کافروں نے آپ کی پشت مبارک کو روندا کہ جب آپ نماز میں سجدہ میں تھے۔ آپ کی پشت مبارک پر اونٹ کا بچہ دان رکھ دیا۔ تھا اور غزوہ احد میں) آپ کے چہرہ مبارک کو خون آلود کیا۔ آپ کے دندان مبارک کو شہید کیا اور آپ نے بجائے بددعا کے یوں ارشاد فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

اے اللہ میری قوم کو معاف فرما کہ یہ لوگ جانتے نہیں (جاہل ہیں) یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ

کی عمر کے بہت تھوڑے سے حصے میں (کہ نبوت کے بعد تیس ۲۳ ہی سال ملے) اتنا بڑا مجمع آپ پر ایمان لایا کہ حضرت نوح علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طویل عمر (ایک ہزار برس) میں اتنے آدمی مسلمان نہ ہوئے (کہ حجۃ الوداع میں ایک لاکھ چوبیس ہزار تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم تھے اور جو لوگ غائبانہ مسلمان ہوئے حاضر نہ ہو سکے ان کی تعداد بہت زیادہ سے زیادہ ہے۔

بخاری شریف کی مشہور حدیث عرفت علی الامم میں ہے۔
رَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امّت کو اتنی کثیر مقدار میں دیکھا کہ جس نے سارے جہان کو گھیر رکھا تھا اور حضرت نوح علیہ السلام پہ ایمان لانے والے بہت تھوڑے ہیں (قرآن پاک میں ہے۔
(وَمَا اٰمَنَ مَعَہٗٓ اِلَّا قَلِیْلٌ)
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر آپ اپنے ہم جنسوں ہی کے ساتھ نشست و برخاست فرماتے تو آپ ہمارے پاس کبھی نہ بیٹھتے اور اگر آپ نکاح نہ کرتے مگر اپنے ہی ہم مرتبہ سے تو ہمارے میں سے کسی کے ساتھ بھی آپ کا نکاح نہ ہو سکتا تھا۔ اور اگر آپ اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے مگر اپنے ہی ہمسروں کو تو ہم میں سے کسی کو اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے بے شک آپ نے ہمیں اپنے پاس بٹھایا۔ ہماری عورتوں سے نکاح کیا۔ ہمیں اپنے ساتھ کھانا کھلایا۔ بالوں کے کپڑے پہنے (عربی) گدھے پہ سواری فرمائی اور پیچھے دوسرے کو بٹھایا اور زمین پہ (دستر خوان بچھا کر) کھانا کھایا اور کھانے کے بعد اپنی انگلیوں کو (زبان سے)

چاٹا اور یہ سب امور آپ نے تواضع کے طور پر اختیار فرمائے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ۔ اللہ تعالیٰ ہی آپ پر درود و سلام بھیجے

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

(فضائل درود شریف ص۱۲۱ تا ۱۲۳ از مولوی زکریا سہارنپوری، احیاء العلوم)

درود شریف کی برکت سے اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں قدس سرہٗ کو بیداری میں زیارت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف حاصل ہوا

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ حقیقی معنیٰ میں آپ شیفتہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ مخالفین بھی جس کے قائل ہیں۔ آپ نے جب دوسری مرتبہ زیارت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مدینہ طیبہ میں حاضری دی تو شوق دیدار میں مواجہہ شریف میں درود شریف پڑھتے رہے۔ یقین تھا کہ سرکار ابدقرار علیہ الصلوٰۃ والسلام ضرور عزت افزائی فرمائیں گے اور بالمواجہہ شرف زیارت حاصل ہوگا۔ لیکن پہلی شب ایسا نہ ہوا۔ تو آپ نے ایک نعت کہی جس کا مطلع ہے ؎

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں مانگتے تاجدار پھرتے ہیں
کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا تجھ سے کتنے ہزار پھرتے ہیں

یہ نعت شریف مواجہہ اقدس (علی صاحبہا صلوٰۃ و سلاماً) میں عرض کر کے انتظار میں مؤدب بیٹھے تھے کہ قسمت جاگ اٹھی اور اپنے آقا و مولیٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً کو بیداری کی

حالت میں اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا اور زیارت مقدس کی اس خصوصی دولت کبریٰ و نعمت عظمیٰ سے شرفیاب ہوئے ؎

سب سوہنیاں توں سوہنا اے چہرہ حضور دا
تکیاں نصیباں والیاں اے مکھڑا حضور دا

حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۴۹، سوانح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ ص ۲۲۸ زیارت نبی بحالت بیداری ص ۱۵۰ از محمد عبدالمجید صدیقی ایڈووکیٹ)

درود شریف اور بیداری میں دیدار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک پشاوری باکمال درویش نے حضرت سید حمزہ شاہ قادری برکاتی (آپ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے دادا پیر تھے) کو ایک درود نذر کیا، آپ نے اسے پسند فرما کر رکھ لیا۔ اسی رات عالم واقعہ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ صاحبزادے اٹھو اور درود شریف پڑھو۔

شاہ صاحب رحمہ اللہ اسی وقت بیدار ہوئے، غسل فرمایا، عطر ملا اور بخور وغیرہ روشن کر کے درود شریف کا ورد شروع کیا۔ ہنوز درود شریف ختم نہ ہوا تھا کہ جمال جہاں آرائے نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نصیب ہوا اور شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے سر کی آنکھوں سے حضرت نبی عربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیک ورسولک وصفیک کی زیارت کی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کھڑے ہو گئے اور بقیہ اعداد درود شریف کے پورے کیے۔ بعد درود شریف تمام ہونے کے شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس حضرت شاہ امم سیدنا صادق الوعد الامین صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم اس وقت تک رہے کہ شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے دس اشعار بھی مناسب وقت موزوں کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا دیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اشعار کو بہت پسند فرمایا اور شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کو دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال فرما کر تشریف لے گئے۔ وہ مؤثر درود شریف معہ ان اشعار کے اسی اثر کے ساتھ مارہرہ (یو پی بھارت) میں سجادہ نشینان درگاہ عالیہ برکاتیہ کے دعا خانوں میں آج بھی موجود ہے اور شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی وصیت کے بموجب سوائے فرزندان امین اور کسی کو تعلیم نہیں کی جاتی

گلشن ابرار ر آثار احمدی" برکات مارہرہ ص ۶۸۹ مؤلفہ حضرت طفیل احمد صدیقی زیارت نبی بحالت بیداری ص ۱۱۶، ۱۱۷ از محمد عبد المجید صدیقی)

ے سنا ہے آپ عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں۔

میرے گھر میں بھی ہو جائے چراغاں یا رسول اللہ

عالم ماکان و مایکون صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتی کی تکلیف کو اور درود پاک کی تعداد اور درود پاک کا تحفہ بھیجنے والے کو بھی جانتے ہیں

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جس رات حضرت رابعہ بصری رحمہا اللہ تعالیٰ پیدا ہوئیں والدین کی غربت کی وجہ سے گھر میں چراغ کے لئے روغن تک نہ تھا، آپ کی والدہ نے فرمایا کہ فلاں ہمسایہ کے پاس جا کر تھوڑا سا روغن لے آؤ تاکہ چراغ جلا سکیں۔ آپ کے والد نے یہ عہد کیا ہوا تھا کہ کسی شخص سے کچھ طلب نہ کروں گا۔ گھر سے باہر

آئے اور ہمسایہ کے دروازہ پر ہاتھ کر واپس آ گئے اور اہلیہ سے کہا کہ وہ دروازہ نہیں کھولتا اور اسی غم میں سو گئے۔

حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے ارشاد فرمایا، "غمگین نہ ہو تیری بیٹی سیدہ ہے میری امت کے ستر ہزار افراد اس کی شفاعت میں ہوں گے اور حکم دیا کہ عیسیٰ زروان کے پاس جاؤ جو امیر بصرہ ہے اور کاغذ پر لکھو اور اسے تک پہنچا دو کہ تو ہر رات مجھ پر سو بار درود بھیجتا تھا۔ اور شب جمعہ چار سو بار، پچھلی جمعرات جو گذر گئی کیا وجہ کہ تو نے درود نہیں پڑھا۔ اب اس کے عوض چار سو دینار بطور کفارہ اس آدمی کو دے دے،" آپ جب بیدار ہوئے تو روتے اٹھے اور یہ سب کچھ ایک کاغذ پر لکھ کر دربان کے ہاتھ امیر کے پاس بھیجا امیر نے یہ دیکھا تو دس ہزار درم درویشوں میں بانٹنے کا حکم دیا۔ اس شکرانے میں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یاد فرمایا اور حکم دیا کہ چار سو دینار حضرت رابعہ رحمہا اللہ کے والد کو دیئے جائیں اور یہ کہ وہ میرے پاس آئیں تاکہ میں ان کو دیکھوں۔ لیکن میں اس بات کو جائز نہیں سمجھتا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام بر ہو اور اس کو اپنے پاس بلاؤں نہیں میں خود جاؤں گا اور اپنی داڑھی سے اس کے در کی خاک روبی کروں گا۔ خدا کی قسم جب کبھی آپ کو ضرورت ہو تو مجھ سے فرمادیا کریں۔ آپ نے چار سو دینار لئے اور ان سے ضروری اشیاء خریدیں۔ (تذکرۃ الاولیاء، سیرت النبی بعد از وصال نبی ص ۱۳۳-۱۳۴)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ

وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللہ

مشتاقان درود وسلام

امیر المومنین حضرت مولا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم ہر روز بعد نماز فجر طلوع آفتاب تک قبلہ رو بیٹھتے اور درود شریف پڑھتے تھے۔
(شریف التواریخ جلد اول از سید شریف احمد شرافت نوشاہی)

• حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہر روز سات سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت بیان فرماتے ہیں
سعادت الدارین ص ۱۶۹ مطبوعہ بیروت۔ از علامہ یوسف نبہانی

• سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ، شب برات میں ایک تہائی رات درود وسلام پڑھا کرتے تھے۔

• حضرت شیخ المشائخ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشو قدس سرہ روزانہ رات کو تین ہزار مرتبہ درود وسلام پڑھتے اور اس کے بعد سوتے تھے
(سیر الاولیاء از امیر خورد سید محمد مبارک علی کرمانی ۱۱ اردو سائنس بورڈ لاہور)

• عارف باللہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ فرماتے ہیں، "اہل محبت کو چاہیئے کہ درود شریف کے ذکر پر صبر واستقلال کے ساتھ ہمیشگی کریں، یہاں تک کہ بخت جاگ اٹھیں اور وہ جان جہاں صلی اللہ علیہ وسلم خود قدم رنجہ فرمائیں اور شرف زیارت سے نوازیں"، میں نے ذکر درود شریف پر پابندی سے ہمیشگی کرنے والا کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس طرح ایک عظیم فرد جو اشبیلیہ (سپین، یورپ) کے رہنے والا ایک لوہار تھا۔ وہ کثرت درود شریف کی وجہ سے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے نام ہی سے مشہور ہو گئے تھے اور ہر ایک شخص انہیں اسی نام سے جانتا تھا ایک مرتبہ جب میں اس سے ملا اور دعا کی درخواست کی تو انہوں نے

میرے لئے دعا فرمائی جس سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ وہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمیشہ درود شریف پڑھتے ہی رہنے کے باعث مشہور تھا اور بغیر کسی خاص ضرورت کے کسی کے ساتھ گفتگو نہیں کرتا تھا۔ جب ان کے پاس کوئی شخص لوہے کی کوئی چیز بنوانے آتا تو اس سے کام کو مشروط کر لیتا تھا کہ بھائی جیسی چیز بتائی ہے ویسی ہی بنائیں گے اور اس پر کسی قسم کا اضافہ نہیں کریں گے تاکہ جو وقت بچے اس میں درود شریف پڑھیں۔ اس کے پاس جو بھی، مرد، عورت یا بچہ آکر کھڑا ہوتا تو واپس لوٹنے تک اس کی زبان پر بھی درود شریف جاری رہتا۔ پس وہ اپنے شہر میں اسی مقدس مشغلے کی وجہ سے ہر خاص و عام کے دلوں میں سمایا ہوا تھا وہ اللہ کے دوستوں میں سے تھا۔

(جواہر البحار ص ۲۳ ج ۱ ۔ از علامہ یوسف بنہانی علیہ الرحمہ)

کثرت سے درود شریف پڑھنے والے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بغل گیر ہوئے

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ چاشت کے وقت حضرت شیخ الاسلام بابا فریدین مسعود گنج شکر قدس سرہ کی قدم بوسی کی سعادت حاصل ہوئی۔ درود شریف کے فضائل بیان کرتے ہوئے یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک رات حضرت خواجہ حکیم سنائی قدس سرہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا روئے مبارک مجھ سے چھپائے ہوئے ہیں۔ خواجہ حکیم سنائی دوڑے اور آپ کے پائے مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری جان آپ پر

خدا ہو کیا سبب ہے جو آپ روئے مبارک کو مجھ سے کیوں چھپائے ہوئے ہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواجہ حکیم سنائی کو گلے لگا لیا اور فرمایا اے حکیم سنائی تو نے اس قدر درود شریف پڑھا ہے کہ میں تم سے از راہ مروت منہ چھپا رہا تھا کہ کون سی چیز سے عذر کروں اور اس کے عوض تمہیں کیا دلواؤں۔ اس کے بعد حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سبحان اللہ یہ بھی بندگان خدا ہیں جن کی کثرت درود خوانی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حیا آتی ہے۔ ہزار رحمتیں ہوں ان کی روحوں پر۔ آمین

(راحۃ القلوب ملفوظات حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء سفینۃ اولیاء ص۲۰۱ صلوات ناصری ص۹۴ (ملفوظات حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر مرتب حضرت نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ۔ سیرت النبی بعد از وصال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص۲۴۵)

حضرت الشیخ علی نور الدین شعرانی قدس سرہٗ

روزانہ دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے تھے

شیخ احمد الزواری قدس سرہٗ

کا طریقہ تھا کہ روزانہ چالیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ ایک بار انہوں نے فرمایا! ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم بہت ہی کثرت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھتے ہیں۔ یہاں تک کہ بیداری میں آپ ہمارے ساتھ تشریف فرما ہوتے ہیں ہم آپ کے ساتھ صحابہ کرام کی مانند مجلس کرتے ہیں اور آپ سے اپنے دین کے متعلق پوچھتے ہیں۔ اور وہ ان احادیث کے متعلق جنہیں حفاظ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے۔ وہ ہمارے پاس ہوتی ہیں اور ہم حضور پر نور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ جب تک ہماری یہ کیفیت نہ ہو تو ہم اپنے آپ کو بکثرت درود و سلام پڑھنے والوں میں نہیں سمجھتے۔ اے میرے بھائی تجھے معلوم ہونا چاہیئے کہ بارگاہ خداوندی میں پہنچنے کا قریب ترین راستہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا ہے

لواقح الانوار القدسیہ فی بیان العہود المحمدیہ از حضرت امام شیخ عبدالوہاب شعرانی مصری قدس سرہٗ افضل الصلوات عربی ص ۱۳۱ مطبوعہ بیروت از امام یوسف بن اسماعیل نبہانی)

امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ علی نورالدین شونی رحمۃ اللہ علیہ میرے مشائخ میں سے تھے اور دن رات اپنے رب کی عبادت کرنے والے تھے انہوں نے مصر اور اس کے نواح کے علاوہ یمن بیت المقدس، شام، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے کی مجلسیں قائم کیں اور حضرت شیخ سیدی احمد بدوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے شہر اور جامع ازہر مصر میں اسی سال تک درود شریف کی مجلس قائم کئے رکھی۔ فرماتے تھے اس وقت میری عمر ایک سو گیارہ سال ہے۔ لوگ انہیں ہر سال حج کے موقع پر "عرفات" میں دیکھتے تھے ان کے دوسرے مناقب نہ بھی ہوتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں صبح و شام ان کا ذکر ہونا ہی ان کے بلند مرتبہ کے لئے کافی ہے،

علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پینتیس ۳۵ سال ان کی خدمت میں رہا آپ ایک دن بھی مجھ سے کبھی ناراض نہیں ہوئے۔ حضرت شیخ علی نورالدین شونی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدی احمد

البلاری رحمۃ اللہ علیہ کے شہر بلنہ اکے نواح میں بچپن گذارا پھر سیدی احمدی بدوی علیہ الرحمہ کے شہر میں منتقل ہو گئے۔ وہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی مجلس بنائی۔ ان دنوں آپ بے ریش نوجوان تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی اس مجلس میں بہت لوگ جمع ہو جاتے تھے۔ حضرت شیخ علی نورالدین شونی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے حاضرین جمعہ کی رات کو بعد نماز مغرب اس مجلس درود شریف کو شروع کرتے اور دوسرے روز جمعہ کی اذان تک اس میں بیٹھے رہتے۔ پھر ۸۹۷ھ میں "جامعہ الازہر" میں آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کی مجلس بنائی۔

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آپ نے مجھے بتایا کہ جب میں بچپن میں اپنے گاؤں شونی میں مویشی چرایا کرتا تھا۔ اس وقت بھی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا شوق رکھتا تھا۔ میں اپنا صبح کا کھانا بچوں کو دے دیتا اور ان سے کہتا کہ اسے کھاؤ پھر میں اور تم مل کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں۔ اس طرح ہم دن کا اکثر حصہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے میں گزارتے تھے۔ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس وقت حجاز، شام، مصر، صعید، محلہ الکبریٰ، اسکندریہ اور بلاد مغرب وغیرہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کی مجالس آپ ہی سے پھیلی ہیں۔ شیخ علی نورالدین شونی قدس سرہ ان لوگوں میں سے تھے جو بیداری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے تھے جس طرح

سیدی علی خواص رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابراہیم مقبول رحمۃ اللہ تعالیٰ اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے تھے۔

(کتاب الاخلاق المقبولیہ، از امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہٗ ۔ افضل الصلوات ص۱۰۶، ۱۰۸)

امام شیخ عبدالوہاب شعرانی مصری قدس سرہٗ

کا یہ ہمیشہ معمول رہا کہ آپ ہر جمعہ کی رات تمام شب صبح تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا ورد فرماتے تھے، یہ معمول وفات تک جاری رہا۔

(تعارف شیخ عبدالوہاب شعرانی، الطبقات الکبریٰ از حافظ رشید احمد ارشد)

سیدی شیخ محمد ابوالمواہب شاذلی تیونسی علیہ الرحمہ

(دن) میں ایک ہزار یہ درود شریف (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ) پڑھا کرتے تھے آپ ایک ہزار تعداد پوری کرنے کے لئے بعض دفعہ جلدی جلدی پڑھا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کا کام ہے۔ ٹھہر ٹھہر کر ترتیب سے بنا سنوار کر پڑھا کر۔ اگر کبھی وقت تنگ ہو جائے تو پھر جلدی پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ بر بنائے فضیلت ہے ورنہ جس طرح بھی درود شریف پڑھو وہ درود ہی ہے۔

(الطبقات الکبریٰ اردو از امام عبدالوہاب شعرانی مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی)

حضرت سیدی شیخ ابراہیم متبولی قدس سرہٗ

ولادت میں بڑا اونچا مقام رکھتے تھے آپ قاہرہ (مصر)

کے "محلہ حسینیہ" میں جامع مسجد امیر شرف الدین کے دروازے کے قریب بھنے ہوئے چنے بیچا کرتے تھے۔ کثرت درود شریف کی وجہ سے آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کثرت سے خواب میں دیکھتے تھے، آپ اپنی والدہ ماجدہ کو اس کی اطلاع دیتے تو وہ فرماتیں کہ بیٹا مرد وہ ہے جسے بیداری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو۔ جب آپ بیداری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے لگے اور مختلف معاملات میں مشورہ کرنے لگے تو آپ کی والدہ محترمہ فرمانے لگیں کہ اب تم بالغ ہوئے ہو اور مردانگی کے میدان میں پہنچے ہو۔

(الطبقات الکبریٰ (اردو) از امام عبدالوہاب شعرانی)

درود شریف سے آنکھیں روشن ہو گئیں

ایک مرتبہ ایک نوجوان قبول نامی جو بدقسمتی سے نابینا ہو گیا تھا، حضرت فخر الاولیاء خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا حضرت میں نابینا ہوں۔ میرے لئے دعا فرمایئے کہ اللہ کریم مجھے روشنی چشم عطا فرمائے۔

آپ نے فرمایا کہ میاں! درود شریف پڑھا کرو۔ اس نے عرض کیا غریب نواز! میں پہلے پڑھتا رہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا درود شریف ایسی چیز نہیں ہے کہ تو پڑھے اور پھر تیری آنکھیں روشن نہ ہوں۔ چنانچہ اس نوجوان نے کثرت سے درود شریف پڑھنا شروع کیا جو ۹ لاکھ مرتبہ پورا کیا تو اللہ کریم نے اسے بینائی عطا فرمائی۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی فرمایا کہ صاحبزادہ خواجہ نور محمد جیو علیہ الرحمہ مہارہ شریف کے اقربا میں سے ایک شخص نابینا ہو گیا تھا

اس نے کثرت سے درود شریف پڑھنا شروع کیا، اللہ کے فضل سے ایک ماہ میں بینا ہو گیا۔

(خاتم سلیمانی ص۱۳۹ مطبوعہ لاہور ۱۳۲۵ھ از اللہ بخش بلوچ و حضرت امام الدین بن میاں تاج محمود بن حافظ شرف الدین علیہم الرحمہ)

حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ | فرمایا کرتے تھے۔

"درود شریف بکثرت پڑھو، جو کچھ ہم نے پایا درود شریف سے پایا"۔ آپ کا وصال ۱۳۱۳ھ میں ہوا۔

(تذکرہ مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۵ء از ابو الحسن علی ندوی)

حضرت پیر عبد الغفار کشمیری رحمۃ اللہ علیہ | کے متعلق جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب فرماتے

ہیں کہ برصغیر میں مقدس ماں نے یہ کیسا بیٹا جنا تھا، جس نے اپنی پوری زندگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ پیر عبد الغفار رحمۃ اللہ علیہ درود شریف پر لکھی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"لِلنَّاسِ شُغُلٌ وَلِیْ شُغُلٌ فِیْ تَصَوُّرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"

"یعنی" کسی کا کوئی شغل اور کسی کا کوئی مگر میرا شغل تو ہر وقت خیال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ صبح و شام درود شریف کا ہی وظیفہ ہے۔ بقول ایک صوفی کے پیر عبد الغفار نے زندگی بھر باتیں کم کیں اور درود و سلام زیادہ پڑھا اور یہ بہت بڑی سعادت ہے۔ (گلزار احمد رحمانی ص۱۱ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء از خلیفہ ضیاء محمد۔ خزائن البرکات محررہ ۱۳۳۷ھ کا دیباچہ از پیر عبد الغفار کشمیری علیہ الرحمہ)

فاضل جلیل حضرت مولانا محمد نبی بخش حلوائی علیہ الرحمہ کے خاص شاگردوں میں پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی صاحب نگرانِ مرکزی مجلس رضا لاہور بیان کرتے ہیں کہ مولانا حلوائی علیہ الرحمہ کا معمول تھا کہ ساری ساری رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ کھجور کی ہزاروں گٹھلیاں صاف اور معطر کرا کر مٹی کے کورے گھڑوں میں بھر رکھتے اور اپنے تمام شاگردوں کو حکم دیا کرتے کہ وہ صبح کی نماز کے بعد ایک حلقہ بنائیں اور ہزاروں کی تعداد میں گٹھلیاں شمار کرتے ہوئے درود پاک پڑھیں۔ آپ کا یہ معمول سالہا جاری رہا۔ بعض اوقات آپ کے شاگرد (درویش) شکایت کرتے کہ روٹی میں کمی آگئی ہے۔ اور کھانا کم ملتا ہے۔ آپ فرماتے "تم نے درود پاک پڑھنے میں کوتاہی کی ہوگی"

درویش بعض اوقات ایک بار درود شریف پڑھنے اور دس بیس گٹھلیاں گراتے جاتے۔ آپ دوسری صبح خود "حلقہ درود" میں بیٹھتے، درویشوں کے معمول پر کڑی نگرانی کرتے پھر دوپہر کا کھانا اپنے سامنے کھلاتے اور فرماتے "اگر آج کھانا کم ہوا تو مجھے گلہ کرنا"

علامہ فاروقی صاحب بتاتے ہیں کہ میں نے کئی بار اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کھانا آیا، بیس درویش پیٹ بھر کر کھا چکے اسی طرح دس روٹیاں بچ جاتیں جو شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پہ بیٹھے ہوئے مساکین میں تقسیم کی جایا کرتی تھیں۔ علامہ فاروقی صاحب فرماتے ہیں کہ میرے استاذ مکرم درود پاک کی برکات سے نہ صرف روحانی کمالات حاصل کیا کرتے تھے۔ بلکہ جسمانی غذا حاصل کرنے میں بھی اس کا سہارا لیا کرتے تھے۔

(انعامات درود شریف صـ۱۲۱ از خلیل احمد رانا)

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال علیہ الرحمہ

راجا حسن اختر مرحوم مشہور مسلم لیگی لیڈر ایک مرتبہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے علمی تبحر کے متعلق از راہ عقیدت علامہ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مشرق و مغرب کے علوم کا جامع بنایا، علامہ اقبال فرمانے لگے ان علوم نے مجھے چنداں نفع نہیں پہنچایا، مجھے نفع تو صرف اس بات نے پہنچایا ہے جو میرے والد نے بتائی تھی۔ مجھے جستجو ہوئی کہ اس سر عظیم کو کس طرح معلوم کروں جس نے اقبال کو اقبال بنایا، آخر دل کو مضبوط کر کے عرض کیا! وہ بات پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں فرمانے لگے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم) پر صلوٰۃ وسلام۔

مشہور صحافی سابق ایڈیٹر اقدام لاہور میاں محمد شفیع (م۔ ش) علامہ اقبال کے لقب ''حکیم الامت'' کے ضمن میں ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے ۱۹۳۶ء میں گرمیوں کے دن تھے، ڈاکٹر عبدالحمید ملک مرحوم (سابق استاذ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور) تشریف لائے، علامہ اقبال نے ان کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان کی خیریت دریافت کی۔ پھر گفتگو کا دور چلا، دفعتاً، ڈاکٹر عبدالحمید ملک نے سلسلہ کلام کا رخ پھیرتے ہوئے نہایت بے تکلفی سے پوچھا کہ ڈاکٹر صاحب آپ حکیم الامت کیسے بنے؟ علامہ اقبال نے بلا توقف فرمایا یہ تو کوئی مشکل نہیں۔ آپ چاہیں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں ملک صاحب نے استعجاب سے پوچھا وہ کیسے؟ علامہ اقبال نے فرمایا۔ میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ درود شریف کا ورد کیا ہے۔ آپ بھی اس نسخہ پر عمل کریں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔

(ماہنامہ نعت لاہور شمارہ دسمبر ۱۹۹۰ء صفحہ بحوالہ روزنامہ نوائے وقت لاہور (اشاعت خاص) ۲۱، اپریل ۱۹۸۸ء مضمون فکرِ اقبال قرآن و سنّت کی روشنی میں)

معروف ماہر امراض قلب ڈاکٹر رؤف یوسف (لاہور) نے کہا کہ علامہ اقبال علیہ الرحمہ نے انہیں بتایا تھا کہ آلو مہار شریف ضلع گوجرانوالہ کے خواجہ سید محمد امین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں بلاناغہ کثرت سے "درود شریف خضری" پڑھنے کو کہا تھا۔ میرا معمول ہے کہ روزانہ دس (۱۰) ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتا ہوں۔

(ماہنامہ دعوت تنظیم اسلام صفحہ ۶۷ گوجرانوالہ شمارہ مارچ ۱۹۹۰ء از مولانا سعید احمد مجددی مدیر اعلیٰ)

سردار عبدالرّب نشتر مرحوم و مغفور

ایک درویش صفت اور عشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرشار انسان تھے (آپ بکثرت درود شریف پڑھا کرتے تھے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات سے آپ کو کس قدر محبت تھی اس کا اندازہ آپ کی لکھی ہوئی نعت کے اشعار سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ فرماتے ہیں! ؎

شب و روز مشغول "صلِ علیٰ" ہوں میں وہ چاکر خاتم الانبیاء ہوں
نگاہِ کرم سے نہ محروم رکھوں تمہارا ہوں میں گو بھلا یا برا ہوں

آپ بانیان پاکستان سے ہیں۔ ۱۹۵۸ء کو وصال ہوا۔

(روزنامہ نوائے وقت ملتان، مضمون نگار ممتاز عارف شمارہ جمعرات ۱۴ فروری ۱۹۸۰ء صفحہ ۳)

سراج السالکین حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری قدس سرہ الباری

نقشبندی آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ، آپ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد قدس سرہ العزیز شرقپوری کی مراد اور خلیفہ اجل تھے. آپ نے طریقت کی منزلیں عشقِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں طے کیں اور آپ کے سینہ میں سوز و گداز تھا، حسنِ صورت اور حسنِ سیرت میں بے مثال تھے، آپ پنجگانہ نماز با جماعت مسجد شریف میں ادا فرماتے اور نماز عصر کی امامت خود کراتے۔ نماز تہجد کے بعد درود شریف خضری تین ہزار تسبیح پر پڑھتے اور نماز عشاء سے قبل اور نماز فجر کے بعد شمارے کھجور کی گٹھلیوں پر درود شریف

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ پڑھتے

استاذ المحدثین حضرت مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری

اشرفی قدس سرہ العزیز

کے بارے میں شارح صحیح بخاری حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی دام فیوضکم العالی فرماتے ہیں کہ میرے والدِ محترم کو ساقی کوثر نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدس سے بے حد عشق تھا۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سنتے ہی وجد میں آ جاتے اور فرماتے "درود و سلام بکثرت پڑھا کرو. جو کچھ میں نے پایا درود پاک کے ورد سے پایا۔"

(کتاب سیدی ابوالبرکات صـــ۱۷۸ مطبوعہ لاہور)

عارف باللہ حضرت سید محمد اسماعیل شاہ کرمانوالے نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ

فرمایا کرتے تھے کہ "درود شریف ہی اسم اعظم ہے" حضرت کرمانوالے علیہ الرحمہ ۱۹۶۶ء کو آپ کا وصال ہوا تھا۔

(خزینہ کرم صـ۷ نور احمد مقبول بی اے مطبوعہ لاہور ۱۳۹۱ھ ۔ ۱۹۷۸ء)

حضرت سید امام علی شاہ نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

ہر روز نماز عصر کے بعد سوا لاکھ مرتبہ درود شریف خضری "صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلَّمْ" کا ختم ہوتا تھا آپ کا وصال ۱۲۸۲ھ ۱۸۶۶ء کو خانقاہ مکان شریف (رتڑ چھتڑ) ضلع گورداسپور بھارت میں ہوا۔

(قائم الدین قانونگو، ذکر مبارک صـ۱۴۵ مطبوعہ اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ)

امام شافعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

ابن نبان اصفہانی فرماتے ہیں کہ میں خواب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے امام شافعی کو نفع عطا کیا ہے؟

فرمایا ہاں! میں نے اللہ تعالٰی سے عرض کر دیا ہے کہ شافعی کا حساب نہ لیا جائے میں نے عرض کی یارسول اللہ! یہ کس عمل کی وجہ سے ہے؟ "فرمایا"، "وہ مجھ پر ایسا درود پاک پڑھتا ہے۔ جیسا کسی اور نے نہیں پڑھا" میں نے عرض کی حضور! وہ کون سا درود پاک ہے"؟

فرمایا "امام شافعی یوں پڑھا کرتے ہیں!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ

عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ ہ

(سعادت دارین ص۱۲۹)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا" فرمایا اللہ تعالٰی نے مجھے بخش دیا ہے"

پوچھا کس عمل کے سبب"؟ فرمایا پانچ کلموں کے سبب جن کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھا کرتا تھا۔

"وہ پانچ کلمات کون سے ہیں"؟ فرمایا وہ یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ"

(سعادت الدارین ص۱۲۹)

● عبداللہ بن حکم فرماتے ہیں،" میں نے خواب میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اور پوچھا" اللہ تعالٰی نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا"؟

فرمایا مجھ پر رحم فرمایا اور بخش دیا اور میرے لئے جنت یوں سجائی گئی جیسے کہ دلہن کو سجایا جاتا ہے اور مجھ پر نعمتیں یوں نچھاور کی گئیں جیسے کہ دولہا پر نچھاور کرتے ہیں۔

میں نے پوچھا،" کس عمل کے سبب"؟ فرمایا،" رسالہ میں جو درود پاک لکھا ہے اس کے سبب" میں نے پوچھا وہ کیا ہے"؟ فرمایا" وہ یوں ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَعَدَدَ

مَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ ؕ

میں بیدار ہوا صبح کو میں نے رسالہ دیکھا تو وہی لکھا ہوا دیکھا جو انہوں نے خواب میں فرمایا تھا۔

(سعادت دارین ص۱۱۸ ۔ جلاء الافہام ص۲۷۲ مطبوعہ دار الطباعۃ المحمدیہ بالازہر القاہرہ مصر۔ از ابن قیم جوزی المتوفی ۷۵۱ھ)

اس سے واضح ہوا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب الرسالہ کے خطبہ میں محبت بھرے الفاظ ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ درود پاک لکھا ہے جس کا ذکر صحاح ستہ کی کسی کتاب میں نہیں تو اللہ تعالےٰ نے ان کی یہ عزت افزائی، معلوم ہوا کہ دل محبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز ہو اور روح میں عشق مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور چمک رہا ہو تو اللہ تعالےٰ ایسے درود کو قبول فرماتا ہے۔

دل، آنکھوں اور بدن کے ہر مرض کا علاج

اگر آپ چاہتے ہیں کہ دل، آنکھوں اور بدن کے کسی مرض میں بمتلا نہ ہوں تو "درودِ شفا" کا وظیفہ اختیار کر لیں۔ اگر خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہو جائیں تو فجر کی نماز کے بعد اور سونے سے پہلے "درود شفاء" کی ایک ایک تسبیح پڑھ لیں۔ انشاء اللہ چند دنوں میں شفا پائیں گے۔

آج کل دل کا مرض عام ہے دل دھڑکنے، دل بڑھنے، دل بیٹھنے دل ڈوبنے کے کئی قسم کے امراض آج کی دنیا کو لاحق ہیں۔ مولانا نبی بخش حلوائی فرماتے ہیں کہ دل کے مریض کے لئے درود شفاء ۳۱۵ بار پڑھنا ضروری ہے، اللہ تعالےٰ شفاء دے گا۔ (شفاء القلوب ص۲۶)

درود شفاء: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ طب القلوب ودوائہا وعافیۃ الابدان وَشفائہا ونورالابصار وضیائہا وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ دَائِمًا اَبَدًا۔

• آنکھوں میں سرمہ ڈالتے وقت "درود کمالیہ" پڑھنے سے آنکھیں ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رہتی ہیں۔ (شفاء القلوب صہ ۱۹۲)

جس کی آنکھیں دکھتی ہوں، وہ سات بار یہ درود پاک پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

• صاحبزادہ محمد ابوالحسن کہتے ہیں۔ صلوٰۃ کمالیہ تمام امراض میں پڑھ کر دم کریں۔ مفید اور مجرب ہے۔ (فلاح دارین صہ ۲۵۹)

درود پاک سے چنبل کا علاج

درود ہزارہ ایک مرتبہ پڑھ کر مٹی کے پاک ڈھیلے پر یا پتھر پر پھونک کر چنبل یا کسی بھی لاعلاج پھوڑے پر لگائیں تو درود پاک کی برکت سے شفا ہو جائے گی۔ درود ہزاریہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ (شفاء القلوب صہ ۲۷۵)

وبا آسمانی آفت سے بچاؤ

کسی علاقے میں کوئی وبا یا آفت آجائے سیلاب یا کسی اور اجتماعی مصیبت کا عمل دخل ہو تو درج ذیل درود پاک علاقے بھر کو محفوظ کر دے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ دَاءٍ وَّدَوَاءٍ وَّبِعَدَدِ

كُلِّ عِلَّةٍ وَّ شِفَآئِهٖ (شفاء القلوب ص۱۹۵)

ہر بیماری میں شفاء مختلف کتابوں میں تحریر ہے کہ بیماریوں سے شفاء کے لئے درود مقدس درود شفا، درود اول و آخر درود طیب، تیر بہدف ہیں ۔ اور تجربے میں ہے کہ اگر مریض یا اس کا کوئی ایک عزیز پڑھنا چاہے تو درود شفا پڑھے اور اگر خوش قسمتی سے تمام اہلخانہ درود خواں ہوں یا مریض سے اتنی محبت کرتے ہوں کہ اس کے لئے تندرستی کے خواہش مند ہوں تو حلقے کی صورت میں بالعموم بعد نماز عشاء اور بالخصوص جمعۃ المبارک کو بعد نمازِ عصر کوئی بھی درود پاک اس مقصد کے لئے پڑھیں تو مریض شفایاب ہو جائے گا۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ تمام اہل خانہ ایک ہی درود پاک پڑھیں۔

اگر سب اہل خانہ درود شفا پڑھ سکیں تو سبحان اللہ، ورنہ کوئی ایسا درود جس میں درود بھی ہو، سلام بھی پڑھا جائے بچوں اور بچیوں کی حلقہ درود پاک میں شرکت مریض کو بہت جلد صحت کی وادی میں پہنچا دیتی ہے۔

امام شرف الدّین محمد بن سعد بوصیری قدس سرہٗ العزیز کو فالج ہو گیا جس سے آدھا دھڑ بیکار ہو کر رہ گیا۔ آپ نے قصیدہ بردہ شریف لکھا۔ خواب میں حضور شافی بیمارانِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ قصیدہ سماعت فرمایا اور مفلوج بدن پر ہاتھ پھیرا اور چادر عنایت کی۔ تو بیداری پر بالکل تندرست تھے اور چادر پاس تھی۔ قصیدہ بُردہ کا سب سے پہلا شعر یہ ہے ؎

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

ترجمہ:۔ اے میرے مالک! ہمیشہ ہمیشہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور سلام بھیج جو ساری مخلوق سے بہتر ہیں۔

مدینہ طیبہ میں میلاد پاک اور نعت خوانی کی جتنی محفلیں ہوتی ہیں ان کا آغاز قصیدہ بردہ کے چند اشعار سے ہوتا ہے جو سب مل کر پڑھتے ہیں۔ سب سے پہلے یہ شعر پڑھا جاتا ہے ؎

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(برکات بردہ ص۴۷-۴۸ از فضل احمد عارف، قصیدہ بردہ شریف مترجم ص۱ تاج کمپنی، تسکین القلوب ص۶ از طفیل احمد اسلامی، خاتم النّبیین ص۳۶ از مبارک علی شاہین)

دنیا بھر میں قصیدہ بردہ شریف کو شفائے امراض کے لئے بھی پڑھا جاتا ہے۔ ہر لا علاج مرض کے لئے اس قصیدہ مبارکہ کو پڑھنا تیر بہدف علاج ہے قصیدہ بردہ شریف پڑھنے سے پہلے اور قصیدہ مبارکہ پڑھنے کے بعد سترہ سترہ مرتبہ یہ درود وسلام پڑھا جائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

علامہ ڈاکٹر اقبال لاہوری کو گلے کی تکلیف تھی۔ آواز تک نہیں نکلتی تھی اور علاج کے سلسلے میں وہ دوبارہ بھوپال بھی گئے۔ پروفیسر صلاح الدین محمد الیاس برنی کے نام ۱۳؍جون ۱۹۳۶ء کے ایک خط میں اپنی صحت کا راز یہ بتایا کہ ۳۰؍اپریل کی رات ۳ بجے کے قریب میں اس شب بھوپال میں تھا۔ میں نے سرسید کو خواب میں

دیکھا، پوچھتا ہے تم کب سے بیمار ہو، میں نے عرض کیا دو سال سے اوپر مدت گزر گئی۔ کہا حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کرو۔ میری آنکھ اسی وقت کھل گئی۔

علامہ اقبال نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں فارسی نظم میں عرض داشت پیش کی۔ جس میں بوصیری علیہ الرحمہ کے حوالے سے گزارش کی تو انہیں صحت مل گئی۔

اقبال نامہ ص۱۴۱ حصہ اول از عطاء اللہ شیخ، اقبال و احمد رضا ص۸۳ از راجا رشید محمود مثنوی پس چہ باید کرد ص۱۷ از علامہ اقبال مرحوم

زکام کا علاج

شیخ ابو عمران علیہ الرحمہ، شیخ ابو علی علیہ الرحمہ کے گھر مہمان ٹھہرے اور دیکھا کہ شیخ ابو علی، زکام کے دائمی مریض ہیں اور کسی کی بو سونگھنے سے قاصر ہیں۔ شیخ ابو عمران انہیں کہنے لگے! تم نے ابھی درود شریف کے پورے فائدے حاصل نہیں کئے۔ تم میرا ہاتھ سونگھو، درود پاک کا مستقل پڑھنے والا ہوں۔ جب انہوں نے ہاتھ سونگھ کر سانس چھوڑا تو کمرہ کستوری کی خوشبو سے بھر گیا۔ نہ صرف گھر بلکہ ہمسایوں کو بھی کستوری کی خوشبو نے بیدار کر دیا۔ اسی طرح شیخ ابو علی علیہ الرحمہ کے مرض کا علاج ہو گیا۔ (شفاء القلوب ص۲۴۱، ص۲۴۲)

کان کی ہر قسم کی بیماری کا علاج

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی کے کان میں گرانی یا درد ہو تو یہ درود پڑھے۔ اس کے ثواب و اجر کے علاوہ بیماری سے نجات مل جائے گی۔ آپ نے فرمایا اگر تمام سمندروں کا پانی سیاہی بنا دیا جائے تو پھر بھی اس درود کا اجر نہیں لکھ سکتے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔

(شفاء القلوب صفحہ ۳۳)

پیشاب کی بندش کا علاج

ایک شخص کو پیشاب کی بندش کا عارضہ لاحق ہوا۔ جب وہ علاج معالجہ سے عاجز آ گیا تو اس نے عالم زاہد عارف باللہ شیخ شہاب الدین ابن ارسلان علیہ الرحمہ کو خواب میں دیکھا اور ان کی خدمت میں اس عارضہ کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا، اے بندہ خدا، تو تریاق مجرب کو چھوڑ کر کہاں کہاں بھاگا پھرتا ہے۔ یہ پڑھ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ

جب میں بیدار ہوا تو میں نے یہ درود پاک پڑھنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی۔ (فضائل درود شریف صفحہ ۱۱۱-۱۱۲ فضائل و برکات درود شریف صفحہ ۱۰۷-۱۰۸، فضائل درود شریف صفحہ ۱۶-۱۷ ناشر محمد خادم و برادران، نزہۃ المجالس صفحہ ۱۱۱ ج ۲)

دشمن کی تباہی کے لئے

یہ درود پاک نہایت مجرب ہے اس کو "سورہ توبہ" کے آخری آیت کے بعد ایک سو بار پڑھنا چاہیے۔ مگر یاد رہے بلا وجہ اور بلا ضرورت عمل کرنے سے الٹا نقصان ہوتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

لَا یَبْقٰی مِنَ الصَّلٰوۃِ شَیْئٌ وَّارْحَمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنَ الرَّحْمَۃِ شَیْئٌ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنَ الْبَرَکَۃِ شَیْئٌ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ شَیْئٌ۔

(شفاء القلوب صـ۲۱۵ صـ۲۱۶ از مولانا نبی بخش حلوائی علیہ الرحمہ)

صدقہ کے متبادل درود پاک

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان صدقہ کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو. اس کو چاہیے کہ یہ درود پاک پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَ صَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

تو یہ اس کے حق میں صدقہ ہے یعنی اس کو ثواب صدقہ کے برابر ملے گا۔ (کتاب الصلوٰت والبشر۔ فضائل درود وسلام صـ۳۸)

غیبت کا علاج

حضرت خضر وحضرت الیاس علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کسی مجلس میں بیٹھے ہوئے پڑھو۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

تو اللہ تعالےٰ تم پر ایک نورانی فرشتہ رحمت ایسا مقرر فرمائے گا کہ جو غیبت سے تم کو روک دے گا۔ اور جب مجلس سے اٹھتے ہوئے اس کو پڑھ لو تو وہ

فرشتہ رحمت لوگوں کو تمہاری غیبت سے منع کرے گا۔
(فضائل درود وسلام ص ۳۹)

نفاق کا علاج

حضرت خضر و حضرت الیاس علی نبینا و علیہما الصلوٰۃ و السلام سے منقول ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کا ورد کرے۔ اس کا قلب نفاق سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے۔ جیسے پانی سے کپڑا۔

دشمن دوست بن جائیں گے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی مومن صلی اللہ علیٰ سیدنا محمد کا ورد کرے تو (اس کی برکت سے) اس کے دشمن بھی دوست بن جاتے ہیں۔ اور قسم ہے رب العالمین کی اس سے کہ لوگ محبت اس لئے کریں گے کہ وہ اللہ تعالےٰ کا محبوب ہوگا۔

پاؤں سو جانے کے وقت درود وسلام

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ کُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِی اللّٰہُ عنہما فخدرت رجلہ فَقَالَ لَہٗ رَجل اذکر احب النَّاس اِلَیْكَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَاَنَّمَا نَشَطَ مِنْ عِقَالٍ۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سو گیا ایک شخص نے آپ سے عرض کیا لوگوں میں سے جو سب سے زیادہ آپ کو محبوب ہے، اس کا ذکر کیجئے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوراً آپ کا پاؤں ٹھیک ہو گیا۔ (القول البدیع ص ۲۲۶)

مولوی نواب صدیق حسن خاں بھوپال وہابی نے لکھا ہے کہ سلف کو اس کا تجربہ ہوا ہے۔ واللہ الحمد۔

آگے لکھتا ہے کہ شرجی کہتے ہیں ایک بار پاؤں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا سن ہوگیا کہا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) فی الفور کھل گیا۔

(کتاب لداء والدواء صـ۷۴ - زاد سعید صـ از مولوی اشرف علی تھانوی فضائل درود وسلام صـ۳۶ از مولوی سید حسن استاذ دیوبند)

اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حرف ندا یا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ندا کرنی یہ سنّت ہے، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کی مگر استاد دیوبند مولوی سید حسن دیوبندی اور مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی دونوں نے حدیث پاک میں خیانت کرتے لفظ یا کو اڑا دیا ہے۔

مولوی صدیق حسن خاں استاذ وہابیہ حدیث پاک تو لکھ دی ہے، مگر وہابی لوگ اس پر عمل نہیں کرتے بلکہ جو یا محمد یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہے، اس پہ شرک کے فتوے لگاتے ہیں، فان الوہابیہ قوم لا یعقلون۔

فائدہ: مولوی سید حسن استاد دیوبند نے لکھا ہے کہ یہ روایت اگرچہ سند کے لحاظ سے مرتبہ اعلیٰ نہ رکھتی ہوں، مگر موافق تصریح علماء حدیث فضائل اعمال میں روایات ضعیفہ بھی کافی ہیں۔ اس بنا پر عمل کرنے کے لئے شائقین دین واسلام کو پوری جد وجہد کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالٰی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (فضائل درود وسلام صـ۴۰)

فقر سے نجات

ابو عبد اللہ القسلانی نے بیان فرمایا ہے کہ مجھے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی میں نے بارگاہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں فقر کی شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے

یہ درود شریف پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّھَبْ لَنَا اَللّٰھُمَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّیِّبِ الْمُبَارَكِ مَا نَصُوْنُ بِهٖ وُجُوْھَنَا عَنِ التَّعَرُّضِ اِلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ وَاجْعَلْ لَّنَا اَللّٰھُمَّ اِلَیْهِ طَرِیْقًا سَھْلًا مِّنْ غَیْرِ تَعَبٍ وَّلَا نَصَبٍ وَّلَا مِنَّةٍ وَّلَا تَبِعَةٍ وَّاجْنِبْنَا اَللّٰھُمَّ الْحَرَامَ حَیْثُ كَانَ وَاَیْنَ كَانَ وَعِنْدَ مَنْ كَانَ وَحُلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ اَھْلِهٖ وَاقْبِضْ عَنَّا اَیْدِیَھُمْ وَاصْرِفْ عَنَّا قُلُوْبَھُمْ حَتّٰی لَا نَتَقَلَّبَ اِلَّا فِیْمَا یُرْضِیْكَ وَلَا نَسْتَعِیْنَ بِنِعْمَتِكَ اِلَّا عَلٰی مَا تُحِبُّ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

● ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر فقر وفاقہ تنگی معاش کی شکایت کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَكَ فَسَلِّمْ اِنْ كَانَ فِیْهِ اَوْ لَمْ یَكُنْ فِیْهِ اَحَدٌ ثُمَّ سَلِّمْ عَلَیَّ وَاقْرَاْ قُلْ ھُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مَرَّةً وَّاحِدَةً فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَاَدَرَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ الرِّزْقَ حَتّٰی عَلٰی جِیْرَانِهٖ وَقَرَابَاتِهٖ۔

ترجمہ:۔ جب تو اپنے گھر میں داخل السلام علیکم کہہ گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو پھر مجھ پر سلام عرض کر اور ایک مرتبہ قل اللہ احد آخر تک پڑھ اس نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالےٰ نے اس پہ رزق کشادہ فرمایا۔ یہاں تک کہ اس کے ہمسایوں اور قرابت داروں پہ بھی رزق وسیع فرما دیا۔

(القول البدیع۔ نسیم الریاض)

اونٹنی کی شہادت، بدوی بے گناہ ثابت ہوا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بدوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی اونٹنی کو مسجد کے دروازے پر باندھ کر حاضر ہوا، اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کر کے واپسی کا ارادہ کیا تو اصحاب مصطفےٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اونٹنی مسروقہ ہے آپ نے یہ سن کر اس شخص سے فرمایا کیا واقعی یہ لوگ اپنے بیان میں سچے ہیں؟ بدوی نے اپنی گردن جھکالی، اور شرمندگی کے باعث اپنی انگلی سے زمین کریدنے لگا۔ اللہ تعالےٰ نے اونٹنی کو گویا کر دیا۔ اور اس نے پکار کر کہا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے اس شخص کی میں زر خرید ہوں، البتہ مجھ کو فلاں شخص نے چرایا تھا اور اس بے گناہ کو خواہ مخواہ بدنام کیا جا رہا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اعرابی سچ بتا تونے سر جھکا کر کیا پڑھا تھا؟

اعرابی نے کہا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے یہ درود پڑھا تھا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ لَسْتَ بِرَبٍّ اَسْتَحْدَثْنَاكَ وَلَا مَعَكَ اِلٰهٌ اَعَانَنَا عَلٰى خَلْقِكَ وَلَا مَعَكَ رَبٌّ نَشُكُّ فِيْ رُبُوْبِيَّتِكَ اَنْتَ رَبُّنَا كَمَا نَقُوْلُ وَفَوْقَ مَا يَقُوْلُ الْقَائِلُوْنَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُبَرِّئَنِيْ بِبَرَاءَتِيْ،

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے مجھ کو اس ذات کی جس نے مجھ کو بزرگی عنایت کی ہے۔ میں نے دیکھا کہ مدینہ منورّہ کی گلیاں فرشتوں

سے لبریز ہوگئیں۔ اور سب اس درود پاک کے لکھنے میں مشغول ہیں، پس جس شخص کو ایسی مصیبت پیش آئے تو وہ اس دعا کو پڑھے۔ اللہ تعالے اس کی بھی مثل تیرے برأت فرمائے گا۔

مدینہ منوّرہ کی گلیاں فرشتوں سے بھر گیئں

علامہ دمیری علیہ الرحمہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کو ایک غزوہ کی واپسی میں بدوی ملا جو اونٹ کی نکیل پکڑے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور سلام کر کے بیٹھ گیا۔ دیر تک باتیں کرتا رہا، اتنے میں ایک شخص بھاگا ہوا آیا اور اس نے کہا۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اونٹنی میری ہے۔ آپ نے اعرابی سے دریافت کیا وہ خاموش بیٹھا رہا۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اس کی موافقت کی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قطع ید کا حکم دے دیا، جب اس کا ہاتھ کاٹنے کو لیا گیا تو اونٹ نے کہہ دیا کہ وہ میری چوری سے بری ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص اس کو لا سکتا ہے؟ یہ سن کر بہت سے بدری صحابہ (جو جنگ بدر میں شریک تھے) دوڑے، اور اس کو واپس لائے۔ آپ نے فرمایا اے اعرابی! تو نے کیا پڑھا؟ میں دیکھتا ہوں کہ فرشتوں کے جمگھٹوں کے سبب زمین پر تل دھرنے کی جگہ نہیں۔ اس نے عرض کیا۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپ پر درود پڑھا تھا۔ جس کے الفاظ یہ تھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ صَلٰوتِكَ شَیْءٌ وَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی مِنْ سَلَامِكَ شَیْءٌ وَّ ارْحَمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی مِنْ رَّحْمَتِكَ شَیْءٌ،

(حیوٰۃ الحیوان بحوالہ طبران)

بعض بزرگوں نے اس درود شریف کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے مجرب بتایا ہے جو شخص خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونا چاہیے اُسے چاہیئے کہ اکیس (۲۱) دن تک عشاء کی نماز کے بعد سَو مرتبہ باوضو یہ درود شریف پڑھے اور کلام کئے بغیر اسی جگہ سو جائے۔ انشاء اللہ کامیاب ہوگا۔ (صلوٰۃ وسلام ص۵۴)

زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

صاحب مفاخر اسلام فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن ہزار بار یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

پانچ جمعہ نہ گزریں گے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا یا خواب میں کوئی ایسی چیز دیکھے گا، جو اس کی مسرّت اور خوشی کا باعث ہوگی۔ (صلوٰۃ وسلام ص۶۴)

خوش الحان قاری کا اندھا اور گونگا اور کوڑھی ہونا

علامہ صفوری علیہ الرحمۃ ایک صالح شخص سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے یمن میں ایک شخص کو دیکھا جو اندھا بھی تھا اور گونگا بھی اور کوڑھی بھی لوگوں سے اس کی حالت دریافت کی تو معلوم ہوا کہ یہ شخص نہایت خوش الحان قاری تھا، اس نے ایک

دن آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کی بجائے یُصَلُّوْنَ عَلٰی پڑھا
جس کا مطلب یہ تھا کہ "اللہ اور فرشتے مجھ پر درود بھیجتے ہیں" پس یہ کہنا تھا کہ ان
تمام بیماریوں میں مبتلا ہوگیا۔ (نزہۃ المجالس ص — صلوٰۃ وسلام ص۴۳)

احمد یمانی فرماتے ہیں کہ میں صنعا میں تھا میں نے دیکھا کہ ایک شخص کے گرد
بہت سے لوگ جمع ہیں میں نے پوچھا کیا بات ہے لوگوں نے بتایا کہ یہ شخص بہت
اچھی آواز والا تھا۔ رمضان المبارک میں ہمیں نماز پڑھاتا تھا۔ قرآن مجید پڑھتے ہوئے
جب اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ پر پہنچا تو النبی کی بجائے یصلون
علی العلی النبی پڑھ دیا جس کا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے حضرت
علی پر درود پڑھتے ہیں جو نبی ہیں اس کے پڑھتے ہی گونگا ہوگیا برص اور کوڑھ
کی بیماری میں مبتلا اندھا اور اپاہج ہوگیا۔ العیاذ باللہ تعالےٰ من سوء الاعتقاد
وفساد المذہب غالباً یہ شخص رافضی ہوگا۔ (فوائد درود شریف ص۶۳-۶۴)

حساب معاف

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابی الحسن شافعی
رحمہ اللہ کا واقعہ نقل فرماتے ہیں۔ انہوں نے حضور
پُرنور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ کر عرض کیا۔

حضور! امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کے شروع میں یہ درود
لکھا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ
عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے شافعی علیہ
الرحمہ کو صلے میں کیا ملا؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کو اُسے میدان حساب میں
آنے کی تکلیف نہ دی جائے گی۔

(احیاء العلوم ص — صلوٰۃ وسلام ص۵۵)

(۸۰) اسی سال کے گناہ معاف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، من صلی صلاۃ العصر یوم الجمعۃ فقال قبل ان یقوم من مکانہ اللھم صل علی محمدن النبی الامی وعلی الہ وسلم تسلیما ثمانین مرۃ غفرت لہ ذنوب ثمانین عاما وکتب لہ عبادۃ ثمانین سنۃ۔

ترجمہ:۔ جمعہ کے دن جو شخص عصر کی نماز پڑھ کر اسی جگہ بیٹھے ہوئے یہ درود پاک پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ؕ

اس کے اسی سال کے گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے اور اس کے نامۂ اعمال میں اسی (۸۰) سال کی عبادت کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

(سعادت دارین ص ـــــ)

تمام اسماء الٰہی سے ذکر

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب بندہ اَللّٰھُمَّ پڑھتا ہے تو گویا اس نے اللہ تعالےٰ کا اس کے تمام اسماء حسنیٰ سے ذکر کیا ہے اور جب صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھتا ہے تو گویا اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کے سمندر میں غوطہ لگایا اور جب عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ پڑھتا ہے تو گویا آل و اصحاب کے فضائل و کمالات کے دریاؤں میں پڑا ہے۔ (مدارج النبوت)

مشکلات سے نجات پانا

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جو شخص سخت مشکل میں مبتلا ہو، جس کے حل ہونے کی کوئی صورت نہ ہو، سات دن عشاء کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود

پاک پڑھنے کے بعد یہ سلام بارگاہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کرے مشکل انشاء اللہ تعالےٰ حل ہو جائے گی، لیکن شرط یہ ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر دیکھے اور بالمشافہ آپ کو خطاب کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اِمَامَ الْحَرَمَیْنِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اِمَامَ الخافقین

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ الثَّقَلَیْنِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یا سید من فی الکونین وشفیع من فی الدارین

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یا صاحب القبلتین

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ نور المشرقین وضیاء المغربین

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یا جد السبطین الحسن والحسین عَلَیْكَ وعلی عترتك واسرتك واولادك واحفادك وازواجك وافواجك وخلفائك ونقبائك ونجبائك واصحابك واحزابك واتباعك واشیاعك سلام اللہ وملائکۃ والناس اجمعین الی یوم الدین والحمد للہ رب العالمین

یا نبی اللہ السلام علیك　　انما الفوز والفلاح لدیك

بسلام آمدم جوابم دہ　　مرھمی بردل خرابم نہ

بس بود جاہ واحترام مرا　　یك علیك از تو صد سلام مرا

زاری من شنو تکلم کن　　گویہ من نگر تبسم کن

لب بجنباں پے شفاعت من　　منگر در گناہ وطاعت من

شرح صدر | اس درود شریف کے پڑھنے سے دل روشن اور سینہ کشادہ ہوتا ہے۔ حاجات پوری ہوتی ہیں اور غم وپریشانی

کو رفع کرتا ہے اور یہ درود پاک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النبی الامی الطاھر الزکی صلوۃ تحل بھا العقد و تفک بھا الکرب صلوۃ تکون لک رضا ولحقہ ادا و علٰی آلہ وصحبہ و بارک وسلم۔

حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ (جذب القلوب ص ــــ)

شدائد و مشکلات کیلئے مجرب

امام یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ یہ درود و سلام

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَلَّتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ

دن اور رات میں تین سو مرتبہ پڑھا جائے اور شدائد و مشکلات میں ایک ہزار بار بے شک دفعہ شدائد کے لئے تریاق مجرب ہے۔

(افضل الصلوات ص ــــ)

کھڑے یا بیٹھے ہوئے پڑھنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ

جو مسلمان اس کو کھڑے ہوئے پڑھے تو اس کی مغفرت بیٹھنے سے پہلے ہو جائے گی، اور اگر بیٹھے ہوئے پڑھے تو کھڑے ہونے سے قبل مغفرت ہو جائے گی۔ (سعادت دارین ص ــــ) فضائل درود و سلام ص ۱۲۹)

بعض دیوبندی وہابی کہتے ہیں کہ کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھنا بدعت ہے۔ مگر اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کھڑے ہو کر پڑھنا بھی جائز ہے

اور بیٹھے ہوئے پڑھنا بھی جائز ہے۔ جو پڑھنے سے منع کرتے ہیں۔ وہ خود بدعتی ہیں۔

درود دوامی اس درود شریف کے پڑھنے کا ثواب اتنا ہے جیسے کسی شخص نے پوری دلائل الخیرات شریف ختم کی (دلائل الخیرات شریف عربی کی مشہور کتاب ہے جس میں سب درود شریف جمع کئے گئے ہیں)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

(فضائل و برکات درود شریف ص ۲۴۹)

حضرت سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا مدت سے چاہتا تھا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھو اور حال دل بیان کروں۔ ایک رات حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر ہزار دینار قرض ہے، قرض ادا نہیں کر سکتا اور ڈرتا ہوں کہ موت آجائے اور قرض میری گردن پر سوار ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محمود سبکتگین کے پاس جا اور ہزار دینار اس سے لے لے۔ عرض کیا کہ اگر وہ باور نہ کرے اور نشانی طلب کرے تو میں کیا کروں گا۔ فرمایا کہنا اوّل شب سونے کے وقت تم ۳۰ ہزار مرتبہ آخر شب جاگنے کے وقت ۳۰ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے ہو۔
چنانچہ اس نے سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمہ سے یہ بات جا کہی جس کو سن کر سلطان رونے لگا اور ہزار دینار قرض ادا کر دیا اور ہزار دینار اور دیئے

ارکان دولت نے تعجب سے کہا کہ اے سلطان آپ نے اس شخص کی ایک ناممکن بات کی تصدیق کر دی حالانکہ ہم لوگ آپ کے ساتھ برابر رہتے ہیں۔ کبھی نہیں دیکھتے کہ آپ درود پڑھتے ہوں اور اگر کوئی رات دن درود ہی کے ورد میں مصروف رہے تو بھی ۶۰ ہزار مرتبہ روزانہ نہیں پڑھ سکتا پھر اوّل و آخر شب میں کیوں کہ آپ ۶۰ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے ہوں گے۔ سلطان محمود نے کہا میں نے عالموں سے سنا تھا کہ جو کوئی ایک بار حسب ذیل درود شریف پڑھے گا تو گویا اس نے دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا۔

میں اوّل شب میں تین مرتبہ اور آخر شب میں تین مرتبہ اس کو پڑھتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ میں نے ۶۰ ہزار مرتبہ درود پڑھا ہے اور رونا میرا اس خوشی کی وجہ سے تھا کہ عالموں کی بات سچ تھی اور خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تصدیق فرما دی۔

ہر مہم میں کامیابی

حضرت علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ درود پاک بڑا ہی بابرکت اور گوناگوں رحمتوں سے لبریز ہے۔

اور بادشاہ محمود غزنوی علیہ الرحمہ اس درود پاک کو برابر پڑھا کرتے تھے اللہ تعالےٰ نے ان کو اس درود پاک کے طفیل ہر مہم میں کامیابی عطا فرمائی اس درود پاک کو ایک مرتبہ پڑھنے سے دس ہزار کے برابر ثواب ملتا ہے۔ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّا اخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ وَتَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ وَتَکَرَّرَ الْجَدِیْدَانِ

وَاسْتَقَلَّ الْفَرْقَدَانِ وَبَلِّغْ رُوْحَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَرْوَاحَ اَہْلِ بَيْتِہٖ مِنَّا التَّحِيَّۃَ وَالسَّلَامَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْہِ كَثِيْرًا

ترجمہ: اے اللہ! ہدیہ درود بھیج ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب تک دن رات بدلتے رہتے ہیں۔ زمانے آتے جاتے رہیں، چاند سورج نکلتے رہیں اور ستارہ قطب شمالی چمکتا رہے یہ ہدیہ پہنچا۔ آپ کی روح اور آپ کے اہل بیت کی روح کو اور بہت کثرت سے سلام پڑھ اور برکت نازل فرما۔

(تفسیر روح البیان۔ صلوٰۃ ناصری ص۷۲ تا ص۷۳ از مولانا ناصر علی انوار العارفین ص۱۰۲ از مولانا صوفی محمد عابد میاں ڈابھیلی صوبہ گجرات کاٹھیاواڑ بھارت، سیرت النبی بعد از وصال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص۱۵۰ تا ۱۵۱)

جہاز ڈوبنے سے بچ گیا

ایک بزرگ شیخ صالح موسیٰ ضریر علیہ الرحمہ تھے انہوں نے اپنا قصہ مجھ سے ذکر کیا کہ ایک جہاز جس میں میں موجود تھا۔ جہاز سمندر میں ڈوبنے لگا۔ اور تمام مسافر مضطرب ہوگئے کہ دفعتہً مجھ کو غنودگی سی آئی اور میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے مجھ کو درود تنجینا تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز کے مسافروں سے کہو کہ ایک ہزار بار اس کو پڑھیں۔ میں نے بیدار ہو کر سب کو اس درود شریف کے پڑھنے کا حکم دیا۔ ہنوز ۳۰۰ بار پڑھا تھا کہ یہ سب مصیبت رفع ہوگئی۔ اور ہوائے تند موافق ہوگئی اور جہاز ڈوبنے سے بچ گیا۔ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّيْنَا بِھَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ

لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔

ترجمہ :- یا اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیج ۔ ایسا درود کہ اس کے وسیلے سے تو ہمیں تمام خطرات اور آفات سے بچا اور اس کے وسیلہ سے ہماری جملہ حاجتیں پوری کر دے اور اس کے وسیلہ سے تو ہمیں تمام گناہوں سے پاک کر دے اور اس کے ذریعہ سے اپنی جناب میں بلند درجات سے سرفراز فرما۔ اور اس کے سبب سے ہماری انتہائی خواہشات زندگی اور موت کے بعد کی ہر قسم کی بھلائیوں تک پہنچا دے ۔ اے تمام رحم کرنیوالوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے ۔

یہ درود شریف ، ہر مہم اور مصیبت کے وقت ایک ہزار بار پڑھا جائے تو مشکل حل ہو جائے اور مراد پوری ہو جائے ، یہ درود شریف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیخ صالح موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ کو اس وقت سکھا جب کہ وہ بحری جہاز میں سوار تھے ۔ جیسا کہ پہلے تفصیل سے گزر چکا ہے ۔ شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ درود شریف عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے ۔ آدھی رات کو جو کوئی کسی دینوی یا اخروی حاجت کے لئے پڑھے ۔ اللہ تعالےٰ پوری کر دے گا ۔ واقعی قبولیت دعا کے لئے اچک لے جانے والی ، بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتار اکسیر اعظم اور بہت بڑا تریاق ہے ۔

مولوی نواب سید محمد صدیق حسن خاں وہابی نے لکھا ہے کہ شیخ اکبر نے اس صیغہ درود کو ایک کنز کنوز عرش سے بتایا ہے اور کہا ہے کہ جو شخص اس کو جوف لیل میں ہزار بار پڑھے گا، اس کی حاجت دنیاوی و دینی بہت جلد درجہ اجابت کو پہنچے گی۔ جیسے برق خاطف یہ درود تریاق جسم واکسیر اعظم ہے۔ امام بونی و محمد بن سلیمان جزولی صاحب دلائل الخیرات نے اس کے اسرار و منافع بہت بیان کئے ہیں۔ مولوی قطب الدین دہلوی کو اجازت اس صیغہ کی یوں تھی۔

کہ ہر روز ستر بار واسطے قضائے حوائج کے پڑھے انہوں نے اجازت اس کی عام دی ہے۔ بعض مشائخ نے کہا جو کوئی اس درود شریف کو شب جمعہ میں ہزار بار پڑھے گا۔ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا۔ اور اس کے سارے حوائج پورے ہوں گے۔ بعض کا لفظ یہ ہے۔

مَنْ قَرَءَ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اَلْفَ مَرَّةٍ فَرَّجَ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَ بَلِيَّتَهٗ بِبَرَكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

لفظ تنجینا بتخفیف و تشدید دونوں طرح پر مروی ہے قرآن پاک میں بھی یہ مادہ بذکرہ دعا حضرت یونس علیہ السلام دونوں بات سے آیا ہے۔
وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

فائدہ: اس درود شریف کو درود تنجینا کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اور اس کے فضائل و فوائد بہت ہیں۔

حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ درود تنجینا جملہ مقاصد حسنہ دنیا و آخرت کے لئے مفید ہے اور حل مشکلات کے لئے اکسیر پُر تاثیر ہے۔ اس کے بعد شاہ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

ہیں کہ میرے تجربہ کے مطابق قضائے حاجات اور حل مشکلات کے واسطے یہ درود شریف نہایت سریع الاثر اور عظیم المنفعت ہے اور اس درود پاک کا ورد دفع اور جملہ مصائب سفر دریا کیلئے مشائخ سے منقول ہے اور نہایت مجرب ہے۔ حل مشکلات کے لئے اس درود شریف کو کم از کم تین سو مرتبہ پڑھنا چاہیئے۔

حضرت امام محی الدین سے نقل کیا گیا ہے کہ جو مسلمان دس (۱۰) مرتبہ صبح اور دس (۱۰) مرتبہ شام کو اس درود شریف کو ہمیشہ پابندی کے ساتھ پڑھے۔ تو اس کو اللہ تعالےٰ کی رضا مندی نصیب ہو۔ قہر خداوندی سے مامون رہے رحمت الٰہی کا مستحق ہو اور برائیوں سے حفاظت خداوندی میں رہے اور اس کے تمام کاموں میں سہولت پیدا ہو جائے۔

مولوی اشرف علی تھانوی نے اس درود شریف کی برکت یہ لکھی ہے کہ اس کا کثرت سے پڑھنا، مکان میں لکھ کر چسپاں کرنا تمام امراض وبائیہ ہیضہ طاعون وغیرہ سے حفاظت کے لئے مفید اور مجرب ہے اور قلب کو عجیب اطمینان بخشتا ہے۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں حکم دیا کہ اس درود کو تشدید جیم کے ساتھ یعنی تُنَجِّیْنَا پڑھا کرو۔

(فضائل صلوٰۃ وسلام ص۳۵ از مولانا محمد سعید شبلی نقشبندی قادری علیہ الرحمہ

افضل الصلوات ص۷۶ تا ۷۸)

کتاب الصلواۃ والبشر از علامہ محمد بن یعقوب مجد الدین فروز آبادی صاحب قاموس نے نقل فرمایا کہ حضرت ابو عبد اللہ محمد بن یوسف ابن حسین جو کہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں درس حدیث دیتے ہیں، انہوں

نے مجھ سے مشافہتہً بیان کیا کہ حضرت امام عمر بن علی اللحمی المالکی نے ان سے بیان کیا کہ حضرت شیخ صالح موسیٰ الضریر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ جیسا کہ واقعہ گذر چکا ہے۔

(فضائل درود و سلام ص۵۷ تا ۵۸ از مولوی سید حسن استاذ دیو بند، جذب القلوب ص۲۵۲ کنز البرکات از حضرت امام محی الدین، زاد سعید ص۹ از مولوی اشرف علی تھانوی؛ مناہج الحسنات بحوالہ فجر منیر از ابن فاکہانی رحمۃ اللہ علیہ، برکات درود شریف ص۹۹ از مولوی ظفر احمد، محبوب القلوب ص۴۳۴ روضۃ الاحباب، مطالع المسرات، تفسیر روح البیان خیر الموانس ص۱۷۸ تا ص۱۷۹ حصہ دوم، صلوٰت ناصری ص۷ از مولانا ناصر علی صاحب، صلوٰۃ و سلام ص۴۸ از مولوی احمد سعید دہلوی، الصلوٰۃ والسلام ص۲۳ از مولوی فردوس شاہ قصوری کتاب التعویذات المعروف الداء والدواء ص۱۶۳ تا ص۱۶۴ از مولوی نواب صدیق حسن خان، فضائل درود شریف ص۹۹ از مولوی زکریا تبلیغی دیوبندی، افضل الصلوات علی سید السادات ص۹۳ از علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی معارج النبوت ص۳۳۲ از ملا معین واعظ الکاشفی رحمہ اللہ)

قرآن پاک کی برکات سے مستفید

اگر کوئی حافظ قرآن پاک اپنی منزل پڑھنے کے بعد یہ درود شریف پڑھے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ مَا فِیْ جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَبِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا۔

تو قرآن مجید کی برکات سے مستفید ہو گا۔

(تفسیر روح البیان ج ۷ ص۲۳۴)

فضائل درود وسلام

امیر جمعیت اہلحدیث پروفیسر ساجد میر احسان الٰہی ظہیر کا جانشین کا یہ مضمون روزنامہ نوائے وقت لاہور میں شائع ہوا ہے کہ،

سورہ احزاب:۔ میں ارشاد ربانی ہے "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی اکریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء وتکریم کرتے ہیں اس لئے اے اہل ایمان تم بھی اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رحمت کی دعا کرو اور کثرت کے ساتھ آپ پر درود وسلام بھیجو"

● اللہ آپ کی تعریف بھی کرتا ہے اور آپ پر رحمت بھی بھیجتا ہے اور فرشتے مزید رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں، اللہ کے قدر دان آپ ہیں اور آپ کا قدردان اللہ ہے۔ غالب نے کہا ہے ؎

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتم

کاں ذات پاک مرتبہ دان محمد است

● نبی کا صحیح قدردان اور مرتبہ شناس صرف اللہ ہے۔ آپ کی ذات و صفات کی تعریف انسان کے لئے کوئی آسان کام نہیں، جس ذات اقدس کے بارے میں اللہ فرمائے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

ہم نے آپ کے ذکر شان اور آپ کی منزلت کو بلند کر دیا ہے، اس بلند مرتبہ ہستی کی شان بیان کرنا بھی اللہ ہی کا کام ہے، مخلوق میں سے کسی کے بس کا کام نہیں ہو سکتا۔ ؎

خدا مدح آفریں مصطفےٰ بس محمد حامد حمد خدا بس

دو نام:۔ آپ کے نام نامی یوں تو بہت ہیں لیکن مشہور ترین دو نام ہیں۔ محمدؐ اور احمدؐ اور ان دونوں کا مفہوم بھی یہی ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ وہ انتہائی قابل تعریف ہے جس کی بار بار تعریف ہوتی ہے۔ اور ہونی چاہیئے۔ اور احمد سب سے زیادہ اللہ کی تعریف کرنے والا ہے اور دوسرا معنیٰ یہ بھی کیا گیا ہے کہ محمد مقدار کے لحاظ سے سب سے زیادہ قابل تعریف ہیں۔ اور احمد کیفیت کے لحاظ سے افضل ترین صلوٰۃ وتسلیم کے لائق ہیں۔ اللہ، ملائکہ، رسولوں، نبیوں، سارے باشندگان زمین اور مخلوقات کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ قابل تعریف و قابل ثنا ہیں۔ عملاً اگر کوئی بخل سے کام لے تو بھی ہر عقلمند کے لئے آپ کی صفات قابل تعریف ہیں۔

• آپ ہی کے ہاتھ میں تعریف اور ساری مخلوق کی قیادت کا جھنڈا ہوگا۔ آپ ہی شفاعت کبریٰ کے مالک ہیں۔ جن لوگوں نے اس رحمت عطیہ خداوندی کو قبول کیا آپ پر ایمان لائے اور آپ کی اتباع اور پیروی کی ان کے لئے تو آپ رحمت ہیں ہی مگر کافروں اور منافقوں کے لئے بھی آپ رحمت ہیں۔ کافروں نے آپ کو قبول نہیں کیا۔ لیکن اس سے آپ کی عظمت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

• چمکتے ہوئے سورج سے بہتر سراج منیر کو دیکھ کر اگر کوئی اپنی آنکھیں بند کر لے تو سورج کی روشنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا نقصان وہ اپنا ہی کرتا ہے۔ سورج کی روشنی اس سے ماند نہیں پڑتی۔

• بارش سے اگر کوئی زمین نفع نہ اٹھائے تو اس میں بارش کا قصور نہیں بلکہ زمین کا قصور ہے۔ زمین ہی بنجر ہے۔ دن کی روشنی میں اگر کوئی دیکھنے سے انکار کرے تو دیکھنے والے کا قصور ہے۔

• اگر چمگادڑ جیسی آنکھ والا جو دن کی روشنی میں نہیں دیکھ سکتا اور وہ

روشنی کے باوجود حقائق کو نہیں دیکھتا تو اس میں آفتاب کا کوئی قصور نہیں ہے جانوروں کے لئے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا گیا۔ آپ کا سینہ اطہر اور آپ کا جسم مبارک سب انسانوں کے سینوں اور جسموں سے پاکیزہ تھا

زیادہ استجابت:۔ ویسے تو اللہ ہر نیک و بد کی سنتا ہے اور نبی سب سے نیک ہوتے ہیں۔ ان کی اور زیادہ سنی جاتی ہے لیکن عام دعاؤں سے ہٹ کر ایک خصوصی دعا کی نبی کو اجازت ملتی ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے۔

خلق عظیم: جس کے اخلاق اور سیرت کے بارے میں خالق اکبر نے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْم۔ کی شہادت دی ہو اور امتیوں اور انسانوں کے لئے رؤف رحیم ہو۔ جو اپنی امت پر ماں سے زیادہ مہربان اور شفیق ہو کہ جس میدان میں جس مقام پر مائیں اپنے بچوں کو بھول جائیں گی ماں باپ قریبی رشتہ دار اور بیوی بچے بھی نفسی نفسی پکارتے ہوں گے جو شفیق ذات ماں سے بھی زیادہ شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس مقام پر بھی ربِّ اُمَّتِی اُمَّتِی پکارنے والی ہو۔ کیا ہم پر بھی حق نہیں ہے۔ کہ اس اخلاق عالیہ کے مالک اس سیرت مطہرہ کے پیکر، امت پر اتنے شفیق، رحمدل اور ہدایت کے اتنے بڑے امام کے لئے ہم اللہ سے رحمت اور مزید رحمت کی دعا ہی مانگ لیں

ھدیہ بھیجیں:۔ آپ کی رحمتوں کا، آپ کی شفقتوں کا، آپ کی لائی ہوئی ہدایت کا اور آپ کی دعاؤں کا جو دنیا میں آپ نے کیں اور آخرت میں آپ نے کرنی ہیں۔ ان کا تو کوئی بدلہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن اتنا تو ہونا چاہیئے کہ ہمارے پاس آقائے کائنات کی خدمت اقدس میں پیش کرنے

اور ہدیہ کرنے کے لئے اور کچھ نہیں ہے تو کم از کم آپ کے لئے صلوٰۃ و تسلیم اور درود کا ہدیہ ہی بھیج دیا کریں، حق تو ادا نہیں کیا جا سکتا لیکن حق کی ادائیگی کی کوشش ضرور کرنی چاہیئے۔

• صلوٰۃ و سلام:۔ احادیث میں صلوٰۃ و تسلیم کے بے شمار فائدے اور خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔

• درود و سلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

• درود و سلام کی کثرت قیامت کی ہولناکیوں سے بچاتی ہے اور ہولناکیوں سے نجات کے لئے درود شریف کام آتا ہے۔

• درود و سلام پلصراط پہ نور اور روشنی کا کام دیتا ہے۔

• درود جہنم کی گہرائیوں میں گرنے سے بچا لیتا ہے۔

• محبوب کو دیکھنے سے آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں اور محبوب کا ذکر کرنے سے دل کو فرحت ملتی ہے۔

• حبِ رسول تکمیل ایمان کا یقینی اور واحد ذریعہ ہے اور حب رسول درود شریف کی کثرت سے حاصل ہوتی ہے۔

• درود وہی کثرت سے پڑھے گا جسے نبی کی محبت ہو۔ اور درود پڑھنے سے اس محبت میں اور اضافہ بھی ہوگا۔

(نوائے وقت لاہور ۴، فروری ۱۹۹۳ء بحوالہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ شوال ۱۴۱۳ھ)

قدرت خداوندی:۔ اور حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان محبوبیت کا یہ کمال ہے کہ بعض اوقات منکرین شان رسالت اور مخالفین اہلسنّت بھی "تقویۃ الایمان" رسوائے زمانہ انداز کی بجائے "بریلوی

انداز،، میں شان محبوبیت کا چرچا کرتے نظر آتے ہیں، ورنہ اہل نجد و دیوبند کا تو وطیرہ ہی یہی ہے۔ کہ معاذاللہ آیات و احادیث بھی تنقیص شان کے لئے پڑھتے پڑھاتے ہیں اور یکطرفہ طور پر بتوں اور کافروں کی مذمت میں نازل شدہ آیات کو محبوبان خدا اور ان کے عشاق و خدام پر چسپاں کرتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے اور ان کی ،،توحید،، ،،بڑے بھائی کی سی تعظیم،، بشر کی سی تعریف گاؤں کے چوہدری اور قوم کے زمیندار کی سی سرداری کی حد بندی سے ذرا بھی متجاوز ہونے پر لرزہ براندام ہونے لگتی ہے۔ اور شرک کے دورے پڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔

بہر حال :- امیر غیر مقلدین کے زیر نظر مضمون میں دیگر امور کے علاوہ حب رسول کثرت سے درود و سلام کی جو فضیلت بیان کی گئی ہے ۔اس کی سعادت بفضلہ تعالیٰ اہلسنّت وجماعت کو حاصل ہے۔ جنہیں سب سے بڑھ کر بکثرت مقامات پر بکثرت درود و سلام پڑھنے اور بالخصوص ،،لاکھوں سلام،، اور کروڑوں درود،، پڑھنے کا امتیاز حاصل ہے۔

• نیز یہ چیز بھی قابل غور ہے کہ جب حضور پر درود و سلام نجات کے لئے کام آنے اور ہولناکیوں سے بچانے والا ہے۔ تو جن پر درود و سلام پڑھا جاتا ہے۔ اس ذات اقدس سراپا برکت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مشکل میں کام آنے۔ ہولناکیوں سے بچانے اور حاجت روائی فرماتے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

• نیز جن کی خدمت اقدس میں درود و سلام کا ہدیہ پیش کیا جاتا ہے اگر وہ زندہ نہیں سنتے جانتے نہیں تو ہدیہ کون وصول کرتا ہے ؟ اور کیسے پیش کیا جاتا ہے ؟

علامت اہل سنّت وجماعت

درود وسلام کے فوائد سے ہے اِنَّھَا عَلَامَۃٌ عَلٰی اِنَّ صَاحِبَھَا مِنْ اَھْلِ السُّنَّۃِ۔ کہ درود وسلام پڑھنا یہ نشانی ہے کہ درود وسلام پڑھنے والا اہلسنّت وجماعت سے ہے۔

(افضل الصلوات صہ ۴۸)

آج کل درحقیقت درود وسلام کا پڑھنا اہلسنّت وجماعت اور نجدیہ دیوبندیہ میں امتیاز کی ایک واضح علامت ہے۔ اگر کوئی مسافر کسی مسجد سے درود وسلام۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

کی آواز سنے تو جان لیتا ہے کہ یہ مسجد اہلسنّت وجماعت کی ہے۔

درودوسلام کے صیغے

درود وسلام کے صیغوں کے لئے کتابوں کا مطالعہ کیا تو درود وسلام کے صیغے اتنے زیادہ ہیں کہ ان کا شمار کرنا اور تحریر کرنا مشکل ترین کام ہے۔ البتہ "افضل الصلوت" اور دلائل الخیرات شریف اور دیگر کتب میں اکثر صیغے مذکور ومنقول ہیں۔

لہٰذا دلائل الخیرات شریف پڑھ لینا ہزارہا برکتیں اور سعادتیں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ لیکن بندہ ناچیز کے نزدیک بطور وظیفہ وہ درود وسلام پڑھنا چاہیئے۔ جو اپنے پیر ومرشد کا فرمودہ ہو سالک کے لئے وہی سب سے افضل ہوگا۔ جیسے بندہ ناچیز مؤلف کتاب ہذا کو قطب مدینہ سیدی مولانا ضیاء الدین مدنی قدس سرہٗ نے وظیفہ قادری اور دلائل الخیرات شریف پڑھنے کی اجازت عطا فرمائی۔

لیکن چونکہ بعض دیوبندی وہابی عوام میں تاثر پھیلاتے ہیں کہ درود ابراہیمی کے سوا کوئی درود نہیں پڑھنا چاہیئے لہٰذا اس غلط تاثر کو دور کرنے کے لیئے کچھ پہلے لکھے جا چکے ہیں۔ چند اور صیغے درود پاک کے اہلسنّت وجماعت و دیوبندی وہابی کی کتب سے لکھے جاتے ہیں۔

درُود ابراہیمی یہ درود پاک تمام درود کے صیغوں سے افضل ہے کیوں کہ اس درود کے الفاظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ ہیں، اس لئے اس درود پاک کو نماز کے علاوہ بھی کثرت سے پڑھنا دینی و دنیاوی فیوض و برکات حاصل کرنے کا بہترین وظیفہ ہے اور اللہ تعالٰے کی رحمت و خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ دنیا کے تمام کاموں میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے اور قدم قدم پر اللہ کی مدد شامل حال رہتی ہے۔ حاجات پوری ہو جاتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے رزق کی تنگی دور ہو جاتی ہے۔ مال و اسباب میں برکت پیدا ہوتی ہے خاتمہ بالایمان ہوتا ہے اس کے علاوہ آخرت کی زندگی تمام منازل آسان ہو جاتی ہیں اور درود پاک کو معمول سے پڑھنے والا جنت میں جائے گا۔

درود ابراہیمی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

اسے امام مالک نے موطا میں امام بخاری اور مسلم نے صحیحین میں، ابوداؤد ترمذی اور نسائی نے اپنی اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔ امام قسطلانی علیہ الرحمہ نے مواہب میں نقل کیا ہے۔

درود شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد بزرگوار نے ان الفاظ کے ساتھ درود پڑھنے کا حکم دیا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

چودہ ہزار درودوں کا ثواب

اگر کوئی شخص چاہے کہ کم از کم وقت میں زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کر لوں تو اس درود شریف کو پڑھے جس کے ایک مرتبہ پڑھنے سے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ چودہ ہزار درودوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

حضرت سید احمد انصاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ درود شریف مکمل درود اور طریقت والوں کا درود ہے۔ اہل طریقت کے وظائف میں سے ہے کہ وہ ہر نماز کے بعد اس کو برابر پڑھتے ہیں ثواب اس کا بے انتہا ہے

حضرت شیخ عبد الباقی الحنبلی سے روایت ہے کہ اس درود شریف کا ثواب بے حساب ہے آپ فرماتے ہیں کہ اس درود شریف کو صرف ایک مرتبہ پڑھنے سے (۱۴۰۰۰) درودوں کا ثواب حاصل ہوتا ہے (سبحان اللہ) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ کَمَالِ اللّٰہِ وَکَمَا یَلِیْقُ بِکَمَالِہٖ۔

ایک لاجواب درود

حضرت احمد دحلان رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ یہ درود شریف حضرت محمد الحنفی رضی اللہ عنہ کے اسرار العجائب میں سے ہے۔

مولانا شیخ عبد الوہاب شعرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ محمد الحنفی کے دادا نے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ حضور

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہ عظیم آدمی ہے، میں اس سے محبت کرتا ہوں۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا پھر تو اس کو دستارِ فضیلت باندھی جائے۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجازت ہے۔ جب شیخ محمد الحنفی علیہ الرحمہ نے یہ بات سنی اور اپنے دادا کی طرح زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو میرے دادا کی امیری عطا فرمایئے اور ایسا ہی اعزاز بخشئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری امیری یہ ہے کہ یہ درود شریف پڑھتا رہے۔ اب اندازہ کیجئے کہ یہ درود شریف کتنا بابرکت ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَۃَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْءَ مَا عَلِمْتَ ط

یہ درود شریف ایک لاکھ درود و سلام کے برابر ہے | اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النُّوْرِ الذَّاتِیِّ وَالسِّرِّ السَّارِیْ فِیْ سَائِرِ الْاَسْمَآءِ وَالصِّفَاتِ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ درود و سلام اور برکت بھیج سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نورِ ذاتی اور راز جاری ہیں تمام اسماء و صفات میں۔

حضرت سید احمد انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ درود شریف نورانی ہے اور ایک لاکھ درود کے برابر ہے یعنی اس ایک درود شریف کا پڑھنا ایک لاکھ درود و سلام کے برابر ہے مصیبتوں کو دور کرنے کے لئے اس کو پندرہ سو کی تعداد میں پڑھا جائے۔ کئی عارفوں کو اس درود شریف

سے بے شمار فائدہ پہنچا ہے۔

حضرت ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ سب کیفیت اس درود شریف سے ملی ہے۔ میں نے اپنے مرشد عارف باللہ حضرت سید احمد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو حاصل کیا ہے، میرے مرشد نے اس کی کئی عارفین سے نسبت بتائی ہے۔

حضرت الشیخ احمد الملول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو اس درود سے فائدہ پہنچا ہے۔ بے شک مصائب کو دور کرتا ہے۔ بے شک یہ عجیب ہے۔ (فضائل و برکات درود شریف ص ۲۹۹/۳۰۰)

تین مرتبہ پڑھنے سے چند کروڑ مرتبہ کا ثواب

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ ہر روز تین لاکھ مرتبہ درود شریف پڑھتے تھے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے اور فرمایا اس درود کو میں نے تصنیف کیا ہے، ہر روز تین مرتبہ پڑھا کرو چند کروڑ مرتبہ کا ثواب ملے گا، درود معظم یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَبِعَدَدِ كَلَامِ اللّٰهِ وَبِعَدَدِ قَطْرَةِ الْاَمْطَارِ وَبِعَدَدِ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ وَبِعَدَدِ رَمْلِ الْبِحَارِ وَالْقِفَارِ وَبِعَدَدِ الْحُبُوْبِ وَالثِّمَارِ وَبِعَدَدِ مَنْ خَلَقَ فِى الْبَرِّ الْبِحَارِ وَبِعَدَدِ مَنْ اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَاَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَبِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْمَخْلُوْقَاتِ وَبِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمٰوَاتِ وَبِعَدَدِ ذَرَّاتِ الْكَائِنَاتِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مِّنَ الْاَزَلِ فِىْ كُلِّ لَحْظَةٍ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّةٍ فِىْ اَلْفِ

اَلْفِ مَرَّۃً عَلٰی صَحْبِہٖ وَتبعہ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

(وعظ سعید ص۲۳۶-۲۳۷)

ستّر فرشتے لکھتے لکھتے تھک جاتے ہیں

امام شعرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ الفاظ کہتا ہے۔

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ، تو ستر فرشتے ان کلموں کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جاتے ہیں۔

(کشف الغمّہ ص ازامام شعرانی علیہ الرحمہ۔ صلوٰۃ وسلام ص۶۰)

ایسا درود جو آج تک کسی نے نہیں بھیجا

ایک روایت میں ہے کہ صحابہ کرام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے ایک شخص آیا اور!

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَھْلَ الْعِزَّۃِ وَالْکَرَامَۃِ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان بٹھا لیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی اس قدر توقیر پر سخت متعجب ہوئے اور اس کے جانے کے بعد اس کی عزت کا سبب دریافت کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص مجھ پر ایسا درود شریف بھیجتا ہے جو آج تک کسی نے نہیں بھیجا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دریافت کرنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔

تمام مخلوق کے اعمالوں کے مثل ثواب صاحب در منثور نے اس روایت کو اس طرح نقل کیا ہے، حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص ہر روز صبح کو دس دفعہ ایک درود شریف پڑھتا ہے جس کے باعث تمام مخلوق کے اعمالوں کے مثل ثواب حاصل کرتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ درود پاک فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ كَمَا يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ

شاید صاحب در منثور نے کسی اور واقعہ کا ذکر کیا ہو۔ اور امام شعرانی کی روایت کسی دوسرے واقعہ کے متعلق ہو۔

(صلوٰۃ وسلام صہ ۶۲ تا صہ ۶۳ از مولوی احمد سعید دہلوی)

صلوٰۃ غوثیہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

صلوٰۃ چشتیہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا ٥

صلوٰۃ نقشبندیہ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ نِبْرَاسِ الْاَنْبِيَآءِ وَنَيِّرِ الْاَوْلِيَآءِ وَزِبْرِقَانِ الْاَصْفِيَآءِ وَيُوْحِ الْمُتَّقِيْنَ وَضِيَآءِ الْخَافِقَيْنِ۔ (درود وسلام صہ ۸۷)

صلوٰۃ کمالیہ | اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْکَامِلِ وَعَلٰی اٰلِہٖ کَمَا لَانِھَایَۃَ لِکَمَالِکَ وَعَدَدَ کَمَالِہٖ۔

(درود و سلام ص۸۷ ناشر ہمدرد کتب خانہ لاہور)

چھ لاکھ درود شریف کا ثواب | اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً م بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ۔

شیخ الدلائل سید علی بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ سے روایت کی اس درود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ درود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو اس درود شریف کو ہر روز ہزار بار پڑھے گا وہ دونوں جہاں میں سعادت مند ہوگا۔ اس درود کو صلوات السعادت بھی کہتے ہیں۔

(نسخہ صحیحہ دلائل الخیرات، ص۲۱)

حضرات محترم! بعض جہلا کہتے ہیں تم لاکھوں درود، لاکھوں سلام پڑھتے ہو اس کا ثبوت دکھاؤ۔

جواب: بندہ ناچیز نے ایسے درود پاک بھی لکھ دیئے ہیں جن کے پڑھنے سے لاکھوں درود و سلام اور کروڑ درود کا ثواب ملتا ہے۔

عاشقان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم | حضرت شبلی رحمہ اللہ تعالےٰ کو اہل بغداد دیوانہ خیال کرتے تھے۔ وہ ابوبکر بن مجاہد رحمہ اللہ تعالےٰ کے پاس آئے تو انہوں نے شیخ شبلی کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ سوال پر بتایا کہ انہوں

نے خواب میں شیخ شبلی کی دونوں آنکھوں کے درمیان حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوسہ لیتے دیکھا ہے۔ اور وجہ یہ ارشاد فرمائی ہے کہ شیخ شبلی ہر نماز کے بعد پڑھتا ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۞ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ اور اس کے بعد تین مرتبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ۔

(سعادت دارین صہ ۳ ۳۴۳ - فضائل درود شریف صہ ۱۱۶ از مولوی ذکریا سہارنپوری)

چہل حدیث - درود وسلام کے صیغے

مولوی اشرف علی تھانوی نے فضائل درود وسلام پر ایک رسالہ "زاد السعید فی الصلوٰۃ علی النبی الوحید صلی اللہ علیہ وسلم" لکھا جس کے دسویں باب میں درود وسلام پر مبنی چالیس احادیث مبارکہ اکھٹی کر دیں۔ ان میں سے ۲۵ صیغے درود کے ہیں اور ۱۵ سلام کے۔ اس کام میں درود وسلام اور چہل حدیث کی تبلیغ کا دوہرا ثواب ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی نے آغاز میں لکھا ہے "یوں تو مشائخ کرام سے صدہا صیغے اس کے منقول ہیں۔ دلائل الخیرات اس کا ایک نمونہ ہے مگر اس مقام پر صرف جو صیغے صلوٰۃ وسلام کے احادیث مرفوعہ حقیقیہ یا حکمیہ میں وارد ہیں۔ ان میں سے چالیس صیغے مرقوم ہوتے ہیں،،

(زاد السعید صہ ۲۶ مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور)

ان چالیس احادیث کی اسناد بھی چالیس کتابوں سے لکھی ہے۔

مولوی احتشام الحسن کاندھلوی نے درود و سلام کے ۱۶ صیغے لکھے ہیں
(تجلیات مدینہ صـ۲۴۶ تا صـ۲۴۹)

برادران اسلام: بندہ ناچیز نے ثابت کر دیا ہے کہ درود ابراہیمی کے علاوہ اور بھی درود شریف ہیں۔ یہ کہنا کہ درود ابراہیمی کے علاوہ اور کوئی درود شریف نہیں۔ یہ بہت بڑی جہالت اور بہت بڑا جھوٹ ہے اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں سے بچائے اور ذوق و شوق عشق و محبت سے درود و سلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بعض مشائخ شاذلیہ کا قول ہے کہ جب سالک کو رہبر کامل نہ ملے تو حصول معرفت الٰہی کا یہ طریقہ اختیار کرے کہ کثرت سے ذکر اللہ کرے اور کثرت سے درود و سلام پڑھے۔ کثرت درود و سلام کی برکت سے ایک نور عظیم اس کے دل میں پیدا ہوگا جو کہ رہنمائی کرے گا اور ایسے سالک کو بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے بلاواسطہ فیض پہنچے گا۔

سلاسل اربعہ قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ، سہروردیہ میں سالک طریقت کے لئے کثرت درود و سلام کو لازم قرار دیا ہے۔ اس کی پابندی کی برکت سے سالکین کے دلوں میں انشراح اور سرور باطنی پیدا ہوتا ہے۔ نیز درود شریف کی برکت سے شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہو گی۔ اور احوال قیامت سے نجات حاصل ہو گی۔ پلصراط سے گزرنا آسان ہو گا۔ خاص نور حاصل ہوگا اور قیامت کے روز درود و سلام پڑھنے والا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مصافحے سے بہرہ یاب ہوگا اور آپ کے جمال مبارک کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ کثرت درود و سلام کے محاسن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا استحضار حاصل ہوتا ہے جو قلب سالک کے لئے اکسیر

ہدایت ہے۔ اور سب سے فائدہ درود و سلام پڑھنے سے یہ ہے
کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم درود و سلام پڑھنے والے کے لئے دعائے خیر
فرماتے ہیں اور سلام کا جواب مرحمت کرتے ہیں۔ کیونکہ روایت سے
ثابت ہے کہ محبت سے درود و سلام پڑھنے والوں کا سرکار دوعالم
صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں۔ جب عام درود و سلام پڑھا جائے
تو دربار مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم میں فرشتے حاضر ہو کر اس عنوان
سے درود و سلام پہنچاتے ہیں کہ فلاں ابن فلاں مثلاً محمد جعفر ابن محمد مراد
آپ کی خدمت اقدس میں صلوٰۃ و سلام عرض کرتا ہے۔ اس طرح ہر
سلام پیش ہونے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم درود و سلام پڑھنے والے
کے لئے دعاء خیر و سلامت فرماتے ہیں۔ اور رحمت کے فرشتے بھی
اس کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ نعمت عظمٰی ساری زندگی
میں اگر ایک بار بھی نصیب ہو تو بڑی سعادت اور ثمر فلاح دارین ہے۔
اس موہبت کبریٰ سے بکثرت درود و سلام پڑھنے والے بہت
زیادہ نوازے جاتے ہیں۔

(ہکذا فی جذب القلوب)

اللہ تعالےٰ ہم سب کو خلوص کے ساتھ بکثرت درود و سلام پڑھنا
نصیب فرمائے۔ (آمین)

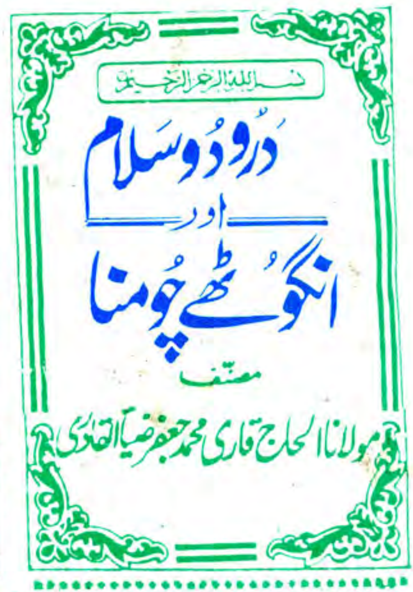
اس کتاب کو شعبان المعظم ۱۴۱۵ھ میں شروع کیا گیا اور آج
۲۴ ذوالحج ۱۴۱۶ھ بروز پیر کو ختم کرتا ہوں، اللہ تعالےٰ اپنے لطف و کرم
سے اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے کوئی اگر اس
میں لغزشیں ہوں تو ان کو معاف فرمائے۔

جس طرح قادر قیوم جل وعلا نے اپنے فضل وکرم سے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل لکھنے کی توفیق بخشی وہی اپنے لطف و احسان سے شرف قبولیت عطا فرمائے گا۔ اور اس سعئ جمیلہ کو اپنی محبت اور اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور شفاعت کا ذریعہ بنائے گا۔

یا اللہ؛ تو اسے اپنے فضل وکرم سے قبول فرما۔ اور اسے میرے والدین کریمین اور میرے لئے اور میری اولاد کے لئے اور میرے عزیز و اقارب دوست احباب اور اس کے پڑھنے اور عمل کرنے والوں کے لئے حج کعبہ و زیارت روضۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سبب اور زادِ آخرت بنا۔ آمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٌ وَّعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَاَزْوَاجِكَ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

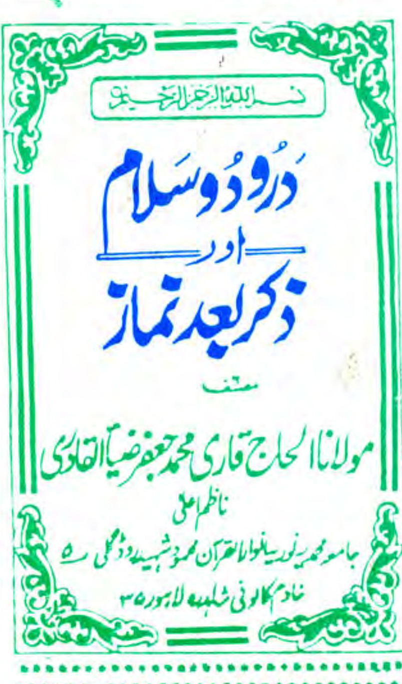
بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ



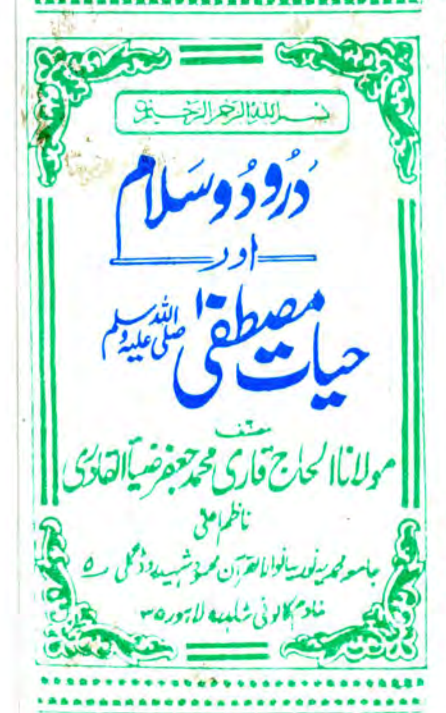
بسم اللہ الرحمن الرحیم
درود و سلام
اور
انگوٹھے چومنا
مصنف
مولانا الحاج قاری محمد جعفر ضیاء القادری



بسم اللہ الرحمن الرحیم
درود و سلام
اور
اذان
مصنف
مولانا الحاج قاری محمد جعفر ضیاء القادری



بسم اللہ الرحمن الرحیم
درود و سلام
اور
ذکر بعد نماز
مصنف
مولانا الحاج قاری محمد جعفر ضیاء القادری
ناظم اعلیٰ
جامعہ محمدیہ نوریہ سلطان القرآن محمود شہید روڈ گلی نمبر ۵
خادم کالونی شلیمار لاہور ۳۵



بسم اللہ الرحمن الرحیم
درود و سلام
اور
حیات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
مصنف
مولانا الحاج قاری محمد جعفر ضیاء القادری
ناظم اعلیٰ
جامعہ محمدیہ نوریہ سلطان القرآن محمود شہید روڈ گلی نمبر ۵
خادم کالونی شلیمار لاہور ۳۵